تحریکِ مجاہدین

www.KitaboSunnat.com

مصنّفہ

ڈاکٹر صادق حسین ایم بی بی ایس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

تحریکِ مجاہدین

جلد ششم

مُرتبہ

ڈاکٹر صادق حسین۔ ایم بی بی۔ ایس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ مجاہدین کی پانچویں جلد مکمل ہو جانے سے اطمینان ہو گیا تھا کہ یہ سلسلہ بفضلِ ایزدی اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ لیکن یہ خیال دُرست نہ نکلا۔

قِصّہ اس کا یہ ہوا کہ چند سال ہوئے لاہور کے ایک کُتب فروش ادارے نے اعلان کر دیا کہ حضور سید احمد شہید کے مکتوبات چھاپ کر شائع کر دیئے ہیں۔ میرا بھی ارادہ تھا کہ سیّد شہید کے مکتوبات شائع کیے جائیں لیکن اس اعلان کے بعد اس طرف سے توجہ ہٹائی کہ تحصیل حاصل ہے۔ یہ ایک بہت بڑی تاریخی خدمت ہے جو سرانجام پائی۔

ایک سال کا عرصہ ہوا میرے ایک مشفق دوست نے شائع شدہ مکتوبات کی ایک جلد مجھے لاکر دی۔ اس کتاب میں نہ صرف سید شہید کے مکتوبات ہیں بلکہ فتوے بھی ہیں۔ اپنے طریقے کے متعلق ہدایات بھی ہیں اور ان کے خطوط بھی ہیں۔

مطالعہ کر کے دل بڑا خوش ہوا کہ ایک اہم ضرورت پوری کر دی گئی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ فارسی زبان میں ہے اور ہم جو کچھ پیش کر رہے ہیں وہ اُردو زبان میں ہے۔ ان مکتوبات کا پڑھنا اور پھر سمجھنا اُردو دان کے بلس کا روگ نہیں۔ میں نے ارادہ کر لیا کہ سید شہید کے مکتوبات جو فارسی زبان میں ہیں اُن کا اُردو ترجمہ پیش کیا جائے تاکہ اُردو دان اصحاب اصل واقعات سے جو ان خطوط سے واضح ہیں اچھی طرح واقف ہو جائیں۔

چنانچہ سید شہید کے مکتوبات کا اُردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے اُمید ہے بنظرِ استحسان دیکھا جائے گا۔ مکتوبات کے ابتدا میں القابات ہیں جو اس زمانے کی یادگار ہیں۔ وہ میں نے ویسے رہنے دیئے ہیں۔ البتہ اُن کا ترجمہ ایک لغت کی صورت میں بطور ضمیمہ درج کر دیا گیا ہے کہ اس زمانے کی ادبی روایات سے بھی بخوبی واقف ہو جائیں۔

طالبِ دعا: صادق

ڈاکٹر صادق حسین پرنٹر و پبلشر نے پریس میں چھپوا کر
طور منزل۔ دل محمد روڈ سے شائع کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مکتوبات

نمبر شمار | صفحہ نمبر

۱ - مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ۵
۲ - خط مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی بنام منشی نعیم خان صاحب ۱۰
۳ - سردار یار محمد خان ۱۱
۴ - نقیر محمد خان صاحب لکھنوی ۱۳
۵ - خان خانان غلجائی رئیس تلات ۱۴
۶ - شاہ محمد سلطان ہرات ۱۸
۷ - شہزادہ کامران ۱۹
۸ - اطلاعی نصب امام و اقامت جہاد بنام مسلمانان ہند ۱۹
۹ - بجواب نامہ سردار بدھ سنگھ جرنیل افواج مہاراجہ رنجیت سنگھ ۲۴
۱۰ - میاں یقین اللہ شاہ لکھنوی ۲۵
۱۱ - سلطان محمد خان رئیس پشاور ۲۷
۱۲ - امیر دوست محمد خان والی کابل ۳۰
۱۳ - ملک فیض اللہ خان مہمند ۳۲
۱۴ - حبیب اللہ خان صاحب پسر عظیم خان برادر دوست محمد خان والی کابل ۳۷
۱۵ - حاجی کاکڑ ا۔ اعظم ملازماں و عمدہ صاحبان دوست محمد خان ۳۹
۱۶ - بجواب مکتوب نواب احمد علی خان رامپوری ۴۰
۱۷ - مولوی حیدر علی خان رامپوری ۴۳
۱۸ - مولوی غلام جیلانی صاحب رامپوری ۴۳
۱۹ - میر عالم خان باجوڑی۔ ایک امیر کبیر ۴۴
۲۰ - احمد خان بن لشکر خان کمال زئی متوسل و معتمد یار محمد خان رئیس پشاور ۴۸
۲۱ - سردار محمد خان رئیس پشاور ۵۱
۲۲ - دوست محمد خان والی کابل ۵۳
۲۳ - مسلمان قوم غلجائی۔ از مقام پنج تار ۵۶
۲۴ - شاہ پسند خان وزیر شاہ محمود ۵۷
۲۵ - سلطان زمان شاہ ۵۹

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار | صفحہ نمبر

۲۶ ۔ سلیمان شاہ پادشاہ کاشغر ۔۔۔۔۔۔۔ ۶۰
۲۷ ۔ وزیرالدولہ ولد محمد امیر خان بہادر ۔ والی ٹونک ۔۔۔۔۔۔۔ ۶۳
۲۸ ۔ فقیر محمد خان ۔۔۔۔۔۔۔ ۶۵
۲۹ ۔ سید محبوب علی صاحب دہلوی ۔۔۔۔۔۔۔ ۶۷
۳۰ ۔ شاہ صبغۃ اللہ سندھی ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۰
۳۱ ۔ محمد بہاول خان عباسی والی بہاول پور ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۲
۳۲ ۔ نواب سکندر جاہ فولاد جنگ ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۲
۳۳ ۔ درانیاں عالی جاہاں ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۶
۳۴ ۔ شہزادہ محمد بخت ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۷
۳۵ ۔ شاہ نظام الدین صاحب سندھی ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۸
۳۶ ۔ راجہ نجف خان خانپوری ۔ بزبان عربی از انب ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۸
۳۷ ۔ عجب خان رئیس ۔۔۔۔۔۔۔ ۷۹
۳۸ ۔ مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی ۔۔۔۔۔۔۔ ۸۰
۳۹ ۔ علمائے پشاور ۔۔۔۔۔۔۔ ۸۰
۴۰ ۔ مولوی مظہر علی عظیم آبادی ۔۔۔۔۔۔۔ ۸۷
۴۱ ۔ شاہ زمان صاحب ۔۔۔۔۔۔۔ ۸۸
۴۲ ۔ شہزادہ مرزا غلام حیدر صاحب ۔۔۔۔۔۔۔ ۹۰
۴۳ ۔ حاجی علی خان ۔۔۔۔۔۔۔ ۹۳
۴۴ ۔ فیض اللہ خان مہمند مشیر و بیر والی پشاور جو نہ بانی پیغام کے جواب میں لکھا گیا ۔۔۔۔۔۔۔ ۹۴
۴۵ ۔ سید حیدر علی صاحب رامپوری ۔۔۔۔۔۔۔ ۹۶
۴۶ ۔ شاہ کاشغر ۔۔۔۔۔۔۔ ۹۷
۴۷ ۔ نواب وزیرالدولہ بہادر والی ٹونک ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۰
۴۸ ۔ سلطان محمد خان والی پشاور ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۲
۴۹ ۔ اطاعت امام وقت امیرالمومنین سید احمد ۔ عہد نامہ ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۶
۵۰ ۔ اعلام برائے کافۃ الانام (تمام لوگوں کے لیے) ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۸
۵۱ ۔ اعلام از جانب امیر [illegible] ین سید احمد صاحب ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۱۰
۵۲ ۔ متضمن تفہیم در فائدہ بیعت بالتعمیم ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲۵
۵۳ ۔ اقامت جہاد بر قوم سکھ ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲۹
۵۴ ۔ استفتائے در مخالفت امام مجمع علیہ انام ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ مکتوب از جانب سید احمد صاحب بنام مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی

(از مکہ معظمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، منجانب فقیر سید احمد بجناب خلائق مآب حضرت صاحب حجۃ اللہ علی العالمین ۔ وارث الانبیأ والمرسلین شاہ عبدالعزیز دامت برکاتہ ۔ بعد عرض سلام مسنون و تقدیم تعظیمات و تکریمات و آداب و اخلاص عقیدت ۔ عرض آنکہ ۔ الحمد اللہ فقیر و تمام قافلہ بخیر و عافیت مکہ معظمہ میں آخر ماہ شعبان سے اس خط کے لکھنے تک مقیم ہے ۔ حج کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کا ارادہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنی عنایت سے حج اور زیارت نصیب فرمائے ۔ آپ کی دعاؤں سے اُمیدوار ہوں بفضل اللہ تعالےٰ اس بابرکت اور مسعود سفر میں جو بشارتیں اور اعلےٰ درجے کی عنایات خداوند تعالیٰ کی طرف سے اس فقیر کو میسر ہوئی ہیں از انجملہ ان میں سے کچھ تحریر کی جاتی ہیں تاکہ آنجناب اور کل مومن برادران واقف ہوں ۔ اس وقت بھی خداوند تعالیٰ کا شکر ہے اور اس خط لکھنے کی بنا بھی آنجناب کی برکت اور فقیر کے حال پر عنایات ترتیب پا کر جن کا آغاز ابتدا ئے سے ہی ہوا ۔ آپ کی دعاؤں سے بفضل تعالیٰ ایسی کرامتیں حاصل ہوئیں ۔ امیدوار ہوں کہ آپ کی دعائیں ہمیشہ شامل حال رہیں تاکہ حق تعالےٰ حقیقی مقصد اور واضح مطلب بخشے اور ظاہر ہدایت و رحمت عام کہ کل خلقت کے لیے ہے حاصل ہو ۔ منجملہ اور باتوں کے یہ ہے کہ وطن سے سامان روانگی کی تیاری میں تھا اور لین دین کے کام اس کثرت سے رہے کہ صبح سے آدھی رات ہو جاتی تھی ۔ انہی دنوں میں ایک رات ایسے ہی کاموں میں مشغول تھا اور ایک نیا مکان مختصر برادران مومن کی کوشش اور نیک اعداد سے بن گیا ہے ۔ اس مکان میں تھا کہ اس مکان کی روحانیت نمودار ہوئی جو میرے روبرو بہت غمگین شکل میں کھڑی ہو گئی اور بھی غیب کی مخلوقات وہاں ظاہر ہوئیں ۔ روحانیت مذکورہ اپنے غم و رنج کی وجہ سے دوسری غیبی مخلوق سے مخاطب ہوئی اور کہنے لگی کہ کل ہمارے معزز آقا ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے ۔ وہ اتنی آبدیدہ ہوئی کہ اس کے رنج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے میں بھی رو پڑا۔ اس ادنیٰ بندہ (یعنی سید احمد خود) کا مالک حقیقی کی بارگاہ میں رسائی تھی۔ اس کی ذیشان بارگاہ میں عرض کی کہ۔ روحانیت کی یہ محبت اور اُنس بھی بفضل تعالیٰ ہے ورنہ میرے جیسے ہزاروں عاجز انسان ہیں کہ کوئی انھیں نہیں پوچھتا۔ وہ مکان چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور مکانوں کو نہ رنج ہوتا ہے اور نہ پرواہ کرتے ہیں۔ یہ انس اور محبت بڑے فضل و کرم کی بنا پر ہے۔ اس انس اور محبت کے بدلے اس کی تسکین کے لیے کچھ فرمائیے مجھے حکم ملا کہ اُسے کہو کہ تجھے جنّت میں لے جائیں گے اور یہ خطاب وہ بھی سنتی تھی۔ لیکن میں بھی حکم بجالایا اور اس کو یہ بشارت سنادی۔ بہت مسرور ہوئی اور تسکین پائی۔ اور جس روز دلمئو سے روانہ ہو کر کشتیوں میں سوار ہوئے ایسا سمجھ میں آیا کہ فلاں کی کشتی ان کشتیوں میں سے غرق ہو جائے گی اور اُس کشتی میں لوگوں کا اسباب لادا گیا تھا۔ اس فقیر کے لیے دوسری کشتی مقرر کی گئی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اگر کسی کی خطا ہو گی تو میں بھی بوجہ غفلت چاہے کسی کی ہو اس تقصیر میں شامل ہوں اس کشتی میں سوار ہونے کی آمادگی ظاہر کی۔ غیب سے ارشاد ہوا کہ اب اس کشتی کو غرق نہ کیا جائے گا۔ خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کر چھوڑا الحمد للہ سبھی سلامتی اور حفاظت سے پہنچ گئے۔

جس وقت کلکتہ سے روانہ ہو کر دریائے شور تک پہنچے اور میٹھے دریا کا پانی ختم ہو گیا۔ دریائے شور کی روح بڑی شان و شوکت اور دبدبہ کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کیا ہے) ظاہر ہوئی اور فقیر سے ملاقات کی اور مقابلہ اور جھگڑے کے لیے تیار ہوئی۔ اس کی گفتگو کے الفاظ یاد نہیں رہے لیکن اتنا محفوظ ہے کہ اپنا رعب داب ظاہر کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کی جائے۔ (اس کی ہیبت مانی جائے۔ چونکہ کبھی اس کو نہ دیکھا تھا وہ بڑی شان و شوکت سے نمودار ہوئی۔ اتنا کر و فر دیکھ کر میں حیران ہوا۔ لیکن وہاں خیال مشاہدہ خداوند ذوالجلال بھی حاصل تھا اور غیبت اور غفلت ادھر سے نہیں تھی۔ جب اس کی ہیبت دیکھی اور اس کی درخواست معلوم ہوئی۔ اس کے رعب اور ڈر سے میرے نفس پر ذرا اثر نہ ہوا اور میں نے پرواہ نہیں کی۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اور تو دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ مجھے تیری خوشامد کرنے کا کیا مطلب۔ تجھ سے ہرگز التجا نہ کروں گا بلکہ میں اور تو اور آسمان و زمین اور چیونٹیاں کل مالک حقیقی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ حضرت جل شانہ کی عظمت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگی اور مدح و ثنا بیان کی۔ وہ روح یہ بیان سننے کے بعد جھگڑا کرنے سے باز آئی لیکن خوش معلوم ہوتی تھی۔ جب جہاز بمقام موسومہ قاب و قمری پہنچا اور یہ جگہ مشہور ہے۔ جہاں جہاز ڈگمگاتے ہیں اور بہت سے خطرے ہیں اور ہیبت ناک جگہ ہے۔ ہمارا جہاز بھی ڈگمگانے لگا اور اور بوجہ سر چکرانے کے لوگوں میں اضطراب اور اداسی چھا گئی باوجودیکہ ہمارا جہاز بہت لمبا چوڑا اور بھاری تھا۔ یہاں تک کہ دُور سے بیٹھے ہوئے آدمیوں کے سر بھی نہیں دکھائی دیتے تھے۔ اس وقت ایک تجلی نمودار ہوئی جو ایک طرف سے جا رہی تھی اور ارشاد ہوا اگر تجھے ڈبو دیں تو کیا کرے گا اور کس کو مدد کے لیے لائے گا۔ عرض کیا کہ اے خداوند اگر میرا ڈبونا تجھے پسند ہے اور مجھے ڈبونا چاہتا ہے اور تمام دنیا چاہے کہ مجھے پکڑے اور باہر لائے اور میری مدد کرے تو میں ہرگز باہر آنے کے لیے راضی نہیں ہوں۔ اور کسی کو اپنا معاون نہ بناؤں گا۔ ایک کیفیت کہ اس کو تبسم کہہ سکتے ہیں نمودار ہوئی اور فرمایا کہ تجھے ڈبویا نہ جائے گا۔

جب جہاز بندر عدن کے قریب پہنچ کر لنگر انداز ہوا۔ اس دن جمعرات کا دن تھا۔ جہاز کا ناخدا جہاز سے اُترا اور بندرگاہ گیا۔ اس فقیر نے بھی جہاز سے اترنے کی درخواست کی۔ چونکہ کل روز جمعہ ہے اور یہ سرزمین عرب ہے۔ نماز جمعہ یہاں ادا کی جائے۔ فقیر ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو اہل قافلہ اور خاص کر عورتوں کو فقیر کی غیبت کے سبب کوئی تکلیف پہنچے۔ اپنی روانگی کے لیے متردد تھا۔ جمعہ کی رات ایک اور جہاز نظر آیا۔ اس دن دُوربین سے دیکھتا رہا اور یہ اندیشہ تھا کہ کہیں قزاق نہ ہوں۔ یہ ہمیں معلوم ہو چکا تھا کہ قزاق کبھی کبھی مسافروں پہ حملہ کر کے قتل و غارت کرتے ہیں۔ اس لیے دل میں خلجان سا تھا۔ اپنا بچاؤ اور حفاظت کا حکم خداوند تعالےٰ کی جانب سے ہے۔ جہاز سے اترنے میں زیادہ تردد تھا کہ بارگاہ الرحیم والرحمان سے بشارت ہوئی کہ تو عدن جا اور اُن کو ہمارے سپرد کر جا۔ اور اس بشارت میں کل اہل قافلہ کہ اس جہاز میں تھے سبھی شامل تھے۔ لیکن اس عاجز کے لواحق اور رشتہ داروں کی خصوصیت بہ نسبت دوسروں کے اس بشارت سے سمجھ آئی تھی۔ صبح جمعہ کو کشتی میں سوار ہو کر کوہ عدن کے قریب پہنچے۔ بعد ادائے چند رکعات نفل دعائیں کیں۔ الحمدللہ کہ اجابت ادھر سے متوجہ تھی۔ کئی خوشخبریاں ملیں۔ ایک غیب کی جانب سے اُن ہمراہیوں کے متعلق تھی جو فقیر کے ساتھ تھے۔ وہ اس طرح پر تھی کہ اس کو فاخرہ خلعتوں جو کہ زیادتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشنودی اور رضا کا نشان ہے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور یہ حقیقت فقیر کے مشاہدے میں تفصیل سے آئی ہے۔ اور یہاں سے تدریجی رحمت عازمان حج کے لیے جو اس جہاز میں سوار تھے اور اس کے بعد سبھی سواران جہاز کہ جن میں اہل قافلہ تھے۔ اس کے بعد وہ تمام لوگ جنہوں نے فقیر کے ہاتھ پر بیعت کی تھی متوجہ ہوئی کہ وہ غفران اور بخشش کے متعلق تھی۔ اور یہ سب معلوم ہوتا تھا اس لیے پہلے فقیر سے دعا کرائی گئی تھی جس کا مدعا یہ تھا کہ یہ ملک اور آنس جالن کا علاقہ میرا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ہمیں اپنے فضل سے یہاں پہنچایا ہے۔ پس عنایت فرما۔ الفاظ بالکل وہی محفوظ نہیں لیکن اس طرح کے تھے۔ یہ عرض کرنے کے بعد اجابت ظاہر ہوئی۔ علاوہ ازیں ملک عرب میں فقیر کے ذریعہ ہدایت پھیلانا اور اس کے اثرات کو اقلیم روم تک پہنچانا لوگوں کو خوشخبری ملی۔ اور خاص بشارت فقیر کے حق میں ایسی ہوئی کہ کمال شفقت و محبت سے خاص ارشاد ہوا کہ تو جہاں کہیں جائے گا یوں سمجھنا کہ ہمارے در پر ہے۔ اس کا مطلب میں یہ سمجھا کہ ایسی غور پرداخت جو دلداری اور کفالت ہر ایک کام کے لیے کی گئی ہے یہ اہل سخا کے کرم سے ہوتی ہے۔ اس طرح اکرم الاکرام میں جل مجدہ نے اپنی عظمت و شان کے مطابق اس فقیر سے احسان و اکرام کا وعدہ فرمایا۔

مخا میں ایک ہفتہ قیام رہا۔ یہاں بہت آدمی بیعت کرتے رہے۔ ایک دن ایک بوڑھا آدمی جس کی نظر کمزور اور طاقت جواب دیکھ چکی تھی اور خداوند تعالیٰ سے عجیب التجا کرتا تھا اور اپنے اعمال سے شرمندہ اور گناہوں کا ڈر بیان کرتا تھا۔ مالک القلوب کے اعتقاد اور اس درویش میں راسخ تھا۔ فقیر سے رابطہ اور وسیلہ چاہتا تھا اور دعا کی درخواست کرتا تھا۔ رحمت الٰہی کا جوش اس وقت پہلے اس پیر مرد کے شامل حال ایسا ہوا کہ صراحتہً معلوم ہوتا تھا کہ اس کو سعادت الٰہی کی طرف فوراً لے گئے۔ دوسرے اس کے عموم و شمول سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جوش رحمت کا دروازہ معلوم ہو گیا جو اس سال حج کرے گا وہ آپ کے باعث کہ آپ ان میں ہوں گے سبھوں کو میں نے بخش دیا اور جب جہاز یلملم کے قریب پہنچا سبھوں نے احرام کی تیاری کی۔ فقیر نے غسل کیا اور چند رفیقوں نے غسل دیا اور اس کام میں مدد کی۔ ان سبھوں کے حق میں بخشش و مغفرت معلوم ہوئی جو یہ عمل کر رہے تھے کہ وہ سب بخشے گئے۔ اس کے بعد تلبیہ (لبیک) کا وقت آ گیا ایک صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مجمع میں پہل کی اور تلبیہ کے لیے اپنی آواز بلند کی۔ اس کے لیے عنایت (البشارت) ہوئی جو کوئی تجھ سے پہلے تلبیہ کہے ہم اس کا تلبیہ نہیں سنتے۔ بروز شرف حصول سعادت داخلہ مکہ معظمہ جب ہم بیرذی طوی سے گزرے۔ ایک فقیر کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ اس راستے سے گزریں۔ فقیر پر ایک عجیب حالت طاری تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ جملہ حاضرین پر اس کا نمایاں اثر ہوا۔ ہم لوگ لبیک کہہ رہے تھے اور ایسا کھنا صریح مخاطبہ تھا۔ ہم اس کی اجابت اور قبولیت دیکھ رہے تھے۔ اس وقت کی دعا سے ایک فتح حاصل ہوئی کہ اچھی طرح بیان کر سکتا ہوں۔ اس حال میں یہ مضمون تعبیر عجیب میری زبان سے آسان ہوا کہ بہت سے آدمی شہر مندہ اور گنہگار دُور دُور کے ملکوں سے آپ کے حرم اور جائے پناہ میں آئے ہیں اور اُن کو میں لایا ہوں جو چنیں و چناں چاہتے ہیں۔ اس وقت ایک عجیب بشارت حیرت افزا ہوئی جس کی کیفیت یہ ہے کہ ان کو کیا کہا جائے لیکن وہ کمال رحمت و عنایات کے مستحق ہیں اور ایک خصوصیت رکھتے ہیں۔ رحمانی اشارہ تھا کہ اس کی تفصیل و شرح یہی ہے۔ اور یہ لفظ یاد ہے کہ ہم نے ہند سے لے کر انتہائے بخارا تک کو بخش دیا ہے اور ان کی مغفرت ہوئی۔ اس کے بعد دل میں یہ وسوسہ آیا کہ یہ عنایت زندوں کے لیے ہے یا مردے بھی داخل ہیں۔ رحمت فقیر کی طرف ہوئی اور ایسا معلوم ہوا کہ تخصیص کی ممانعت کر رہی ہے کہ تخصیص کا گمان نہ کرو۔ عام رحمت کو خاص نہ کرو۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ مُردوں کی مغفرت ہو گئی تھی۔ اور جو لوگ سختیوں میں مبتلا اور گرفتار تھے انھیں مخلصی اور رہائی مل گئی اور وہ خوشیاں منا رہے تھے۔ یہ مغفرت عام تمام مومنین کو حاصل ہوئی۔ جن کے دل میں (خواہ کمزور سا بھی) ایمان تھا اس مغفرت سے محروم نہیں رہا۔

بماہ رمضان شریف۔ لیلۃ القدر کے موقع پر بہت سی دعائیں عام و خاص کی گئیں اور اجابت کے لیے ان دعاؤں کے لیے متوجہ دیکھا اور سبھی قبول ہوئیں۔ حق تعالیٰ اُن کے آثار جلد ظاہر اور واقع فرمائے اور کل مسلمان خوش اور شاد ہوں اور الجناب کی مسرت دلی بھی اس عرضی کے پہنچنے پر توقع ہے کیوں کہ یہ سب بشارات الجناب کی بابرکت دعاؤں کے سبب سے ہیں اور آپ کی پاکیزہ دعاؤں سے آئندہ ترقی اور برکتوں کا امیدوار ہوں۔ اور کامل اُمید ہے کہ ضروری دعائیں فرمائیں گے۔ فقیر اور تمام مریدین معتقد سبھی متبرک مقامات پر دعائیں کرتے ہیں خداوند تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول فرمائے۔ وہ بے شک ہر شے پر قادر ہے۔ اور قبول کرنے والا ہے۔ زیادہ آداب اور کیا عرض کروں۔ والسلام والاکرام۔

(۲)

خط مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ۔ محدث دہلوی بنام منشی نعیم خان صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، منشی صاحب عالی مراتب۔ زبدہ اہل اخلاص، خلاصہ ارباب اختصاص۔ سا اللہ تعالےٰ و نزو ل علیہ برکاۃ فی الدنیا والاخرہ۔ منجانب فقیر عبدالعزیز۔ بعد از سلام مسنون و دعائے مکردان (زیادہ) ضمیر صفائی پذیر پر واضح اور روشن ہو کہ مسرت افزا نامہ مع خط میر سید احمد صاحب (مسلمانوں کو ان سے بھلائی پہنچے) ملاحظہ میں آیا۔ نیز سوال مفصل معلوم ہوا۔

صاحب من: اس طرح کا قصہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی (رحمۃ اللہ علیہ) کے زمانے میں اُن کے بعض دوستوں کو پیش آیا تھا کہ اپنی بزرگی اُن پر کھل گئی تھی۔ اور خاص وعدے غیب سے اُن کے ساتھ ہوتے تھے۔ وہ لوگ بھی یہی معلوم کرتے تھے۔ سید الطائفہ نے فرمایا کہ یہ خیالات بے اصل نہیں یعنی از جانب خدا طفلان طریقت کی تربیت اور (جو کہ کسی شخص کے پیرو۔ تابع ہوں) اُن کو خداوند کی طرف بلاتے ہیں میسر ہوتے ہیں۔ اسی طرح کہ جیسے بچے کو مکتب میں لے جاتے ہیں۔ اس کے استاد یا ماں باپ اُس سے اپنے وعدے کرتے ہیں کہ تیرے لیے اچھے لباس بنائیں گے۔ اور مٹھائی لائے ہیں اور فلاں نعمت تجھ کو دی جائے گی۔ ہم تجھ سے بہت خوش ہیں۔ اور تیرے لیے چاندی کی تختی لائیں گے۔ علےٰ ہذا القیاس۔ بڑے بڑے سابقہ دلی مثل غوث اعظم قدس سرہ اور بزرگان کی طرف سے تابع اور مریدوں کو مغفرت اور رحمت کے وعدے دیئے گئے ہیں اور ان کے طفیل کل عالم پر نظر رحمت منقول کی گئی ہے۔ اور وہ کل وعدے پورے ہوتے ہیں۔ اور مشہور حدیث میں آیا ہے درباره چالیس ابدالوں کے اس امت کا کوئی زمانہ اُن سے خالی نہ ہوگا کہ بھم یمطرون اہل الارض وبھم ینصرون وبھم یرزقون (ان کے طفیل ساکنان زمین کے لیے بارش ہوگی۔ نصرت اور رزق حاصل ہوگا) اور کوئی تعجب کی بات نہیں کہ میر سید احمد کو ان مراتب میں سے بعض مرتبے حاصل ہو گئے ہوں اور ہم عصر بزرگوں کی طرف سے بطور القاء اُن میں کچھ اثر آ گیا ہو۔ الغرض اس بارہ میں انکار اچھا نہیں بلکہ انتظار کرنا چاہیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حق تعالیٰ ان وعدوں کے آثار ظاہر فرمائے۔ پس یہ بھی سچے ہیں۔ سوائے دارین کی ترقیوں کے اور کیا تحریر کیا جائے۔ فقط:

(۳)

مکتوب از جانب امیر المومنین سید احمد بنام سردار یار محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجاب فقیر سید احمد خان بخدمت عمدۃ خوانین عظام و قدوۃ اراکین عام مقام حشمت مآب۔ جلالت انتساب والامناسب۔ کثیر المناقب سردار یار محمد خان صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون و دعائے قرین اجابت واضح ہو کہ مہربانی نامہ موضح خوشنودگی میں فقیر کو ملا۔ مضمون مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ اے مخدوم اصلیت یہ ہے کہ یہ فقیر خداوند مالک مختار کا بندہ اور مطیع ہے اور سوائے خداوند مالک الملک کے کسی مخلوقات یا ممکنات میں سے اپنا حاکم نہیں سمجھتا اور اپنا منعم قرار نہیں دیتا۔ کسی مخلوق پر سوائے ذات پاک رب العالمین اعتماد نہیں رکھتا۔ ہر چند کہ یہ معاملہ فقیر کے دوستوں پر واضح اور روشن ہے لیکن مزید تجدید اور تاکید کے لیے کہا جاتا ہے کہ خدائے جل جلالہ؛ وعم نوالہ (جو نہاں و آشکار ہے عالم اور دانا ہے) کو گواہ کرتا ہوں اس اس معاملہ میں کہ جو کچھ جہاد کا سلسلہ اور سکھوں کا فساد دور کرنے کا ارادہ فقیر کے دل میں ڈالا گیا ہے وہ ہرگز طلب مال و جاہ و جلال و امارت و سلطنت و شہرت۔ بھائیوں اور ہم عصروں میں بڑائی کی کدورت سے مخلوط نہیں۔ جو بھی تحریک مسلمانوں کو اس اعلیٰ رکن پر تیار کرنے کی فقیر کی جانب سے ہوتی ہے اور اُن کی ہدایت خداوند رب العالمین کی خوشنودی اور سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اتباع ہے۔ اور دنیا کی کوئی ادنےٰ غرض مقصد نہیں۔ جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ وکیل ہے۔ فقیر کا اس جد و جہد سے یہی مقصد ہے کہ احکام الٰہی جو درباره اہل کفر اور گمراہوں کے صحائف کے بیان میں ہیں جیسا کہ جاہدوا باموالکم و انفسکم (اپنی جان اور مال سے جہاد کرو) کلام مجید میں کئی جگہ واقع ہوا ہے۔ فقیر کے ذریعہ پورے ہوں۔ کیوں کہ اطاعت شعار بندوں کو آقا کا حکم ماننے بغیر چارہ نہیں۔ اور جو وعدے بارگاہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مجاہدین کی کفالت اور تائید نصرت اہل جہاد صادقین کے لیے وارد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ یقینی کلام (بے شک ہمارے ہی لشکر ہے جس کے لیے غلبہ مقدر ہو چکا ہے) (اور یہ اس لیے کہ ہم پر ایمان والوں کی امداد فرض ہے) (۳) وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ۔ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ (اور ہمارا حکم بندوں میں جو رسول ہیں بیشک انھیں کو مدد دی جاتی ہے۔ (۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (اے ایمان والو۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا۔ اور تمھارے پاؤں جما دے گا (۵) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (پس اللہ تعالےٰ تمھارے لیے کافی ہے۔ وہ خوب جاننے والا اور سننے والا ہے)

انھیں مذکورہ وعدے برائے تسلی خاطر اور اطمینان قلب اور اعتماد خداوند تعالےٰ کے خزانوں پر اس فقیر اور کل مخلص مومنوں کے لیے کافی ہیں پس فقیر نے انہی خداوندی وعدوں پر اعتماد کیا ہے اور اپنے حاکم کا حکم قبول کر کے اس کو اپنی محبت کا قبلہ بنایا ہے۔ (یعنی اختیار کیا ہے) اور خداوند کے سوا کل دنیا کو بھلا دیا ہے۔ ہر طرح تیار ہو کر خداوند تعالےٰ کا صحیح راستہ اپنے سامنے رکھا ہے اور پوری دلجمعی اور مسرت سے اپنے کام میں مصروف ہے۔ جس نے اس کام میں فقیر کی شرکت کی ہے اس نے دونوں جہانوں کی سعادت اور ہمیشہ کی راحت پائی۔ اور جس نے فقیر کی رفاقت سے پرہیز کیا ضرور ہے وہ ایک دن پچھتائے گا۔ کیونکہ فقیر اس کام میں غیبی اشارہ پا کر مامور ہوا ہے اور سچی بشارت ہرگز ہرگز شیطانی وسوسہ و نفسانی خواہشوں سے آمیزش نہیں رکھتی۔ فقیر کو حکم الٰہی ماننا تہ دل سے مقصود ہے اور وعدہ الٰہی پر کامل یقین ہے۔ لیکن یہ کہ الٰہی وعدہ کس طرح ظاہر ہو گا سو حکم بجالانے والے بندے کی کیا طاقت ہے کہ وہ مالک سے معلوم کر سکے کہ اپنا وعدہ کس طرح پورا کرے گا۔ یہ سوال بندگی کے قانون اور ادب سے بعید ہے۔ مختصر یہ کہ چوں چرا سے میں بیزار ہوں اور اطاعت میں کوشاں ہوں ۔۔ سلامتی ہو ان پر جنھوں نے ہدایت قبول کی۔ اور نفسیات کا شکار نہ بنے۔ چونکہ آپ نے دلی مدعا معلوم کرنے کے لیے تحریر کیا تھا اس لیے اگرچہ ہدایت یافتہ دل میں ربانی الہامات اور انوار و نور ایمانی پوشیدہ ہیں لیکن وہ تقریر و تحریر کے میدان سے باہر ہے یعنی وہ ناقابل بیاں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنام فقیر محمد خاں صاحب لکھنوی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت خانصاحب عالی مراتب والامناسب۔ کثیر المناقب۔ عظمت نشان رفیع المکان فقیر محمد خاں سلمہ اللہ تعالےٰ۔ بعد سلام و دعائے مسنون واضح ہو کہ ہمارے علاقہ کا حال رب العالمین کے کرم سے حمد و شکر کرنے کے واجب ہے۔ ہم مسکینوں کے شامل حال اتنی حمایت و عنایت ربانی ہے کہ تحریر و تقریر سے بہت زیادہ ہے اور خالق کی قدرت کاملہ سے خواص و عام سے اہل اسلام اس حد تک قابو میں ہیں کہ اپنی جان و مال اور اہل و عیال سے علیحدگی اس فقیر کی رفاقت اور اطاعت میں آسان ہو رہی ہے۔ کل مومنین عموماً اور قوم افریدی و یوسف زئی کے صادقین کا حال بہت بدل گیا ہے اُن کے دلوں میں ایمان کی طراوت پہنچی ہے اور یہ سعادت جاودانی کے قابل ہو گئے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اگر کمزور جاں اور خرچ ہونے والی دولت اور تھوڑا سا نفع دینے والی متاع اور ذلت آمیز مسافرت آج اگر حق تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے کام نہ آئے تو پھر کسی بھی کام کی نہیں۔ ایسے وقت میں اگر مشغول نہ ہوں تو محض خرابیوں کا اندیشہ ہے بلکہ تباہی اور بربادی کا بھی احتمال ہے۔ اِس حقیقت کو خوب سوچیں اور مبالغہ اور بھول نہ سمجھیں بلکہ میرا مطلب اور حقیقت کو آپ جانتے ہیں کہ میں خیال بند شعرائے فصاحت مآب (جو کہ صرف عبارت آرائی اور الفاظ کی چستگی سے کچھ عمدہ خیالات پیش کرتے ہیں) اور خیالی مراد اس سے حاصل کرتے ہیں اور اپنے شغل کے لیے یہ تکلفات کرتے ہیں) نہیں ہوں بلکہ یہ پیام ہدایت بخش وہی اور الہام کا خلاصہ ہے۔ وحی۔ پس اس کا حق جل و علا اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠

یا پیغمبر مسلمانوں سے کہہ دے۔ اگر ایسا ہے کہ تمہارے باپ۔ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمھاری بیویاں۔ تمھاری برادری۔ تمھارا مال جو تم نے کمایا ہے۔ تمھاری تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو۔ تمھارے رہنے کے مکانات جو تمھیں اس قدر پسند ہیں۔ یہ ساری چیزیں تمھیں اللہ سے۔ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو انتظار کرو۔ یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ تمھارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسقوں پر راہ نہیں کھولتا۔ ۹: ۲۴

بیان الہام : فقیر غیبی بشارت ربانی کی بنا پر سکھوں کے استیصال کے لیے مامور ہے اور مطابق بشارت رحمانی مجاہدین کے غلبہ کی بشارت ہوئی ہے۔ پس جو اپنی جان و مال۔ عزت اور شان کو اعلائے کلمۃ حق اور بہتری سنت المرسلین کے لیے خوشی خوشی استعمال نہیں کرے گا۔ کل اس سے مواخذہ ہوگا اور خائب و خاسر رہے گا۔ اس لیے آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ اپنے علاقے کے مومنوں کی جماعت کو عموماً اور حاکموں کو خاص طور پر جس طرح سے وقت مناسب ہو تمام معاملہ اچھی طرح سمجھا دیں کہ وہ دنیا اور آخرت کی خرابیوں سے محفوظ رہ کر کونین کا نفع پائیں چونکہ دلی مدعا کا تحریر کرنا ضروری تھا اس لیے یہ چند سطریں کافی سمجھیں گئیں۔ زیادہ والسلام

(۵)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنام خان خانان غلجائی رئیس غلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی الالقاب۔ یادگار سلاطین اکرام تذکار خوانین ذوی الاحتشام۔ زینت بخش چہار بالش حشمت و شوکت یکہ تاز رخش سطوت و صولت۔ شجاعت شعار۔ شہامت آثار۔ دیانت وقار۔ جلالت نشان۔ سردار سرداراں خاں خانان۔

ایداللہ جلالہ' وضاعف اقبالہ۔

بعد از سلام و دعائے مسنون واضح ہو کہ گرامی نامہ مشتمل بر مراتب محبت۔ اخلاص و مودت و خصوصیت قوت و استعداد جہاد کے بارہ میں اور بغاوت و فساد دُور کرنے کے لیے۔ نیز دیگر مضامین محبت آمیز والا پہنچا جس سے بہت خوشی ہوئی۔ الحمد اللہ کہ حق تعالےٰ نے اپنے کرم سے ایسا رئیس پیدا کیا جس کی غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی سے دنیا روشن ہو گئی۔ منعم صاحب بخشش اپنے فضل و کرم سے اس ایمانی بیج کو کہ جسے اپنی خاص رحمت سے صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلوں میں آگیا ہے دنیا اور عقبیٰ کے بہترین پھلوں کے قابل کرے۔ جو کچھ رہائیش اور استیصال کفر و لغاوت کے بارے توجہ عالیہ کے لئے لکھا ہے وہ ہر چند انتہائی دلی خواہش ہے لیکن اگر اس طرف (فتح ہندی مجاہدین) کو لے جایا جائے تو منافق اور فسادی۔ فتنہ اور فساد پھیلا دیں گے اس لئے۔ بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے منافقوں کو ختم کرنے کی کوشش انتہائی ہونی چاہیے اور جب اس پاس کا علاقہ بدکرداروں، منافقوں سے پاک ہو جائے۔ پھر دلجمعی اور اطمینان سے اصل مقصد کی جانب توجہ کی جائے۔ پس مصلحت یہی ہے کہ اس وقت پہلے منافقوں کو دور کرنے میں انتہائی کوشش کی جائے۔ ہر چند منافقین کے فتنہ کا دفعیہ، اور ایسا معرکہ آپ خود جانتے ہیں اور لشکر کشی اور ملک کے فتح کرنے کے فن سے بخوبی ماہر ہو لیکن اس جانب مصلحتاً مشورہ دیتے ہیں کہ جلالت مآب اس عظیم معرکہ میں کسی امداد کے بغیر پیش قدمی نہ فرمائیں۔ اگر آنجناب کی پیش قدمی سے منافق شورش اور فتنہ کے قابل نہ رہیں تو اس حالت میں دوسرے کی امداد کی بھی ضرورت نہیں۔ فوجی تیاری کر کے خود آں جناب غزنی کے علاقہ میں منافقوں کا مقابلہ شروع کر دیں اور شروع چھاپہ مارنے سے کریں۔ ہمراہیوں میں سے چند افسر پلٹن اور سامان کے ساتھ کابل کے علاقہ میں مقرر کر دیں تاکہ وہ بھی شخوں کی طرف پر منافقوں پر حملے کر دیں اور اس جانب یہاں سے پشاوری منافقوں کی طرف توجہ دیں۔ اس مقام سے منافقین بدانجام کا صفایا کر کے جلال آباد پہنچیں اور اس طرح وہاں سے کابل پہنچ جائیں تاکہ مردود منافق جو کہ پشاور سے قندھار تک پھیلے ہوئے ہیں اس طرح پراگندہ ہو جائیں کہ ہر ایک اپنی فکر میں پڑ کر اور بے بس ہو کر دوسرے کی مدد نہ کر سکے اور انھیں اتفاق اور جماعت کا پیدا ہونا محال ہو جائے۔

اگر آپ اپنے اقدام کو اس بارے میں شورش اور فتنہ کا باعث سمجھیں اور خیال کریں کہ درانی قوم بوجہ زیادتی اور قومیت اور علاقہ جات کے حاکموں کو اکٹھا کر کے آپ کا مقابلہ کریں گے پس لازماً اُن کے سرداروں کو اپنے ساتھ ملا لینا چاہیئے اور آہالیان سلطنت سے مدد لینی چاہیئے۔ لیکن یہ کہ آنجناب کا اس بارے میں استیصال فتنہ اور شورش کا باعث ہوگا یا نہیں۔ اس معاملہ میں عقل اور ایمانداری سے کام لے کر فیصلہ کریں اور دین دار اور اہل عقل سے صلاح مشورہ لیں۔ اور اپنے ہدایت یافتہ قلب کو سرداروں اور منصب کی رعائیت سے پاک کر کے صرف دین کی خیر خواہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سامنے رکھیں اور وہی اختیار کریں۔ آپ کو دونوں صورتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے۔ اگر دوسری پسند ہو تو خط ہذا سے اپنے خطوط کے جو اسی مفہوم کے ہوں برات ارسال کر دیں۔ اور اگر پہلی صورت ترجیح پائے تو پھر خطوط روانہ کرنے کی ضرورت نہیں خدا کا نام لے کر کام شروع کر دیں اور ایں جانب کو بہت جلد اس کی اطلاع دیں تاکہ ادھر سے بھی تیاری ہو جائے اور حسب خواہش دوستانہ خطوط روسائے بنوں۔ وزمان وغیرہ کے نام بھیج دیئے جائیں۔ نیز یہ ملحوظ خاطر رہے کہ نواب شیر محمد خان رئیس ڈیرہ اسماعیل خان و دیگر سرداران ہر چند کہ ایں جانب سے اخلاص اور محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن در حقیقت منافقوں میں سے ہیں۔ ان کے داخلے سے بچنا چاہیئے اور کسی طرح ان پر اعتماد نہ کرنا۔ باقی کل رئیس اور غریب حکام اور رعایا مذکورہ اضلاع مومنین اور مشاہیر سادات۔ علمائے دین از اضلاع باجور وسوات و دحوالی پشاور وغیرہ۔ دنکر ہارہ۔ پکھلی و نواحی کشمیر ایں جانب کے ساتھ اطاعت و رفاقت کا عہد باندھ چکے ہیں کہ بوقت طلب جان و مال سے حاضر ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا میں جان و مال صرف کرنے اور کفار و منافقین بدانجام کا استیصال کرنے میں کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔ ہر چند سب قوموں کا تیار ہونا حق تعالےٰ کی قدرت ہے لیکن ظاہراً بہ سبب عیاں ہونے منافقین کے اور ان کی خیر خواہی کافروں اور سرکشوں سے اور مسلمانوں سے بد سلوکی کرنے کی وجہ سے سبھی مومنوں کی رگ حمیت پھڑک اٹھی ہے اور غیرت اور حمیت سے جوش پیدا ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ خداوند کی طاقت و قدرت اور تائید سے عنقریب منافقوں کی گوشمالی اور مشرکین کے خلاف جہاد شروع کر دیا جائے گا۔ خداوند سے پکی امید ہے کہ رب العالمین کی فوجیں شیطانی لشکر پر غالب آئیں گی اور فتح پائے گی چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ اور ایمان والوں کی مدد کرنا حق ہے۔ ۳۰ - ۴۷

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ اور ہمارا لشکر جو ہے بے شک وہی غالب ہے۔ ۳۷ - ۱۷۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جما دے گا۔ ۴۷ - ۷

پس فتح و نصرت رب الجلال کے سچے وعدوں کے باعث یقینی ہے اور اس کے خلاف ہونا قطعاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعاً محال ہے۔ پس لازمی ہے کہ مال ۔ جان ۔ اخوان اور وطنوں کی محبت چھوڑ کر حق تعالےٰ کی رضا حاصل کی جائے اور نیت صرف دین مبین کی نصرت و اعلائے کلمہ رب العالمین کے لیے کمر باندھی جائے اور رب العالمین کے لشکر میں داخل ہو کر قتال وجدال کے معرکہ میں خوب لڑیں۔

انشاء اللہ تعالےٰ بمضمون قابل یقین آیت :

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ؕ

ایک اور چیز دے جسے تم چاہتے ہو۔ اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتح ۶۱ : ۱۲

فتح کے دروازے کھل جائیں گے اور بے شمار خزانے ملکیت میں اور ملکوں پر فتح ضرور ضرور حاصل ہوگی ۔ لیکن ان چیزوں کو زائد منافع سمجھ کر جہاد کا مدار نہیں سمجھنا چاہیئے اور بباعث بلند نظری کے یہ چیزیں حقیر سمجھنی چاہئیں ۔ پس جب اس پاک نیت کے ساتھ خود مجاہدین کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے اور پھر بے شک اللہ تعالےٰ کی فوج میں سے گنے جائیں گے اور مطابق وعدہ نصرت اور فتح ہوگی ۔ علاوہ بریں ایں جانب پیرو اور مکان لاریب سے بذریعہ روحانی کلام اور ربانی الہام دربارہ جہاد اور ازالہ کفر و فساد صریح اشارات سے مامور ہوتے ہیں اور فتح و نصرت کے متعلق سچی خوشخبری ملی ہے ۔ اور چونکہ الہامی وعدے مطابق کلام شہنشاہ عالم ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ قبول کیے جائیں اور ان پر عمل کیا جائے ۔ حق جل شانہٗ نے ایں جانب کو اور ایں جانب کے تابعین کو اپنے کرم سے اسی لئے مجاہدین میں شامل کر دیا ہے اور دنیا کی محبت دل سے بالکل نکال دی ہے اور یہ طریقہ خاص تعلیم کے ذریعہ سمجھایا ہے اور دل میں ڈالا ہے ۔ اور اس کی تعلیم کے لیے حکم فرمایا گیا ہے اور خلوص کی برکت سے منصب امامت پر مشرف کیا ہے۔

ہر چند کہ یہ بات ہزاروں بلکہ بے شمار لوگوں پر روشن ہے ۔ چنانچہ بہت سے اہل ہندوستان و خراسان اس سے آگاہ ہو چکے ہیں اور شاید کہ آنجناب بھی مطلع ہوں لیکن تاکید اور تجدید کے لیے گزارش ہے کہ خدائے پاک کو گواہ بناتا ہوں کہ جہاد کے دعوے پر اقامت اور کفر و عناد کا دور کرنا ۔ خلوص دل کے ساتھ ہے اور مطلق شیطانی وسواس اور نفسانی معاملات اس ربانی دعوے کے ساتھ مخلوط نہیں جو کہتا ہوں اس کا خدا گواہ ہے ۔ زیادہ سوائے بہت تاکید جلد جواب بذریعہ تیز رفتار قاصد کے کیا لکھیں کیوں کہ بہت عظیم الشان مہم اس جواب کے پہنچنے پر ٹھہرائی گئی ہے ۔ والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد صاحب بنام شاہ محمود سلطان ہرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور ظل سبحانی۔ مورد الطاف ربانی۔ معدن اخلاق۔ سندارائے محافل جاہ وجلال فرمانروائے اورنگ عزت واقبال۔ رونق افزائے بیاد دین شہامت پیرائے۔ اساطین شجاعت۔ جم جاہ۔ رفیع پائگا ابداللہ ازل جلالہ وضاعف اقبالہ۔ بعد از ادائے تحیات مسنونہ سید الانام واظہار تعظیمات مکونہ قلوب اہل مودت والتیام بر نظیر آنتا نظیر ..... مخفی مباد۔

از انکہ اقامت جہاد اور دفع بغاوت وفساد۔ ہر جگہ اور ہر زمانے کے لیے حضرت رب العباد کا خاص حکم ہے۔ بالخصوص اس زمانے کے ایک حصہ میں کفار اور اشرار کی شورش اس قدر بڑھ گئی ہے کہ شعائر دین کی بربادی سلاطین اہل اللہ کی حکومت میں سرکشوں اور کفار کی طرف سے بغاوت ہو رہی ہے اور یہ بہت بڑا فتنہ علاقہ پنجاب۔ خراسان اور سندھ تک پھیل گیا ہے ایسی حالت میں سرکشوں کے استیصال میں غفلت اور باغیوں کی سرکوبی میں سستی کرنا گناہ ہے اور بدترین خرابی ہے۔ اس لیے فقیر بندہ درگاہ خداوندی اپنے قدیمی وطن سے چل کر ہند۔ سندھ اور خراسان میں دور تک پھر کر ان علاقوں کے مومنوں اور مسلموں کو جہاد کی ترغیب دلاتا رہا۔ شکر الحمد اللہ کہ بہت سے مخلص اور سچے مومنوں نے اس دعوت کو اچھی طرح سمجھا اور ایں جانب کی رفاقت اور اطاعت اختیار کرلی۔ چونکہ کفار کے ساتھ جہاد بغیر امام مقرر کیئے قائم نہیں ہوتا۔ اس بنا پر لشکر مجاہدین اور مشہور علمائے دین نے ایں جانب سے بیعت کی اور ایں جانب کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

منصب امامت اور منصب سلطنت کے درمیان بہت فرق ہے۔ امام کا تقرر و رفاقت جہاد اور بغاوت وغیرہ دور کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ امام اور ماتحتوں کا اصلی مقصد ملکوں علاقوں۔ شہروں وغیرہ پر قبضہ کرنا نہیں ہوتا۔ بلکہ سلطنت اور حکومت کا حق مستحقین کے حوالہ کیا جاتا ہے بخلاف منصب سلطنت کے کہ اس کا اصلی مقصد حکمرانی۔ اختیارات۔ قبضہ اور ملک گیری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا بجناب معلی الالقاب شاہزادہ رفیع القدر۔ وسیع الصدر۔ مسند آرائے محافل شادمانی۔ رونق افزائے مجامع کامرانی کو تحریر کیا جاتا ہے کہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے۔ مجاہدین کے ساتھ شرکت اور معاونت فرمائیں تاکہ مجاہدین حضور کی قدیمی سلطنت کو مشرکوں کی نحوست اور مفسدوں کی میل سے پاک کر کے حق بحق دار پہنچانے کے قابل ہوں۔ این جانب اس وعدے کو پورا کریں گے اور پختہ عہد کی شرط کے ساتھ انتظام کریں گے کہ اس عالی نعمت کا شکر ادا کیا جائے۔ یعنی ہمیشہ کے لیے تیار ہو کر جہاد جاری رکھا جائے اور کبھی ملتوی نہ کریں۔ ملک داری کے باب میں شرع پر بغیر کم و کاست عمل کیا جائے اور ظلم و ستم سے قطعاً پرہیز کیا جائے۔ اس معاملہ میں اگر حضور لامع النور شاہزادہ ممدوح اس بارہ میں توجہ دیں اور اشارہ فرمائیں کہ یہ مہم سر کی جائے تو البتہ یہ مہم مذکورہ بخوبی پوری ہو سکتی ہے۔ زیادہ طول کلام بحضور سلطان اسلام۔ لقمان کو حکمت سکھلانا ہے۔ اس لیے انھیں چند سطروں کو کافی سمجھا گیا ہے۔ آفتاب سلطنت و اقبال ہمیشہ اوج پر درخشاں رہے۔

(۷)

از امیر المومنین بنام شہزادہ کامران۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب معلی الالقاب سلالہ خاندان سلاطین کرام و نقاوہ دودمان خواقین ذوی الاحتشام۔ زینت بخش چہار بالش حشمت و شوکت یکہ تاز رخش سطوت و صولت۔ یادگار ارباب سیف و قلم۔ جگر گوشہ اصحاب جود و کرم گل سرسبد چمنستان شادمانی و دعائے اجابت مقرون واضح آنکہ از بسکہ کفر و فساد کے شہروں سے ہجرت کرنا۔ دشمنوں اور کفار سے مجاہدہ اور باغیوں وغیرہ سے مقابلہ۔ ارکان اسلام میں سب سے اعلیٰ رکن ہے۔ اور اس میں سستی اور غفلت بہت سخت گناہ ہے۔ لہٰذا جب یہ ملک باغیوں اور کفار سے بھر گیا تو این جانب اپنے وطن سے جہاد اور ہجرت کی نیت کر کے خراسان روانہ ہوئے۔ جب اس علاقہ میں کل شہر باغیوں اور دشمنوں سے پر دیکھے۔ اس بنا پر یوسف زئیوں کے وطن میں پہنچے۔ اس علاقے کے مومن مسلمانوں کو اس اعلیٰ رکن (یعنی استیصال سرکش کفار) کی طرف دعوت دی۔ الحمد اللہ کہ دعوت حق آہستہ آہستہ اکثر مسلمانوں اور غازیان علاقہ۔ ننگرہار۔ آفریدی خٹک و مہمند و خلیل و اہل سوات و بنیر۔ و اہل پکھلی اور کشمیر کے آس پاس تک پہنچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مخلص اور مومنین اور راسخین و صادقین اس دعوت حق کو بخوبی سمجھ کر ایں جانب کے رفیقوں میں شامل ہو گئے اور ہر طرح کی اطاعت اپنے اوپر واجب کر لی۔ چونکہ شرعاً ناپاک کفار سے جنگ بغیر امام کے درست نہیں ہو سکتی اس بنا پر مشہور عالم دین اور مومن مجاہدین نے ایں جانب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور ایں جانب کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اپنی گردنوں میں اطاعت اور فرماں برداری کا پٹہ ڈال کر ایں جانب کی امامت تسلیم کر لی۔ لیکن چند منافقوں نے جنہوں نے منصب امامت اور منصب سلطنت کو نہیں سمجھا اور بارگاہ الٰہی کے بندے کو سلطنت کا طالب تصور کیا مجاہدین کی عداوت پر آمادہ ہو گئے۔ حالانکہ کل عالم کا خالق اور غیب و ظاہر کا عالم اس بات کا گواہ ہے کہ کبھی بھی اخلاص۔ منزل دل ایں جانب میں بے شمار خزانے پانے اور ملکوں اور علاقوں پر تسلط جانے یا خواہش شان و شوکت دعزت و ریاست حکومت یا اپنے ہم عصروں پر حکمرانی۔ یا رئیساں والا تبار جو کہ سلاطین ذی شان کی نسل سے ہیں ان کی اہانت کرنے کا خیال بھی نہیں آیا۔ اور یہ نہ ایسی ہوس کبھی پیش آئی۔ بلکہ اس معرکہ بندی اور جنگ و جدل سے سوائے اعلائے کلمہ حق اور تجدید سلطنت سید المرسلین اور سرکش کفار کی بیخ کنی اور مومنین کے ملکوں کو مفسد باغیوں کے ہاتھ سے نکالنے کے اور شے مقصود نہیں۔ اس کے سوا یہ کہ ایں جانب غیبی اور الٰہی اشارہ سے اقامت جہاد اور کفر و فساد کو مٹانے کے لیے مامور ہیں اور فتح مندی کی خوشخبری سے بشارت یافتہ ہیں۔ چنانچہ کئی دفعہ روحانی کلام اور ربانی الہام سے اس لطف رحمانی سے آگاہی ہوئی ہے۔ جس میں شیطانی وسوسہ اور نفسانیت ہرگز ہرگز مخلوط نہیں۔ جب کہ مفسد منافقوں نے سرکشوں اور کافروں کی حمایت اختیار کی اور مجاہدین کی عداوت شروع کی۔ پس لازماً ان کی گوشمالی بند بعد جہاد ضروری ٹھہری۔ اس بنا پر ایں جانب نے تمام مجاہدین کو منافقوں کی گوشمالی کے لیے ترغیب دی اور عنقریب یہ عظیم الشان مہم شروع کر دی جائے گی۔ ان علاقوں کو مشرکین کی نحوست اور منافقوں کی گندگی سے پاک کرنے کے بعد حکومت اور سلطنت کو مستحقوں کو سونپ دی جائے گی لیکن اس شرط پر کہ اس الٰہی انعام کا شکر کریں اور جہاد مسلسل قائم رہے اور کبھی بند نہ کی جائے۔ در بارہ عدالت اور فیصلہ تنازعوں میں شریعت کے قانون سے بال برابر بھی اختلاف نہ کریں اور ظلم اور گناہ سے قطعاً پرہیز رکھیں۔ پھر ایں جانب مع مجاہدین اصلی سوئے لاہور توجہ دیں گے کیوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلی مقصد قیام جہاد بھی قوم سکھ ملک پنجاب سے ہے نہ کہ افغانستان اور یاغستان کو اپنا وطن قرار دینا۔ اس وقت خان عالی شان۔ رفیع المکان۔ خان خانان علجائی رئیس تلات بوجہ عالی ہمتی اور زیادتی بمعاملہ حمیت ایمانی وغیرت اسلامی اس دعوت کو خوب سمجھ کر کفار کے ساتھ جنگ اور اوندھے منافقوں کا مقابلہ کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ الحمد اللہ کہ حق جل شانہ نے خان ممدوح کو اس مرتبہ کی توفیق دی۔ لہٰذا جناب مستطاب تحریر کیا جاتا ہے کہ ہر چند دین کی امداد اور مجاہدین کی اعانت جان و مال خرچ کر کے کل اہل اسلام پر عموماً اور اعلےٰ حاکموں پر خاص طور پر واجب تاکیدی ہے۔ لیکن چونکہ انجناب کی توجہ ان علاقوں کی طرف بوجہ چند موانعات کے دشوار معلوم ہوتی ہے اس لیے لازماً آپ اپنے خاص ملازموں کو جو بخوبی عقل و فراست والے ہوں اور اعلےٰ منصب کی شہرت رکھتے ہوں اور آپ کے نزدیک بلند پایہ ہوں یہاں روانہ فرمائیں تاکہ اُن میں سے کچھ خان ممدوح مذکور کے ساتھ رہیں اور کچھ اس جانب کے پاس تشریف لے آئیں تاکہ اس بارہ میں انجناب کی مشارکت تحقیق ہو جائے اور آخرت اور دنیا کی بھلائیوں کا حق ثابت ہو اور باغی مفسدوں سے اپنا حق واپس لے سکیں۔ باقی طول کلام ان جناب کے حضور میں کہ آپ عالی فہموں کے سردار ہیں لقمان کو حکمت سکھلانا ہے کیوں کہ انجناب فرماں روائی اور ملک گیری کے معاملہ میں حکیم اور تجربہ کار ہیں اور عاقل و ہوشیار۔ زیادہ وسلام مع الاکرام۔

(۸)

مکتوب اطلاعی نصب امام واقامت جہاد از امیر المومنین سید احمد صاحب بنام مسلمانان ہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین بخدمت جمیع سرصدان اخیار مہاجرین

متفحصان آثار مجاہدین از مومنین ابرار و صادقین اخیا سلمہم اللہ تعالےٰ

بعد سلام مسنون و دعائے واضح ہو کہ الحمد للہ اور اس کا کرم کہ فقیر مع اپنے رفیقوں کے پوری طرح خیریت سے یوسف زئی علاقہ میں پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ کوچ و مقام کی خبریں شہر شکارپور تک کی آپ نے سُن لی ہوں گی۔ اس کے بعد درہ ڈھاڈھر سے بخیریت گزر کر شہر قندھار پہنچے یہاں سات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روز قیام کیا۔ اس کے بعد دارالسلطنت کابل کا عزم کیا۔ راستے میں راسخ مومنوں اور سچے مسلمانوں چھوٹے بڑے جن کی تعداد شمار سے باہر ہے سے ملاقاتیں ہوئیں جو بہت ہی محبت اخلاص اور تحادے سے پیش آئے۔ جب دارالسلطنت کابل پہنچے شہر مذکور کے باشندے، سادات کرام اور بزرگ علما اور معززہ مشائخ۔ عالی مقام رؤسا اور کل خاص و عام بڑی خوشی اور نہایت محبت سے ملے۔ ان دنوں میں کابل وہ سرداروں کے درمیان جنگ و جدل ہو رہی تھی۔ فقیر اس اُمید پر کہ شاید فقیر کی کوشش سے آپس کا تنازعہ دُور ہو کر صلح صفائی ہو جائے تقریباً چالیس پچاس دنوں تک اس شہر میں ٹھہرا رہا لیکن جب دیکھا کہ کوشش فائدہ مند نہیں ہے تو یہاں سے رُخصت ہوئے اور پشاور کی طرف رُخ کیا۔ اس راستے میں پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مخلص مومنوں اور مسلم جماعتوں کا انبوہ ملاقاتی ہوا۔ اس کے بعد شہر پشاور میں پہنچ کر وہاں کے چھوٹے بڑوں سے ملاقات کی اور دو تین دن یہاں مقیم رہ کر موضع ہشت نگر کہ پشاور سے مشرق میں کچھ فاصلے پر ہے اور یوسف زئی علاقے میں واقع ہے۔ اس موضع میں کچھ دنوں تک ٹھہر کر وہاں کے مومنوں اور آس پاس کے مسلمانوں کو قیام جہاد اور کفر و فساد کے ازالہ کے لیے ترغیب دی رب قدیر کی قدرت کاملہ سے بہت بڑی تعداد آس پاس کے مسلمانوں کی اس عبادت کے کرنے کے لیے اور اس سعادت جہاد کے حصول کے لیے جمع ہو گئی۔ اس کے بعد موضع مذکور سے کوچ کر کے بمقام خویشگی پہنچے اور وہاں سے نوشہرہ آ کر چند روز قیام کا ارادہ کیا۔ انھیں دنوں میں سکھوں کا لشکر جو کہ دس ہزار سوار اور پیادوں کے قریب تھا بہ ماتحتی بدھ سنگھ چچا زاد بھائی رنجیت سنگھ موضع اکوڑہ میں جو نوشہرہ سے سات کروہ دُور ہے پہنچا۔ اگرچہ لشکر مجاہدین اور ملعون کفار کے گروہ کے درمیان دریا ئے لنڈہ حائل تھا لیکن ایک دوسرے کا رعب اور ہیبت بہ وجہ نزدیکی کے دونوں طرف نمایاں تھا۔ لازمی طور پر مصلحت وقت نے یہ قرار پایا کہ کچھ سچے مجاہدوں کو راتوں رات مذکور سے پار کر کے بدکار کفار پر بطور شبخون روانہ کر دیا جائے، چنانچہ ممدوح مجاہدین ۲۰ جمادی الاول ۱۲۴۲ھ ہجری قدسی کی رات کو تقریباً صبح ہونے پر فاجر کافروں پر حملہ آور ہوئے اور آخر اسی رات دفعتہً غافلوں کے سروں تک پہنچ کر توپ اور بندوق کو بے کار کر ڈالا اور تلواروں سے کاٹ پیٹ شروع کر دی گئی۔ تیز تلواروں کی چمک بارش کی طرح دشمن کے سر پر برسنے لگی۔ بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جہنم رسید ہوئے اور بہت سے زخمی ہو کر سسکتے ہوئے جہنم کے کنارے پہنچے۔ اعلےٰ قیمتی سامان از قسم گھوڑے۔ اونٹ۔ ہتھیار۔ کپڑے لوٹ والوں کے ہاتھ آئے۔ فتوحات کے دروازوں میں سے ایک دروازہ مجاہدوں کے لیے کھل گیا اور کفار کو عذاب دینے کے لیے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھلا۔ اس کے بعد مجاہدین مذکور خیر و خوبی سے اپنے مقام قریب فقیر کے لوٹ آئے۔ چند دنوں کے بعد فقیر نے موضع نوشہرہ سے کوچ کر کے موضع ہنڈ جو گزرگاہ دریائے اباسین ہے پہنچا۔ دوسری مرتبہ لشکر مجاہدین کی جماعتیں راتوں رات دریائے اباسین کو عبور کر کے قبضہ حضرو کہ اس علاقہ کے کافروں کا مرکز اور امیروں کی جائے رہائش ہے حملہ آور ہوئے۔ کچھ ان میں سے قتل کیئے گئے اور کچھ قید کر لیے گئے۔ اس مرتبہ اتنی دولت اور سامان نقد و جنس عوام کے ہاتھ آیا کہ بیان سے باہر ہے۔ بدھ سنگھ کے لسپا شدہ لشکریوں نے جب کہ دونوں دفعہ مومنوں کی شجاعت اور مجاہدین کی تیزی عیاں دیکھی تو ان کی ہیبت سے ڈر گئے۔ اپنے مقام سے کوچ کر کے کسی دوسری جگہ جا ٹھہرے۔ اور اپنے لشکر کے چاروں طرف سنگھر (باڑ) بنا لی۔ اس تحریر کے وقت خان خود بھی سنگھر میں قید تھا اور سب سے بڑی اور نرالی بات یہ ہے کہ چونکہ مجاہدوں کے لشکر دونوں موقعوں پر عام بلوئے اور غیر منظم فوج کی صورت میں تھے اور کوچ اور مقام کا کوئی انتظام نہ تھا اس وجہ سے دونوں دفعہ کا مال غنیمت شرع کے قانون کے مطابق تقسیم نہ ہو سکا بلکہ جس کے جو ہاتھ لگا وہ خفیہ طور پر اپنے گھر لے گیا۔

اس بنا پر کل مومنین۔ حاضرین۔ سادات کرام۔ علماؑ و مشائخ۔ امرأ سب خاص و عام اہل ایمان میں سے جو وہاں موجود تھے اس امر پر متفق ہوئے کہ جہاد کا قیام اور کفر و فساد کا دفعیہ بغیر امام مقرر کے اچھی طرح نہ ہو گا اس بنا پر بارہ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۴۲ھ قدس کو امامت کی بیعت فقیر کے ہاتھوں پر لی گئی اور فقیر کے مطیع ہو گئے۔ جمعہ کے دن فقیر کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ انشا اللہ الغفور فتح مند اور ظفریاب ہوں گے یہ فقیر کا مختصر حال ہے۔ ان واقعات کے تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم

ہوں گے یہ فقیر کا مختصر حال ہے۔ ان واقعات کے تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کام سر پر آ گیا ہے اور جنگ شروع ہو گئی۔ اس لیے ہر ایک سچے مومن اور فرمان بردار مسلمان پر لازم ہے کہ بہت جلد جہاں تک بھی ممکن ہو اپنے آپ کو فقیر کے پاس پہنچا دے اور مجاہدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جماعت میں اگر شامل ہو۔ حق جل شانہٗ اپنی قدرت کاملہ سے بمطابق منطوق قابل للزمی یقین کہ مومنین کی امداد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اس کارکردگی کو انجام پر پہنچائے گا۔ اور دین محمدی کو کل دینوں پر اپنے وعدہ کے مطابق غلبہ عطا کرے گا۔ لیکن جو اپنی جان کے ساتھ اس جنگ میں حاضر ہو گا وہ سعادت جاودانی کا انعام حاصل کرے گا اور جو اس بارہ میں لاپرواہی اور سستی دکھلائے گا قیامت کے دن ندامت اور افسوس کرے گا۔ صاف کہہ دینا ہمارا کام تھا جو ہدایت یافتہ ہیں اُن پر سلام ہو بتاریخ ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۴۲ھ

(۹)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد صاحب بجواب نامہ سردار بدھ سنگھ جرنیل افواج مہاراجہ رنجیت سنگھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر المومنین سید احمد بجواب سپہ سالار جنود و عساکر و مالک خزائن و دفاتر۔ جامع ریاست و سیاست مادی امارت و ایالت۔ صاحب شمشیر و جنگ بعظمت نشان سردار بدھ سنگھ ہدی اللہ تعالےٰ۔

پوشیدہ نہ رہے کہ نامہ فصاحت شمامہ جس میں شجاعت اور دلیری کے دعوے تھے پہنچا۔ مندرجہ مضمون سے آگاہی ہوئی ظاہراً اس جانب کا اس معرکہ اندازی اور ہنگامے سے جو مقصد ہے اس کو آپ نے اچھی طرح نہیں سمجھا جو یہ خط تحریر فرمایا اب توجہ سے سننا چاہیئے اور مطلب غور سے سمجھنا چاہیے کہ اہل ریاست و حکومت کے ساتھ نزاع کے کئی مطلب ہوتے ہیں بعض کو نزع سے مال اور حکومت حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ بعض اپنی شجاعت اور بہادری ظاہر کرتے ہیں اور بعض صرف شہادت کا مرتبہ چاہتے ہیں اور اس جانب کا ایک خاص مقصد ہے اور وہ فقط اپنے آقا کا حکم بجالانا ہے جو دین محمدی کی نصرت کے بارہ میں وارد ہوا ہے خدائے تعالےٰ جل شانہٗ اس بات کا گواہ ہے کہ اس جانب کو اس جنگ سے سوائے مذکورہ حکم کے اور کوئی ذاتی غرض نہیں بلکہ کوئی ایسی خواہش نہ زبان تک آئی ہے نہ دل میں ہے۔ بس دین محمدی کی نصرت کے لیے جو بھی کوشش جس طرح ممکن ہے کرتا رہتا ہوں اور جو تدبیر بھی اس معاملہ میں مفید ہوتی ہے عمل میں لائی جاتی ہے اور خدا نے چاہا تو مرتے دم تک اس کوشش میں مشغول رہوں گا اور ساری عمر انھیں تدبیروں میں لگائے رکھوں گا۔ جب تک زندہ ہوں اسی راستے پہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلوں گا اور جب تک موجود ہوں یہی مقصد پیش نظر رہے گا۔ جب تک اعضاء سالم ہیں اسی سیدھے راستے پر اور اسی ماحول میں گزاروں گا خواہ غریب ہو جاؤں خواہ امیر۔ خواہ سلطنت پاؤں۔ خواہ رعیت بنوں۔ خواہ بزدلی کا اتہام لگایا جائے خواہ شجاعت کا تمغہ ملے خواہ غازی کا مرتبہ پاؤں خواہ شہادت میسر ہو۔ اگر اپنے آقا کا یہی منشا سمجھوں کہ جنگ میں تنہا اپنی جان لے کر آؤں تو خدا کی قسم سو جان سے سینہ سپر کروں اور لشکروں میں بغیر ڈر اور وہم کے آجاؤں۔ بالجملہ مجھے اپنی شجاعت اور ریاست کے دعوؤں کا بیان غرض نہیں۔ اصلیت یہ ہے کہ اگر کوئی امیر۔ رئیس عالیشان دین محمدی قبول کرے اس کی بہادری کا سو زبان سے اظہار کروں اور اس کی سلطنت کی زیادتی ہزار جان سے چاہوں بلکہ خود بھی اس کی ترقی کے لیے ہر طرح کی کوشش کروں۔ اس بات کا امتحان کر لیں اگر خلاف ہو تو الزام دیں۔ اگر بہ نظر انصاف دیکھیں تو ایں جانب اس معاملہ میں ہرگز ملامت اور طعن کا مستحق نہیں۔ جب کہ عالی قدر سردار اپنے حاکم کا حکم ماننے میں کوئی عذر اور حیلہ نہیں کر سکتے حالانکہ وہ صاحب حکومت انہی میں سے بلکہ اُن کے بھائیوں میں سے ہے۔ پس ایں جانب احکم الحاکمین کا حکم ماننے میں کیا عذر کر سکتے ہیں جب کہ وہ جلیل الشان سبھی افراد بلکہ کل کائنات کا خالق ہے والسلام علی من اتبع الھدیٰ

تحریر ۱۵۔ ماہ جمادی الثانی ۱۲۴۲ھ۔

(۱۰)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد صاحب بنام میاں یقین اللہ شاہ لکھنوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت فیض محبت سجادہ نشین ارشاد و تلقین۔ ارباب صدق و یقین یادگار اسلاف کرام و تذکار اولیائے کرام۔ مقبول بارگاہ الٰہ مخدومی و مکرمی شاہ یقین اللہ مد اللہ ظلال ہدایتہ علی رؤس المستفیدین الی یوم الدین۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ اس علاقے کے احوال بہ کرم رب معبود مستوجب حمد و شکر ہے کہ رات دن نعمتیں منعم حقیقی و الطاف سچے مالک کا اس عاجز خاکسار بے مقدار ذرہ پر مع جماعت مجاہدین نیکو کار اور نیک مہاجرین کے بارش کی طرح نازل ہو رہی ہیں۔ الغرض اس کی بیدرش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی زیادہ ہے کہ تحریر و تقریر کے اندر سما نہیں سکتی۔

بموجب ابیات سے

اگر ہر ایک بال سوز بانوں سے اس کی نعمتوں کا شکر بیان کرے۔ مگر بے شمار الفاظ تحریر کرنے پر بھی ہزارہا ہزار میں سے ایک کا بیان نہیں ہو سکتا۔ سب سے بڑی نعمت ربانی و لطف رحمانی یہ ہے کہ اس فقیر کو اپنی قدرت کاملہ سے برائے اعلائے کلمہ رب العالمین و احیائے و تجدید سنت المرسلین اور ترغیب کل مومنان بجانب اس اعلٰے رکن کے اور مجاہدین کا لشکر جمع کرنا برائے صفایا شیطان ملعون توفیق فرمایا۔ خداوند کی بہت بہت حمد و ثنا۔ ہر چند جنگ کے معاملہ میں جو گمراہوں اور کافروں سے ہے بحکم الحرب بیننا و بینہم (ہمارے اور اُن کے درمیان جنگ) میں دونوں طرف فتح و شکست کا احتمال ہے۔ چنانچہ ان مبارک دنوں میں نیک مجاہدین نے کئی مرتبہ مشرک کافروں پر فتح پائی اور ایک دفعہ چند منافقوں کے دخل سے مومنوں کو کچھ نقصان پہنچا۔ لیکن شکر ہے کہ ان کی ہمت میں کچھ بھی فرق نہیں آنے پایا۔ چنانچہ فقیر نے اس حادثے کے بعد یوسف زئیوں کے اضلاع مثل چملہ و بنیر و سوات کا دورہ کیا اور وہاں کے مسلمانوں کو اقامت جہاد اور ازالہ فساد کی براہ راست ترغیب دی اور بہت سے افغانیوں کو مثلاً غلزیان۔ افریدی۔ مہمندی و خلیل وغیرہ کو اس اعلٰے سعادت کے حصول اور اس بڑی عبادت کی ادائیگی کی تحریری دعوت روانہ کی۔ حمد و شکر ہے کہ کل سچے مومنوں نے یہ دعوت حق قبول کی اور متانت سے سُنا۔ اس بنا پر انشاء اللہ چند دنوں میں تائید خداوندی سے استیصال کفار کے لیے جنگ شروع کر دی جائے گی اور قوی اُمید ہے کہ کریم مطلق کی رحمت و برکت سے باطل دینوں پر دین حق غلبہ پائے گا۔ مطمئن رہو۔ اور ہرگز واہیات خبروں پر اعتماد نہ کریں (جو مسلمانوں کو اداس کرنے کے لیے منافقین پھیلاتے رہتے ہیں) دلجمعی اور اطمینان قلب سے دین متین کی فتح کی دعائیں رب العالمین سے کرتے رہیں اور مطمئن رہیں کیوں کہ ہر کام میں کامیابی محض پروردگار۔ مختار مطلق ہی عطا کرتا ہے اور ہر سچے مومن کا فرض ہے کہ اپنے کل کاموں میں رب کی کارسازی پر دل و جان سے اعتقاد رکھیں۔ شرع کے حکم کے مطابق اسباب مہیا کرنے میں بھی کچھ کوشش ضروری ہے اور حکم شرع کی بنا پر مسلمانوں کا لشکر جمع کرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے بہت کچھ کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہے کہ یہ کوشش پوری طرح کامیاب ہوئی ہے اور افغان مومنین میں سے کہ ان کے اشخاص کا شمار ہزاروں لاکھوں تک پہنچتا ہے بہت سی قومیں اس فقیر کی رفاقت پر متفق ہو گئی ہیں اور اس عاجز کی اطاعت دل و جان سے اختیار کرتی ہیں۔ جب کبھی سچے مومن مسلمان کفر و فساد کے استیصال اور رب العباد کے دین کی بہتری کے لیے تیار ہوں گے اور صحیح نیت رکھیں گے۔ ضروری طور پر قدرتِ خداوندی کی امداد سے فتح یاب ہوں گے۔ حق جل و علاؑ اپنی رحمت و کرم بے پایاں کے صدقے ان کی ضرور مدد فرمائے گا جیسا کہ قرآن کی آیات میں ذکر ہوا ہے اور یہ اچھی طرح واضح ہے کہ کسی بھی سرکش کافر، دشمن، منافق میں اس قدر طاقت نہیں کہ قدرت ربانی اور تائید ربانی سے مخالفت کر سکے۔ اس کی شان ہے۔ پس یہی مضمون یاد رکھنا چاہیئے اور اس کریم کے وعدوں پر مطمئن رہنا چاہیئے اور بس سا در باد۔ والسلام مع اکرام۔

(۱۱)

از امیر المومنین سید احمد بنام سلطان محمد رئیس پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد۔ بخدمت عمدہ اراکین۔ عالی مقام۔ قدوہ خوانین۔ ذوی الاحتشام رونق افزائے چار بالش حشمت۔ معرکہ پیرائے میادین صولت۔ سروار عظمت شعار۔ جلالت آثار۔ شوکت نشان۔ سردار سلطان محمد خان زاد اللہ اقبالہ و ضاعف جلالہ۔ و وفقہ اللہ لما یحب و یرضاہ اوصلہ اللہ الی غایۃ ما یتمناہ۔ بعد اہدای حسنہا تحف اہل اسلام یعنی گلدستہ ریاحین سلام وادعیہ از دیا مناصب کونین و مدارج دارین واضح ہو کہ آپ کا نامہ نامی احد رقیمہ گرامی اچھے وقت اور نیک ساعت میں پہنچا جو کہ محبت اور اتحاد کے جذبات پر مشتمل تھا اس سے بہت خوشی ہوئی۔ جو کچھ آپ نے محبت سے تحریر فرمایا ہے اس سے پرانی محبت ظاہر ہوتی ہے کہ این جانب اتحاد و اخلاص کا تعلق جو مدت سے طرفین میں قائم ہے دل سے نہ بھلائیں پس سچ تو یہ ہے کہ اس دن سے جب کہ آں حشمت مآب سے دار السلطنت کابل میں ملاقات ہوئی تھی اور دونوں میں دوستی اور اتحاد کا تعلق پیدا ہو گیا۔ اب تک کسی قسم کی خرابی اس میں نہیں آئی۔ اور ایسا واقعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش نہیں آیا جو ملال کا باعث ہوتا۔ پس دوستی کے قاعدوں کے مطابق یہ طریقہ لحاظ و رعایت کے قابل ہے لیکن حق تعالےٰ نے فقط اپنے کرم عمیم سے اس خاکسار کے دل کو ابتدائے عمر سے ایسا بنا دیا ہے کہ محبت اور عداوت کے بارہ میں ہر طرح کے تعلقات کو نظر انداز کر کے محض اپنی رضاً اور اپنے احکام کی اطاعت کے لیے چُن لیا ہے۔ پس میرا دوست وہی ہے جو رب العالمین کا دوست ہے اور میرا دشمن وہی ہے جو شرع مبین کے احکام کا دشمن ہے لہٰذا آن جناب کی خدمت عالی میں گزارش کی جاتی ہے کہ اگر اپنی دوستی کے تعلقات میں مع رعایت دین اللہ خوب کوشش فرمائیں تو ضروری طور پر آپ میرے محب ہوں گے بمقام محبوبیت حضرت رب العزت کے طریق کار کا طریقہ یہی ہے کہ احکام کی اطاعت ہو اور کلمہ اسلام۔ احیائے سنت سید الانام و استیصال کفار بد انجام۔ کل تعلقات ماسوٰی اللہ سے خواہ وہ دوستانہ اور رشتوں کے ہوں۔ خواہ سلطنت کے حصول اور مرتبہ کے خواہ۔ دولت اور حکمت حاصل کرنے پر منحصر ہوں اس معاملے میں ماسوائے اللہ سب چیزوں سے دست بردار ہونا چاہیے اور اپنے اخلاص منزل دل کو ذاتی اغراض اور نفسانی خواہش سے بمقابلہ اطاعت احکام ربانی پاک رکھنا چاہیے اگر خوب غور فرمائیں تو اس امر کا التزام سچے عابد کے لیے لازمی و تاکیدی ہے کہ اس کے سوا اصلی عبادت کا تعلق نفاق کے غبار سے صاف نہیں۔ لیکن ایسی آرزو اور امید رکھنا کہ مخلص عبادتوں کے حلقے بھی قائم رہیں اور شامل حال ہوں اور اپنے دل کو مذکورہ کدورتوں سے بھی پاک تر رکھیں۔ ایسا خیال کچا اور باطل وہم ہے۔ محال ہے جو کبھی عمل میں نہیں آسکتا۔

بموجب بیت:

ہم خدا خواہی و ہم دنیا دوں ! این خیال است و محال است جنوں

(خدا کو چاہنا اور حقیر دنیا سے بھی پیار رکھنا محض خیال ہے۔ وہم ہے ناممکن اور جنون ہے)

پس جب نفاق کے شائبہ تک سے ایمان خالص ہو جائے اور محض اللہ تعالےٰ کی اطاعت اپنا شعار بنا لیا جائے اسی وقت حضرت حق سے محبوبیت کا مقام مل سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥

مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا۔ قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دے جنھیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ خدا کو دوست رکھنے والے ہوں گے۔ مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا فرمائے اور وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا اور جاننے والا ہے۔ ۵: ۵۹۔ نیز فرمایا:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ٥ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ٥

(مسلمانو!) تمھارا رفیق و مددگار تو بس اللہ ہی ہے۔ اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور جس کسی نے اللہ کو۔ اس کے رسول کو ایمان والوں کو اپنا رفیق بنا رکھا تو بے شک ہے وہی حزب اللہ (اللہ کا گروہ) ہے غالب رہنے والا۔ ۵: ۶

نیز فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥

تو کوئی ایسی قوم نہ پائے گا جو اللہ پر یقین رکھتی ہو اور روز قیامت پر کہ وہ ایسوں سے دوستی کرے جو اللہ کے مخالف ہوں اور اس کے رسول کے۔ خواہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے۔ یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے۔ اُن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اُن کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کرے گا اُن کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ وہ ہیں حزب اللہ۔ سنتا ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار کثیر الاقتدار سیاستدان پر یہ معاملہ روشن ہوگیا ہوگا کہ این جانب اپنا وطن چھوڑ کر اور اہل و عیال و دوستوں وطنوں کو بھلا کر اس دور دراز سفر کی سختیاں اپنے پر گوارا کر کے لڑائی جھگڑے میں دن گزار رہے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے لیے اور اعلائے کلمۃ اللہ و احیائے سنت رسول اللہ کے لیے ہے۔ دنیا اور مافیہا کی کوئی خواہش ہرگز ہرگز شامل نہیں۔ چونکہ اس پاک دعوے کا نفسانیت سے علیحدہ ہونا انجناب کو یقیناً اور قطعاً معلوم ہے اس لیے دھرانے کی ضرورت نہیں۔ اس بنا پر یہ آپ کو یاد دلا کر اصلی مدعا بیان کرتا ہوں کہ اس ہنگامہ کے شروع میں پہلے کئی چند مرتبہ نیک مجاہدین کے لشکر نے کفار اشرار کے گروہ پر حملہ کر کے فتح پائی جو آپ کو بخوبی معلوم ہے۔ تکرار کی حاجت نہیں لیکن جس وقت سے پشاور کے سرداروں نے اتحاد اور امداد دین مبین اور احیائے سنت سید المرسلین اپنی تیاریوں کے ساتھ فقیر کے ساتھ شرکت کی ہے انھیں منحوس دنوں میں ایک طرح کی نحوست اہل اسلام کے لشکر میں پھیل گئی ہے اور طرح طرح کی سختیاں کلفت وغیرہ شروع ہوگئی ہے۔ این جانب بھی ایسی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے کہ ہوش و حواس بھی نہ رہے تھے۔ یہ بھی انجناب کو معلوم ہوا ہوگا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جس وقت غازیوں کے قافلے ہندوستان سے صرف امداد سنت سید الانام اور نصرت دین ملک علام دور دراز کی مسافت طے اور تکلیفیں اٹھا کر کچھ پہنچے ہیں۔ وہ جب بلدہ پشاور کے قریب آتے ہیں سردار اپنی قوت سے انھیں ستانے اور تکلیف دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے کبھی اُن پر چھاپے مارتے ہیں اور کبھی جنگ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ بالجملہ سردار مذکور دین اسلام سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھا ہے اور کفار کی شرکت اور مدد کرنے میں کوشش کرتا ہے اور ان کی حمایت دل سے کر رہا ہے پس ایسی حالت میں سردار پشاور نے اسلامی تعلقات توڑ دیئے ہیں اور غیروں کی طرح ہوگیا ہے۔ آپ اپنی دور اندیشانہ رائے دیں کہ آپ منبع ریاست و سیاست و معدن حشمت و دانائی ہیں۔ معاملہ کیا ہے۔ یہ زبان صدق ترجمان جناب ہدایت مآب افادات خواجہ عبدالخالق نقشبندی ہمت عالی فرماں روائی اور ملک گیری کے بارہ میں موضوع قرار پائی ہے اس بنا پر تحریر کیا جاتا ہے کہ اپنی پرانی محبت کے تقاضے سے اپنے مافی الضمیر سے دریغ نہ فرمائیں۔ زیادہ والسلام۔ مرقوم پنجشنبہ محرم ۱۲۴۳ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳)

مکتوب جوابی از امیر المومنین سید احمد صاحب بنام ملک فیض اللہ خان مہمند۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیکوتریں۔ ترانۂ عندلیب چمنستان سخن آرائی و بہتریں ترنم قمریان سروستان دانش پیرائی سپاس بے قیاس تقدس بارگاہے است اور انطباق کون ومکان و صفائح زمین و زمان از سمک تا سماک و از قعر و خاک تا اوج فلک الافلاک۔ منصۂ ظہور کمال قدرت سراپا ندرت اوست۔ حمد حکیم کہ ہر ذرہ از ذرات بیابان اور ہر ورقے از اوراق درختان آئینہ تماشا گاہ۔ بدائع جمال حکمت بے علت اوست۔ بعد از ادائے حمد آں احد خوش تریں کلامے کہ طوطیان شکر بیان سرآیند و زیبا تریں زیورے کہ ابکار عرائس افکار بداں ارائید۔ درود نامحدود بر عظم عرضہ وجود صاحب مقام محمود آئینہ دار جمال لم یزال۔ مظہر اوصاف ذوالجلال۔ مورد السلام حرص المومنین علے الاقتال و صلوات۔ متنالیات و تسلیمات۔ متوالیات بر سرور کائنات ملقب بالقاب سید المرسلین و رحمۃ اللعالمین مشرف بخطاب یاایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین (اے لوگو کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو)۔ و بر اہلبیت اطہار و صحابہ کبار کہ فرمانروایان اور نگ "قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دے جنھیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ خدا کو دوست رکھنے والے ہوں گے۔ مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ جس گروہ کو چاہے عطا فرمائے وہ بڑی وسعت رکھنے اور جاننے والا ہے۔ آیت قرآن مجید ۹ : ۵۹

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رَاغِبُونَ ۝

اور کہتے ہیں اللہ ہمارے لیے بس کرتا ہے۔ اللہ اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمائے گا اور اس کا رسول بھی۔ اللہ ہی ہمارا مقصود ہے۔

بعد از حمد و صلوٰۃ از امیر المومنین سید احمد بمطالعہ خان اخلاص نشان۔ توجہ عنان حشمت مآب۔ عظمت انتساب ملک فیض اللہ خان سلمہ اللہ الملک المنان۔ بعد از سلام مسنون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ جائے اور مخالفین کی طاقت بے انتہا ہو جائے لیکن اپنے مولا کی عظمت کے پہلو میں انھیں حقیر گھاس پھونس سے زیادہ نہیں سمجھتا اور نہ پایا۔ میں کسی طرح ان کی کوئی حقیقت خیال نہیں کرتا۔ فی الجملہ فرمانبردار بندہ ہوں۔ اور فتح و شکست سے کوئی کام نہیں۔ اہل دین کی امداد ذہن میں ہے۔ اور سرکشوں کو نیچا دکھانا پیش نظر ہے۔ ہر ایک تیر جو ترکش میں ہے اُسے اس موقع پر معرکہ میں پھینک دوں گا۔ اور ہر تدبیر کا مہرہ کہ دل سے نکلے گا اسے اس بازی میں استعمال کروں گا۔ ہر طرح کا فائدہ یا نقصان خواہ مجھے ملے یا کسی اور کو۔ خواہ سر پہ بہادری کا تاج ملے خواہ خلعت شہادت بدن پہ چسپت ہو۔

والسلام مع الاکرام۔ مورخہ ۷ محرم ۱۲۴۳ھ

(۱۴)

مکتوب از سید احمد صاحب امیر المومنین بنام حبیب اللہ خان صاحب پسر عظیم خان برادر دوست محمد خان والی کابل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بمطالعہ سلالہ خاندان عظمت و اجلال۔ نقارہ دودمان عزت و اقبال۔ مسند آرائے محافل سیاست و کیاست۔ معرکہ پیرائے میادین شجاعت و شہامت جلالت نشان سردار حبیب اللہ خاں زاد اقبالہ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ ہر چند جہاد قائم کرنا اور کفر و فساد مٹانا کل مسلمانوں کے ذمہ ہے لیکن مشاہیر پر بیعت واجب ہے۔ چنانچہ آں سردار کثیر التعداد کے والد صاحب کفار سے خوب مقابلہ کرتے رہے ہیں اور غازیوں کا لشکر اکٹھا کرنے میں نہایت تیز رہے ہیں۔ اُن کی بہادری کی شہرت دنیا میں دُور دُور تک پہنچی اور ان کے جاہ و جلال سے بہت سے ملکوں کو آگاہی ہوئی۔ آں خاں عظیم الشان نے اپنی ساری عمر اسی کام میں گزار دی اور اسی مشغلہ میں اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔ الحمد للہ کہ آں مبارک سردار کے خلف الرشید بھی بفضل تعالیٰ شجاعت و مردانگی کے معاملہ میں ضرب المثل ہیں۔ چنانچہ سخت معرکوں میں اُن کی بہادری اور اہم جنگوں میں بہادرانہ پیش پیش رہنا جنگجو لوگوں اور صاحب عزت اشخاص میں مشہور ہے لیکن بہت حیرت کا مقام ہے کہ ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے مسکین غریب بنابر اعلائے کلمہ رب العالمین و استیصال کفر و سرکشی بہت دور سے آکر آپ کے نزدیک کافروں اور گمراہوں سے جنگ شروع کریں اور ایمان اور اسلام کی بنیاد اور اور دین سید الانام کے رواج میں شب و روز کوشش کریں اور اُن عظیم خاندان کا سردار اور حشمت میں یگانہ باوجود کفار سے عداوت موروثی رکھنے اور فطرتی طور پہ جنگ و جدل میں نامور ہونے کے ہمارے شریک نہیں اور نصرت دین اور اعانت مجاہدین اور سرزنش سرکشان میں کچھ کوشش نہ فرمائیں حالانکہ ان حقائق سے آپ بخوبی واقف ہیں اور حالات سے تفصیل کے ساتھ آگاہ ہیں۔ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ اب تغافل اور تساہل کے خواب سے نکلنا چاہیے کہ آخر ایک دن حساب کتاب کے محکمہ حاضر ہونا ہے اور پھر اس موقع پر ٹھیک جواب نہ دے سکو گے۔ بمطابق کلام ہدائیت التیام :۔

ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم پیش ہوگا۔ لازمی بات ہے کہ آج ہی کل کے لیے تدابیر کی جائیں تاکہ ہدایت سے بھرپور آیت کے مصداق نہ ہوں۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا۔

اے پیغمبر تو کہہ دے۔ ہم تمھیں خبر دے دیں کون لوگ اپنے کاموں میں سب سے زیادہ نامراد ہوئے۔ وہ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں کھوگئیں اور وہ اسی دھوکے میں پڑے ہیں کہ بڑا اچھا کارخانہ بنا رہے ہیں۔ ۱۸ : ۱۰۴ اور اُس مقام پر کوئی چیز سوا اطاعت حق کے کام نہیں آئے گی اور جو کچھ مال۔ متاع۔ عزت۔ مرتبہ اس دار فانی میں حاصل کیا ہے وہ باقی رہنے والا نہیں۔ اگر اپنے اللہ کے حق کا کچھ تھوڑا سا بھی احساس ہے تو اس معاملے کو اچھی طرح سوچیں اور رب العباد کی حکم برداری پر تیار ہوں اور بہادرانہ طور پہ جلد مجاہدین میں شامل ہو جائیں۔ اس میں ہرگز سستی اور غفلت نہ کریں کیوں کہ موت کا فرشتہ ناگہاں آجاتا ہے اور تمام راحت و آرام رخصت ہو جاتی ہے۔ آپ کو اللہ تعالے ہدایت نصیب کرے اور ہمارے ذمہ صرف گزارش کرنا ہے۔ باقی تفصیل حامل مراسلہ ہذا کی زبانی معلوم اور واضح ہو جائے گی صاحب قدیمی محب اور سچے مخلص این جانب کے اور جو کچھ بیان فرمائیں اس کو سچ اور مصلحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھیں اور اسی پر عمل فرمائیں تاکہ سعادت دارین اور دونوں جہانوں کی برکت کا باعث ہو۔
زیادہ والسلام مع الاکرام۔

از پنجتار - مورخہ ۹ محرم ۱۲۴۳ھ

(۱۵)

از امیر المومنین سید احمد بنام حاجی کاکڑ کہ از اعظم ملازماں و عمدہ مصاحبان دوست محمد خان ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بمطالعہ خان عالی شان۔ رفیع المکان جلالت نشان عظمت منزلت۔ حاجی خان کاکڑ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ چونکہ حق تعالیٰ نے اپنے کرم عمیم سے آنجناب بلند قدر کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں اور زمانے کے معززین اور مقبلوں میں رکھا ہے اور ہنر مند لوگوں مثلاً پختہ کار۔ روشن خیال۔ لطافت ذہن۔ خوبی بیان اور دقت۔ دانشمندی۔ اور معرکوں میں نہایت بہادری آپ کو عطا کئے فرمائے ہیں۔ اور عالی جاہ ان تمام قسم کے ہنروں سے اب تک مال و دولت اور مرتبے حاصل کرنے میں مصروف ہیں اور اعلےٰ مرتبہ حاصل کر چکے ہیں چنانچہ ہم عصر سردار اور اراکین ملاقات اور مصاحبت کو غنیمت شمار کرتے ہیں اور ملکی اور ملک گیری کے معاملے میں مشورہ ضرور حاصل کرتے ہیں۔ لازمی ہے کہ کچھ مالک حقیقی اور سچے منعم کے حقوق بھی پہچانے جائیں اور اس کا تشکر بہت جلد ادا کیا جائے۔ یہ پختہ رائے اور روشن ذہن اور بہادری اور عظمت احیائے شرع مبین کی امداد اور دشمنوں کو زک دینے کے بارے میں خرچ کی جائے۔ جس طرح کہ معزز سرداروں کو مختلف مشوروں سے امداد دی ہے اسی طرح اب ان کو اس اعلےٰ رکن یعنی نصرت دین اور استیصال سرکش و کفار اور مجاہدین کے لشکروں کی پرورش پر ابھارنا چاہیے تاکہ جیسے اس جہان فانی کی مختلف راحتوں میں بسر کی۔ ہے ویسی ہی ابدی دولت بھی ہاتھ آئے۔

جب کہ اسلام کا دعوےٰ ہے اور محمدیوں میں سے اپنے کو شمار کرتے ہو لازم ہے کہ دین محمدی کی تائید میں انتہائی کوشش بھی بجا لائی جائے۔ غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کو کام میں لانا چاہیے اور رب الارباب کی رضا جوئی میں مضبوط ہوں کہ یہی وقت ہے اور جو وقت ہاتھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکل جائے وہ پھر ہاتھ نہیں آتا۔ علاوہ تاکید اور اس بارہ میں کیا لکھا جائے والسلام مع الاکرام۔

(۱۶)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد صاحب بجواب مکتوب نواب احمد علی خان رامپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلے القاب حشمت مآب، شوکت انساب، محامد اکتساب نواب احمد علی خان صاحب زاد اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ گرامی نامہ مشتمل بر مدارج اتحاد و اخلاص و مدارج مؤدت و اختصاص نے آنے کی عزت بخشی۔ تعلق دوستی اور مؤدت کے رشتے کو زیادہ پائیدار بنایا۔ آنکھوں کو پرنور اور دل کو سرور بخشا۔ بموجب تحریر کہ بخدمت بابرکت جناب ہدایت مآب، افادت انساب مقرب بارگاہ رب قوی مولانا سید حیدر علی صاحب معاملہ مسنونہ بجا لائے۔ خوشی کی افزائش کا باعث ہوا۔ الحمد للہ حق تعالےٰ نے اپنے کرم سے آں حشمت مآب کو اس کی توفیق بخشی اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ جس مخلص مومن نے پاک نیت سے اس معاملہ کو شروع کیا ہدایت کے دروازے اس پر کھل گئے پوری امید ہے کہ حق تعالےٰ اپنے کرم عمیم سے بہ برکت اس سنت کے بندگان خاص اور مقبولوں میں شامل فرمائے گا۔

یہاں کے حالات رب العزت کے کرم سے اس طرح ہیں کہ سچے قادر اور مالک حقیقی نے اس عاجز خاکسار اور ناچیز ذرہ کو محض اپنے کرم سے ایسا سرفراز کیا کہ اپنی ذات کی محبت کے سوا اور سب کی محبت بھلا دی اور صرف اپنی رضا کی تحصیل اس ضعیف کا قبلہ ہمت بنا دیا اس نے اپنی ذات پاک سے اس فقیر کی پرورش فرمائی۔ نعمت عظمےٰ کا شکریہ بجناب آں معبود کون سے اعضاء سے ادا ہو سکتا ہے اور زبان میں اتنی طاقت کہاں کہ اس عطیہ کبرےٰ کی حمد بیان کر سکے۔ بموجب بیت: اگر ہر بن موئے باصد زبان۔ کند شکر این نعمتش بیان بہ تحریر الفاظہا بے شمارہ۔ بنا شد یکے از ہزاراں ہزار۔ (اگر ہر ایک بال کی جڑ زبان بن کر نعمتوں کا شکر کرے تو ہزار ہا نعمتوں میں سے ایک نعمت کا بیان مشکل ہے۔ بالجملہ اخلاص کی برکت سے اپنے بندوں کے دل اس حد تک اس فقیر کے لیے مسخر کر دیئے ہیں کہ تحریر و تقریر سے بیان نہیں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ودعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ یہاں کے احوال رب معبود کے کرم سے تادم تحریر محبت نامہ لائق حمد و شکر ہے۔ گرامی نامہ مشتمل بر اظہار دوستی و اخلاص وغیرہ پہنچا۔ بے حد خوشی ہوئی۔ محبت کے مضامین بلیغ عبارات اور حال نامہ سے معلوم ہوئے۔ اور کچھ حکیمانہ باتیں آپ کی قلم سے کاغذ پر درج کی گئیں تھیں جواباً اُن کی تصریح و تشریح کی جاتی ہے۔ جو کچھ آپ نے تشریف نہ لانے کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ بغیر سرداروں کی اجازت کے جو اس وقت صاحب اختیار ہیں۔ یہ سعادت غلام کو حاصل نہیں ہو سکتی، حقیقت یہ ہے کہ آں مکرم کو محض مومنوں کی شرکت اور مجاہدوں کی امداد۔ مشورہ و تدبیر اس عظیم مہم کو آپ کی مبارک شرکت کے لیے ترغیب دی تھی۔ پس اگر سرداروں کی فرمانبرداری بہ نسبت حمیت دین اور حمایت شرع کے اپنے پر زیادہ واجب سمجھ لیا ہے اور اس کو عیب تصور نہیں کیا جاتا اور کچھ کوشش اس زمن میں نہیں کی جاتی تو بحکم کل حزب بما لدیہم فرحون (ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس پہ خوش ہے) خوش رہو۔ اور جو کچھ آپ کے تشریف لانے کے متعلق لکھا گیا تھا اگر ملاقات ہو اور کبھی تو ہو گی ایک خط سرداروں کو روانہ کریں اور اس کے حاشیے پر محکوموں کو طلب کرنے کے لیے لکھ دیں کہ اطلاع پاتے ہی حاضر ہو جائیں۔ حالت یہ ہے کہ کسی شخص کو مہمات کو سرانجام دینے کے لیے بلانا ضروری نہیں ہوتا کیوں کہ اقامت جہاد جو کفار کے مقابلہ کے لیے ہو محض اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھتا ہوں اور مطابق وعدہ قرآن مجید ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ (اور جس کسی نے اللہ پر توکل کیا تو یہی اس کی خاطر جمع کرنے کے لیے ہے) حل مشکلات کے لیے خداوند تعالیٰ کرم فرمانے والے سے اُمیدوار ہوں ہر چند کہ عاجز وغیرہ ہوں لیکن رب العالمین کے جلال کے مقابلے میں اہل دنیا کی شان و شوکت کو کچھ نہیں سمجھتا۔ لیکن چونکہ اعلام عام بخدمت اہل اسلام فرض ضروری ہے اور بہت سی ہدایت آمیز باتیں جو تحریر نہیں ہو سکتیں تقریر کے ذریعے اچھی طرح واضح ہو جاتی ہیں اسی بنا پر ملاقات کی درخواست کی تھی۔ ہرگز ہرگز معاندت کا راستہ نہ اختیار کیا۔ اگر آمنے سامنے بات چیت کرنی ناممکن ہوئی پس اصلی اعلام لکھ کر جناب کو سنا دیا گیا۔ اور مضمون آیت بیش ہدایت بیان کر دیا گیا "وحرض المومنین علی القتال (مسلمانوں کو جنگ کرنے کا شوق دلا) بیان کر دیا گیا اور جو کہ تعلیم کے موقع پر نرم کلامی بات چیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رکھنا بہت سمجھدار۔ نَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی ۔ ۲۰ - ۴۳
نرمی سے بات کرنا۔ ہو سکتا ہے وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے) سے استشہاد فرمایا گیا ہے۔
پس یہ ضعیف کج مج بیان غربا کے ساتھ گفتگو میں بھی امیروں کا سا ڈھنگ نہیں برتتا بلکہ اس کو اخلاق سے بعید اور بُری عادت سمجھتا ہوں اور ایسا مذموم فعل کیوں کروں کہ کسی کے ساتھ ذاتی عداوت اور رنجش نہیں رکھتا بلکہ اتنی سی آرزو ہے کہ ہر ایک شناسا اور بیگانے کو اور بزرگ اور کمزور کو حق کی طرف بلاؤں اور اطاعت مالک مطلق کی ہدایت کروں۔ اگر کسی نے اچھی طرح سنا۔ خاص بندوں اور مخصوص مقبولوں میں شمار ہوا اگر پہلو تہی کی حسرت اور ندامت سے دو چار ہوا نہ اُس کا نفع مجھے ملتا ہے اور نہ اس کی خرابی مجھ پہ اثر کر سکتی ہے کہ اُس کا شکر کروں اور اس دوسرے گروہ کی شکایت کروں اور جو کچھ اعلیٰ سرداروں سے بطور ربط اور دوستی کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے کہ گزشتہ دنوں کے خلاف اُن سے خط و کتابت وغیرہ کرنی چاہیئے۔
آپ کے ہمدرد دل پہ واضح ہو کہ سردار سلطان محمد خان اور سردار سعید محمد خان سے سلسلہ رسل و رسائل موجود ہے۔ اُن کو وہ یہاں سے سب جواب پاتے ہیں (یعنی خطوں کا جواب دیا جاتا ہے) بلکہ اگر طرفین کے خطوط شمار کیے جائیں تو ایں جانب کے خطوط زیادہ ہوں گے چنانچہ حال میں انھوں نے ایک خوشی کا خط روانہ کیا تھا اس کا جواب تحریر کر دیا گیا۔ پھر جب کہ مدتوں تک خط و کتابت نہ ہو سکی دوسرا خط جواب کی طلب میں روانہ کر دیا گیا۔ لیکن سردار یار محمد خان اور سردار پیر محمد خان بالکل ادھر توجہ نہیں دیتے اور چاہتے ہیں کہ میری طرف سے ابتدا ہو حالانکہ یہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے کہ کسی شخصیت سے زاری اور آس نہیں رکھتا کہ رابطہ محبت کی مضبوطی کے لیے طاقت سے بڑھ کر کوشش کروں۔ ہاں اعلام جس کو بہت اختیارات رکھنے والے سرداروں تک پہنچانا مقصد تھا خطوط کے ذریعہ مشتمل بر ترغیب اور خوف کئی کئی مرتبہ تحریر کیے بجا لیکہ وہ بلدہ پشاور میں رہتے ہوں گے خط لکھنے میں سستی فرماتے ہیں۔ پس ہم فقیروں میں کہاں طاقت ہے کہ ان پہاڑوں میں جہاں سامان کتابت دستیاب نہیں ہوتا لمبے چوڑے خطوط تحریر کیے جا سکیں۔ جو کچھ بیان سرداروں کی شکایت میں تحریر فرمایا ہے آں حشمت مآب اُسے خاص محفل میں فرمائیں کہ ہماری حالت اس مشہور مثل کہ محبت بربادِ گناہ لازم جیسی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ظاہر ہے کہ اگر سردار صاحبان محض فی سبیل اللہ خدمت دین اور اس کمزور بندہ خدا کی امداد و حمایت بروئے شرع مبین امداد مجاہدین میں سرگرمی دکھانے پر کمر باندھی ہے تو پس فی الحقیقت یہ خدمت دین رب قدیر ہے نہ کہ اس فقیر کی خدمت ان پر لازم ہے کہ اس نعمت عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ کا شکر بارگہ خداوندی بجا لائیں اور کسی مخلوق کی گردن پر اپنی نیکیوں کا بوجھ نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔

تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوئے۔ تو کہہ کہ مجھ پر احسان نہ رکھو اپنے اسلام قبول کرنے کا بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی راہ دکھلائی اگر سچ کہو۔ ۴۹ : ۱۷

اگر مجھ بندہ کی خدمت اللہ کے سوا کسی اور مقصد کے لیے کی جائے تو ایسا کرنا سراسر باطل ہے اور خیر سے خالی۔ جو تعلق غیر دینی ہو بالکل عبث خیال ہے اور دین کے علاوہ جو بات بھی ہے وہ نکبت اور وبال کا باعث ہے۔ میں ان میں سے نہیں ہوں کہ ان فرضی تعلقات کی قدر کروں۔ اور بے ہودہ چاپلوسی سے خوش ہو جاؤں بلکہ میں ایسا ہوں کہ میرا صاف سینہ بالخصوص صلح و جنگ کے معاملات میں ایک حالت پر ہے اور دورنگی سے بیزار ہوں اور غیر حق کی حمایت سے بچتا ہوں۔ عاجز اور خاکسار ہوں اور عبودیت شعار بندہ ہوں اللہ کے سوا کسی اور کی امداد کو ننگ و عار سمجھتا ہوں اور غیر حق پھول کی پتی کو بھی کانٹا اور پتھر تصور کرتا ہوں جو شخص مجھ سے اتحاد رکھنا چاہیے اور رابطہ اخلاص بھی تو اس کے لیے لازمی ہے کہ خالص عبودیت کے رنگ سے رنگین ہو اور متانت سے بھاری بھر کم ہو کر رفیق بنے۔ اور باشی سے پرہیز کرے۔ جو چاہے کہ حق سے تعلق توڑ کر مجھ سے رشتہ جوڑے اور میرے آقا کی مخالفت کرے اور کفار نابکار اور بندہ عبودیت شعار کو ایک لڑی میں اکٹھا کرے بس یہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا کیونکہ میں محض پروردگار کا بندہ ہوں۔ کسی چھوٹے بڑے کا نہیں۔ ہاں اگر سرداران ممدوح رب العالمین کی عبودیت کیش بندے بن جائیں اور دین مبین کے خیراندیش ہوا خواہوں پس سرداران کرام کو بھی ضرور قابل تعظیم و عزت سمجھوں اور ان کی خدمت جان و دل سے کروں۔ پس میں کسی امیر، غریب سے ذاتی عداوت نہیں رکھتا اور کسی بات کو جو مجھ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت رکھتی ہو انھیں خطا کار نہیں سمجھتا کہ وہ اس بات کی شکایت کریں اور گلہ کا اظہار کریں ہاں جو کوئی بھی پروردگار کے حقوق سے غافل ہے اور دین سیدالابرار سے خاذل وہی گناہ گار ہے۔ ظالم اور ستمگار ہے۔ اب وہ خواہ اس معاملہ کو لطف وجودت ظاہر کرے۔ خواہ سختی اور عداوت کا راستہ اختیار کرے۔ اور جو کہ خاتمہ محبت نامہ میں دوسرے خط دوستانہ رنگ کے یہ بیت حافظ شیرازی لکھی گئی ہے۔ مصلحت نیست کہ از پردہ بیرون افتد راز۔ ورنہ محفل رندان خبرے نیست کہ نیست (مصلحتاً معاملہ پردہ میں رکھا گیا ہے ورنہ سبھی کو معلوم ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔

جناب پر واضح ہو کہ خفیہ ارادے سے مراد بلدہ شہر پر چڑھائی کرنا ہے۔ دوسرے ہندوستانی مجاہدین میں سے منافق اور دشمنوں اور تفرقہ اندازوں کا صفایا۔ یہ معاملہ ہرگز مخفی راز نہیں بلکہ ملا میر عالم اخوندزادہ وکیل سردار سلطان محمد خان کے سامنے کھلا کھا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ ہاں مدت مقرر نہیں کی کہ کس وقت اس مہم کو سرانجام دیا جائے گا اور کونسی گھڑی اس عبادت میں صرف کی جائے گی۔ کیوں کہ ہر ایک کام قادر مطلق کے اختیار میں ہے۔ مجملاً ارادہ ہے اور اس کو پورا کرنے میں مرادیں پوری کرنے والے پروردگار سے امیدوار ہوں۔ پس انجناب کو اس کھلی خبر کی اطلاع ہونا کوئی خاص ناممکن بات نہیں۔ بموجب :۔

نہاں کے ماند رازے کزو سازند محفلہا۔

مخلصوں کی مصروفیتیں چھپی نہیں رہتیں۔ اور اگر مراد خفیہ راز ہم عاجز فقیروں کا حال ہو کہ باوجود اس بے سروسامانی اور کمزوری وغیرہ بڑے بڑے امیروں کے مقابلے پر تیار ہیں اور ذی عزت اور دولت مندوں سے لڑنے میں بے باک۔ پس جاننا چاہیے کہ ہر چند ہم بے سروسامان فقیر ہیں اور اس کے وعدے پر مطمئن اور خوش ہیں اور اس کی اطاعت میں کامیاب اور کامران ہیں ہدایت کافی ہے برائے ہدایت: كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ۔ کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو حکم الٰہی سے بڑی جماعتوں پر غالب آگئیں۔ ۲-۲۵۰ اس پر پختہ اعتماد ہے اور مضمون لطف سے مملو وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ جو کوئی اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔ ۶۵ : ۳ فطری توکل ہے۔ مخالفوں کا زور اگر ہزاروں گنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ وطن مالوف سے اٹھ کر محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی راہ میں اس اعلیٰ رکن کے قیام میں یعنی نصرت دین رب العالمین کے تیار ہوا اس عاجز خاکسار کے حالات متواتر خبروں سے سردار کثیر الاقتدار خوب واقف ہو گئے ہوں گے کہ جو کچھ داعیہ دشمنان دین کے استیصال کا اس ضعیف کے دل میں مرکوز ہے دراصل اور مطلق کسی دنیاوی غرض مثل تحصیل مال و دولت

یا عزت و شان یا شہر و دیہات پر قبضہ کرنا وغیرہ شامل نہیں بلکہ سوائے کلمہ دین و احیائے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی غرض درمیان میں نہیں اس صورت حال میں ہر سچے پکے اعتقاد رکھنے والے مومن اور پورے فرماں بردار مسلمان کے لیے ارزانی ہے کہ رب ذوالجلال کے دین کی امداد کے بارہ میں کسی قسم کی کمی جان و مال خرچ کرنے میں عذر نہ کرے اور ہرگز ہرگز اس امر سے پہلو تہی نہ کرے کیوں کہ رب الارباب کے حضور میں حساب کتاب کا محاسبہ در پیش ہے۔ ضروری ہے کہ اس مقام پر بمقتضائے آیت کریمہ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝ پھر اس دن تم سے آرام کی حقیقت پوچھیں گے۔ ۱۰۲ ۔ ۰۰۰۸

نعمتوں اور مال و سامان اور وجاہت کا شکریہ کرنا پڑے گا اور رب العالمین کے احکام ماننے کے بارہ میں جو سستی اور غفلت کی جاتی ہے اس کی پرسش کی جائے گی۔ پھر کس منہ سے جوابدہی کی جائے گی۔ بالجملہ اگر یہ کمزور جان اور سست نہاد اور جلد خرچ ہو جانے والے مال اور ناپائیدار سامان اور ذلت میں تبدیل ہو جانے والی شان و شوکت اگر رب العزت کی راہ میں خرچ نہ کیے جائیں تو صرف خیال باطل بلکہ وبال اور بدنصیبی کا باعث ہیں۔ علاوہ بریں جو چیز خدا کی راہ میں خرچ کی جاتی ہے وہ درحقیقت ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس کا نفع دنیا میں اور فائدہ آخرت میں اور دنیا میں بڑا اجر اور نیک نامی بھائیوں اور ہم عصروں میں ایسی حاصل ہوتی ہے کہ وہ خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ کہ اس کا اندازہ ہو سکے۔ اس لیے خدمت عالی میں تحریر کیا جاتا ہے کہ ہر چند مجاہدین کے ساتھ شرکت بظاہر دشوار دکھائی دیتی ہے لیکن بمقتضائے آیت کریمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ۔ اے ایمان والو ہیں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تمھیں ایک دردناک عذاب سے بچائے۔ ۶۱۔۰۰۰۱۱ ایک طرح کی سوداگری ہے کہ اس کا فائدہ کونین کی راحت اور دارین کی سعادت اور بارگاہ رب العالمین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سید المرسلین کی جناب میں سرخروئی۔ عزت و وجاہت و مملکت و امارت ہاتھ آنا اور ملکوں پر تسلط ہونا اور رعب و جلال حاصل ہونا ہے۔ کفار بدانجام کی دولت میں سے۔ پس اگر اپنے نفس کو تھوڑی سی تکلیف دے لیں تو اس کے بدلے میں دنیا اور عقبیٰ کی راحتیں نصیب ہوں۔ لیکن اتنا لازمی ہے کہ مردانہ وار اس معرکہ میں شامل ہوں اور یکسو ہو کر سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی مخصمہ نہ رکھیں اور نہ کسی سے خوف رکھیں اور زمرہ مجاہدین میں منتقی ہو جائیں۔

یُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں کہ ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کھاتے ۵: ۵۱۔ غرض یہ کہ اقامت جہاد اور فساد و بغاوت کا استیصال رب الارباب کے اعلےٰ حاکموں میں سے ہے کہ کوئی عبادت اور اطاعت اس کی برابری نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔ مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور بیٹھے رہتے ہیں وہ اُن لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر باعتبار درجہ کے فضیلت دی ہے اور خدا کا وعدہ نیک سب کے لیے ہے۔ ۴: ۹۷ اس بنا پر یہ ضعیف اللہ تعالےٰ کے کرم اور قدرت کامل سے اس عبادت بزرگ اور عظیم الشان سعادت کے ادا کرنے کے لیے خود بھی تیار ہوا اور جماہیر مومنین اور مشاہیر مسلمین میں منادی کرا دی۔ چنانچہ ایک بڑی جماعت نے اُن میں سے مجاہدین کی شرکت اختیار کر لی اور اہل کفر اور گمراہوں سے معرکوں میں بڑی بہادری سے جنگ کی۔ لیکن انھی حالات میں ایک عجیب معاملہ درپیش ہو گیا کہ پشاوری سرداروں نے اپنی جبلی عادت کے مطابق کہ ہر ایک حسد و نفاق پیشہ ہے اس کام میں بھی دخل دیا اور ملا وہ [illegible] اسلامی لشکریوں کو نقصان پہنچایا لیکن الحمد للہ کہ اُن کے قبیح افعال کی نکبت اور وبال انھی کے شامل حال ہو گیا اور کسی طرح کی تکلیف اہل ایمان کو نہیں ہوئی چنانچہ صوات اور بنیر وغیرہ کے مومنین پھر اقامت جہاد اور کفر و فساد کے ازالہ کے لیے تیار ہو گئے لیکن مذکورہ منافقین ابھی تک بد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمالیوں سے باز نہیں آتے اور اُن سے بدسلوکی میں نفاق پورا پورا برتتے ہیں۔اس صورت حال میں ان منافقوں سے بھی جہاد واجب ہوگیا ہے۔اس بنا پر اس ضعیف نے مع مومنین اور دوستوں کے بلدہ پشاور اور اس کے آس پاس کے علاقہ کو منافقوں کی نجاست سے پاک کرنے کا پختہ ارادہ کر کے موضع پنجتار تک پہنچ گئے۔اور حضرت مالک ادیان یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہم پر لازم ہوگیا ہے کہ کفار اور منافقین سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں اور جہاں تک ہو سکے اُن پر سختی کریں۔قدرت اور طاقت الٰہی پر اعتماد کر کے اور دعائے ماثورہ پر پورا یقین رکھتے ہوئے اور اُسے اپنی زبان پر جاری کرتے ہوئے بلدہ مذکورہ کی طرف متوجہ ہوئے۔حق تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے فتح عطا فرمائے۔ہر چند ہم ضعیف مال و اسباب نہیں رکھتے لیکن بمقتضائے آیت کریمہ کَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةًۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ۔کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر حکم الٰہی سے غالب آگئیں ۲ : ۲۵۰ اور مطابق حکم مالک بے چون و چرا اور بادشاہ حقیقی در باب استیصال سرکش کفار اور فرومایہ منافقین اپنی بساط کے مطابق کوشش کر رہا ہے اور آئندہ پورا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ؎

اوست مالک ہرچہ خواہد آں کند ؛ عالمے را در دمے ویراں کند

" وہی مالک ہے جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔اگر چاہے تو ایک دنیا کو یک لخت اجاڑ دے۔

ایسی حالت میں اُن حشمت مآب کو لازم ہے کہ غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کو کام میں لا کر اِنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجَاهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ : بے شک مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

پھر غور فرمائیں کہ جہاد کیے بغیر خالی ایمان اعتبار کے درجے بہت پست ہیں۔ہر چند اُن حشمت مآب کا نفس نفیس خود اس معاملہ میں شرکت کرنا ناممکن نہیں معلوم ہوتا لیکن اپنے رشتہ داروں اور پیروی کرنے والوں کو روانہ کرنا تو بالکل ممکن ہے۔پس لازم ہے کہ جس وقت فوج پنجتار سے کوچ کرے آپ اپنا لشکر مجاہدین کے ملا دیں۔باقی حالات زبانی حافظ غلام ربانی و عنایات رحمانی کے لائق اور بارگاہ الٰہی میں مقبول حافظ اعظم شاہ بیان کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ممدوح ایں جانب کے سچے دوستوں اور دین اسلام کے خیر خواہوں میں سے ہیں۔

(۲۰)

بنام احمد خان بن لشکر خان۔ کمال زئی متوسل دمعتمد یار محمد خان۔ رئیس پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بطالع خان والا مناصب عالی مراتب۔ کثیر المناقب۔

عظمت نشاں رفیع المکاں احمد خان سلمہ اللہ تعالےٰ۔

سلام ودعا کے بعد واضح ہو کہ گرامی نامہ مشتمل بر مراتب محبت واخلاص پہنچا۔ جو بہت سی خوشیوں کا باعث ہوا۔ حق جل شانہ اپنی رحمت سے اس دوستی کے مدارج بوجہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی معزز اولاد کے ساتھ فی سبیل اللہ ہے آئے دن بڑھائے اور آں عالی جاہ نے جو کچھ اعلائے دین رب العزت سے بہت ہی رغبت اور شوق کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے وہ سب کچھ حمیت اسلامی اور غیرت ایمانی کی پیداوار ہے۔ بخدا کہ یہ سب عزت وشان۔ حکومت۔ آرام اور راحت ایک دن ضرور ختم ہونے والی اور چھوڑ دینے کی چیزیں ہیں اور حشر کے دن حساب کتاب کے لیے اللہ تعالےٰ کے حضور میں پیش ہونا ضروری ہے اور اس ہیبت ناک مقام پہ سوائے ایمان اور اسلام کے اور کوئی شے کام نہیں آئے گی۔ قبر کے اندھیرے اور صراط میں نور اخلاص کے سوا اور کوئی شے روشنی والی نہیں۔

دائم نہ علم نہ عمر افزا شتنی است — ویں تخم طرب نہ ہمیشہ کاشتنی است

ایں داشتنی را ہمہ بگزاشتنی است — جز ذرہ دردت کہ نگداشتنی است

مطلب یہ ہے کہ اگر دنیاوی نعمتوں کو آج راہ مولا میں خود خرچ نہیں کیا ضروری طور پر کل عزرائیل زور سے زبردستی چھین لیں گے۔ پس بہتر یہ ہی ہے کہ خوشی اور رغبت سے اپنی جان اور مال راہ خدا میں صرف کر دیں اور سعادت دارین کے وصول کرنے کا وسیلہ حاصل کر لیں اور ایمان کی تکمیل ظلم کی سرکش اور کافروں سے جنگ وجدل کے بغیر نہیں ہوتی۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا اور خداوند کرم فرما کی عنایات کی کیفیت دیکھنے کے قابل ہے۔ اس کی حقیقت اچھی طرح دیکھنے سے ظاہر ہوسکتی ہے کہنے سے نہیں۔ اگر ایں جانب کا مشاہدہ فرمائیں تو ضرور تعجب ہو۔ ہر چند غیرت ایمانی وحمیت اسلامی کا اقتضأ عام مسلمین کے لیے عموماً اور ان کے حاکموں کے لیے خصوصاً یہ ہی ہے کہ اس معرکہ میں جان ومال کے ساتھ حاضر ہوں اور سلک "الذین جاہدوا باموالہم وانفسہم" میں منسلک ہوجائیں۔

لیکن آں والا منزلت کا حرکت میں آنا ان دنوں بہت سی برائیوں کا باعث ہوگا۔ اس بنا پر تحریر کیا جاتا ہے کہ نفس نفیس قیام فرمائیں اور سب دوستوں اور مخلصین کو ترغیب دیں اور جو یہاں آنے کا ارادہ کریں ان کی مالی امداد فرمائیں۔ خصوصاً ایسے اشخاص کی جو دیانت اور پرہیزگاری سے موصوف ہوں اور علم وجاہت میں مشہور (جیسے کہ فضائل کمالات اکتساب محامد انتساب مولوی غلام جیلانی صاحب اور دیگر آں کی مانند) کہ آں کی طرف عنان توجہ ضروری ہے۔ اور جو مضامین انتہائی دوستی اور محبت کے گرامی نامے میں درج ہیں۔ یہ محبت از بسکہ خدا واسطے ہے۔ حق تعالے اپنی ذات پاک سے ان کے بدلے دنیا اور آخرت میں عطا کرے گا۔ انشاء اللہ سعادت آخرت اور موجب نزول برکات دنیوی کا اس درجہ باعث ہوں گے کہ انسانی ورتمناؤں کا بلند پرواز سی مرغ بھی اپنی بلندی تک نہیں پہنچتا۔ اور کسی انسان کے دل میں ایسا مرتبہ حاصل کرنے کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا۔ حضرت رب العالمین کے حضور میں اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے اس قدر عزت اور مقبولیت کے مناصب ہوں گے کہ تمام دوست اور ہم عصر رشک کریں گے۔ زیادہ والسلام۔ مع اکرام

(۱۷)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد صاحب بنام مولوی حیدر علی رامپوری۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت سراپا برکت مولوی صاحب معدن علوم ومنبع مفہوم مورد فیوض ربانی مخزن اسرار رحمانی۔ حامی انوار سنت شہبا۔ حامی آثار بدعت ظلمأ۔ ہدایت مآب۔ کمالات اکتساب مقرب بارگاہ رب قوی مولانا سید حیدر علی مد اللہ ظلال افاضہ علی رؤس المستفیضین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی یوم الدین آمین ۔ یارب العالمین بعداز سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ مولوی محمد علی صاحب کے تشریف لانے سے دل کو بہت خوشی ہوئی۔ اس ضعیف پر خوشی کے دروازے کھل گئے۔ خاص کر جب آنجناب مقبول خداوند خلاق بیان کی زبانی سے مسرت افزا خبریں آں جناب کے بارے میں کہ آپ نے جماہیر مومنین کو عموماً اور مشہور رئیسوں کو خصوصاً مجاہدین کی امداد میں خصوصاً اور سرکش کفار کے دفعیہ کی عموماً ترغیب دی ہے سنیں۔ خوشی اور زیادہ ہوئی۔ حق جل شانہ' اپنے کرم سے خود اس ضعیف اور آں ہدایت مآب جناب بلکہ اپنے کل بندوں کو ہمیشہ ہمیشہ اس کام میں لگائے رکھے اور تمام سچے مسلمانوں کے دلوں کو جو کہ پُر خلوص ہیں اعلائے کلمہ رب العالمین اور احیائے سنت المرسلین کی تمنا سے پُر رکھے۔ (آمین یارب العباد) اور یہاں کے حالات اللہ تعالےٰ کے کرم سے سراسر حمد و ثنا کے مستوجب ہیں کہ ہزاروں آدمی بلکہ اہل اسلام کے جماہیر (یہاں کے اور قرب و جوار کے رہنے والے) جہاد کو قائم کرنے اور کفر و فساد کے ازالہ کے لیے اس ناچیز خاکسار کی رفاقت محض قدرتِ خداوندی سے اختیار کر چکے ہیں اور رب ذوالجلال کی رضا حاصل کرنے کے لیے جان و مال خرچ کرنے پر مستعد ہو گئے ہیں۔ سبحان اللہ کہ رب قدیر کی تسخیری طاقت سے قوم آفریدی و مہمند و خلیل و یوسف زئی کے سرداروں نے جو مدتوں سے بڑے بڑے بادشاہوں سے باغی تھے اور تکبر پیشہ تھے اس بندۂ عاجز کی اطاعت و ریاست قبول کر لی ہے اور اتنے خوش ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ آپ کی تفریح اور دلچسپی کے لیے چند مجمل باتیں تحریر کر دی ہیں ورنہ یہاں کے حالات دیکھنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ بیان نہیں ہو سکتے کہ اُن کے بیان سے میں خود بھی قاصر ہوں اور دوسروں کا کیا کہوں اس نعمت عظمےٰ کی حمد اس بارہ میں جو سراسر قابل ستائش ہے کس زبان سے کروں اور اس عطیہ کبریٰ کا شکر سچے معبود کی درگاہ میں کس دل اور جسم سے بجالاؤں! آبیات:

کرا باشد آں فکر ہائے غریق ؎ کہ غوطہ دریں بحر ہائے عمیق

نظر چوں کنم در نعمتہائے تو! ؎ تعجب کنم از کرمہائے تو

ترا حمد گویم بصد احترام ؎ کلام بریں ختم شُد والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)

از امیر المومنین سید احمد بنام مولوی غلام جیلانی صاحب رامپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت فیض درجت جناب ہدایت مآب کمالات انتساب مورد فیض رحمانی مہبط انوار ربانی مخدومی و مولوی غلام جیلانی بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ محبت آمیز گرامی نامہ جو نہایت ہی رغبت اور تاکید عزیمت اور کمال مراتب شوق بہ امداد رب خلاق اور شمولیت مجاہدین و استیصال سرکش کفار پر مشتمل ہے پہنچا۔ مضامین مندرجہ سے اطلاع ہوئی۔ الحمد للہ اور اس کا احسان کہ حق جل شانہ نے اپنے کرم سے دلِ ہدایت منزل آں جناب پر یہ رحمانی حکم القا فرمایا اور یہ جو نامہ نامی میں درج تھا کہ بہت سے مخلص مومنین دشمنان دین کے مٹانے کے لیے تیار ہوں اور آں ہدایت مآب کے رفیق بن چکے ہیں لیکن سامان سفر کی قلت اور رفیقوں کی کثرت سے کچھ انتظار کیا جا رہا ہے۔ یہ بات سننے سے بہت تعجب ہوا باوجودیکہ جل شانہٗ نے آں ہدایت مآب کو علم و عمل سے شرف بخشا ہوا ہے۔ پھر بھی اس قسم کے فضول خیالات آپ کے سینے میں جگہ پا گئے ہیں۔ کیوں کہ حق تعالےٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں جس کی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اُس کا ٹھکانہ کہاں ہے اور وہ جگہ کہاں ہے جہاں بالآخر اس کا وجود سونپ دیا جائے گا۔ یہ سب علم الٰہی کی کتاب میں درج ہے ۱۱ ۔ ۔ ۔ ۸ کیا اس وعدے کے پورے ہونے کی جگہ رامپور اور بلا سپور پر منحصر ہے۔ جہاں ان ملکوں سے باہر قدم رکھا اور اس وعدے کے پورا ہونے سے مایوسی ہوئی۔ یا یہ کہ ہر ایک آدمی کے رزق کا وعدہ جواد مطلق کی جانب سے ہے۔ لیکن جب کچھ خدا کے بندے حکم خداوندی کے باعث اکٹھے ہوں گے تو رزق کے دروازے اُن پر بند ہو جائیں گے۔ سبحان اللہ۔ یہ کیا فضول خیالات ہیں۔ توکل سے کام لیں اور قدرت پر ایمان ملاحظہ کریں اور تہہ دل سے سمجھ لیں کہ ربانی خزانے ناقابل اختتام ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اور کوئی شے ایسی نہیں کہ اس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں۔ مگر ہم انھیں ایک ٹھہرائے اندازے کے مطابق ہی بھیجتے ہیں۔ ۱۵-۰۰۰۲۱

اگر اس قادرِ مطلق کو رزق پہنچانا منظور رہے تو کوئی مکان اور زمانہ اور حالت مانع نہیں ہو سکتی اور اگر اس کی رضا نہ ہو تو کوئی بھی تدبیر آمدنی کی ٹھیک نہ اُترے گی۔
پس اس شیطانی وسوسے کو دور فرمائیں اور حقیقی مالک اور یقینی سچے بادشاہ کی کفالت پر اعتماد فرمائیں اور کل مومنوں میں بلند آواز سے منادی کرا دیں۔ جو رفاقت اختیار کرے اس کو ساتھ لے کر محض اللہ تعالےٰ پر اعتماد کر کے انشاء اللہ بمطابق کلام یقینی وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَے اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (جو خدا پر بھروسہ رکھے اس کے بھروسہ کافی ہے) عنایت ربانی و کفالت رحمانی کو اپنے لیے اتنا پائیں گے کہ وہم و خیال سے بھی بہت زیادہ ملے گا۔ ہاں اگر دریں اثنا امیر المومنین شرکت مجاہدین کی سعادت حاصل کرنے کے سبب کچھ مالی مدد فرمائے تو اُس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے سمجھ کر رد نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ الٰہی عطیہ رد کرنا بے ادبی کی بات ہے۔ ہاں اس کو راہ خدا میں خرچ کرنا چاہیے اور اس میں خواہش نفس کو کسی طرح دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ کلام کی طوالت آں سردارِ انام کی خدمت میں لقمان کو حکمت سکھلانا ہے والسلام والاکرام۔

(۱۹)

بنام میر عالم خان باجوڑی۔ اپنے زمانے کا امیر کبیر تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بمطالع سردار کثیر الاقتدار۔ دیانت شعار۔ شجاعت آثار۔ سرحلقہ محافل ریاست و کیاست پیش قدم مبارک صوات و جلالت حشمت نشان سردار میر عالم خان امد اللہ جلالہٗ و ضاعف اقبالہٗ بعد سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ
ہر چند اقامت جہاد اور کفر و فساد کا استیصال جماہیر مومنین پر عموماً اور مسلمانوں کے مشاہیر پر خصوصاً ہر زمان و مکان میں لازم ہے لیکن اس وقت کہ اہل بدعت اور زیادتی کرنے والے شورش کر رہے ہیں۔ واجب اور تاکیدی ہے۔ اس بنا پر یہ عاجز کچھ دنوں سے چند مومن دوستوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہ
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ
وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ تو کہہ
تم ایمان نہیں لائے پر تم کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی تمھارے دلوں میں ایمان نے جگہ نہیں پکڑی
.... اگر اللہ کے حکم پر چلو گے اور اس کے رسول کے تو وہ تمھارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہ کرے
گا۔ اللہ تعالے بخشنے والا اور مہربان ہے۔ ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے
رسول پر ایمان لائے اور پھر ان اس پر کبھی بھی شبہ نہ لائے (یعنی ہمیشہ سختی سے قائم رہے) اور اللہ
کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ سچ بولنے والے ہیں ۴۹ ... ۱۵)

پس ضروری ہے کہ ایمان کے دعوے کو اقامت جہاد کی گواہی دے کر مضبوط کیا جائے۔ محض خالی ایمان بغیر اقامت جہاد کے اعتبار کے درجے سے گرا ہوا ہوتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جو بندہ اپنے آقا کے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی غیرت وحمیت نہیں رکھتا وہ حقیقت میں بندہ نہیں ہے اور جو محبت کرنے والا۔ اپنا جان ومال۔ عزت وآبرو محبوب کی رضاجوئی کے مقابلہ میں چاہے وہ سچا محبت نہیں اور جو مخلص غیر معبود کی عزت کرے وہ اپنے خلوص کے دعوے میں جھوٹا ہے۔ علاقہ عبودیت کا تقاضا یہ ہے کہ اہل وعیال کی محبت۔ مال وزر کی خواہش۔ حکومت۔ عزت اور وجاہت کا خیال۔ اخوان اور قرابت داروں کی الفت۔ دوستوں اور رئیسوں کا لحاظ سب چھوڑ دیا جائے اور فقط رب الارباب کی رضاجوئی اور فرمانبرداری کی جائے۔ میری سمجھ کے مطابق تو مصلحت یہ ہی ہے کہ احباب سب کام چھوڑ کر دوست کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ آپ پر واضح ہے کہ اس وقت کہ حاکموں نے مسلمان ہونے کے باوجود ملعون کفار کی اطاعت اختیار کی ہوئی ہے اور اپنی اس مذموم حرکت سے اسلامی علاقے کو دار الحرب بنا بیٹھے ہیں اور اپنی اولاد کو کافروں کے ماتحت کر رکھا ہے اور ان ملعونوں کی دوستی اور محبت کو دل میں اتنی جگہ دی ہے کہ نیک مہاجرین اور بھلے مجاہدین کو ستانے اور تکلیف دینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ واہ سبحان اللہ یہ خوب اسلام اور ایمان ہے کہ ملعون کافروں کی خیرخواہی میں خالص مومنوں کی بدخواہی کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے نفس کے شر اور بداعمالیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ ان فسادیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دفعیہ کئے بغیر مومنوں کو جہاد بھی جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ بنا بریں بہ نسبت کفار کے ان سے جہاد پہلے واجب اور ضروری ہو گیا۔ جب تک اُن کا دفعیہ نہ ہو گا کافروں اور دشمنوں سے جہاد نہ ہو سکے گا۔ اس بنا پر یہ عاجز و خاکسار نا چیز چند مہاجروں کے ہمراہ بمطابق فرمان عالیشان اور روا جب قبولیت منافقوں اور نا معقولوں سے جہاد کا ارادہ کر کے موضع پنجتار آ گئے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

یا پیغمبر! کافروں اور منافقوں دونوں سے جہاد کرو اور اُن کے ساتھ سختی سے پیش آ۔ بالآخر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ٹھکانے کی یہ کیسی ہی بُری شے ہے۔ ۹ : ۷۳ اور اللہ نے چاہا تو خدا کی طاقت سے منافقوں کے اعمال کی تمام شان و شوکت آسانی سے خراب ہو جائے گی۔ اور یہ خُدا کی قدرت کے کھیل ہیں۔ لوگ اصل مالک کو بھول کر ملعونوں کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ جو دنیاوی امیروں سے نفع پانے کی آس رکھتے ہیں اس سے دو چند بارگاہ الٰہی سے رکھنی چاہیئے پختہ اُمید درگاہ الٰہی سے یہ ہی ہے کہ اگر ایک اور ہم خیال ہو کر دین کے مددگاروں میں شامل ہو گئے تو دنیاوی فائدہ بھی خواہش سے بڑھ جائے گا۔ اگر کوئی چاہے دونوں سے دوستی رکھے اور اور اپنے کو مذبذب لوگوں کے طبقے میں رکھے اور پھر اپنے آپ کو مخلص دیندار عبادت گزار بھی سمجھے اور اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کی بھی توقع رکھے۔ پس ایسوں کا یہ صرف خیال اور وہم ہے جو سراسر باطل اور محال ہے ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں　　　ایں خیال است و محال است و جنوں

اور جو کچھ عالی جاہ محمد خان سلف اللہ خان کے جھگڑے کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کی حقیقت سے آگاہی ہوئی۔ فی الحال اُن کا انتقام ذرا ملتوی رکھنا چاہیئے اور دشمنان دین کا استیصال پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جس وقت یہ علاقہ بد اعمال مفسدوں سے پاک ہو جائے گا فریقین کے صلاح مشورہ سے اس کا مداوا آسانی سے ہو سکے گا۔ اگر بالفرض مداوا نہ ہو سکا تو دوسری کوئی تدبیر عمل میں لائی جائے گی۔

زیادہ والسلام مع الاکرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱)

بنام سردار سلطان محمد خان رئیس پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت عمدۃ اراکین۔ عالی مقام۔ دو دہ خوانین ذوی الاحتشام رونق افزائے چار بالش حشمت معرکہ پیرائے میادین صولت سردار عزمت شعار جلالت آثار۔ شوکت نشان سردار سلطان محمد خان زاد اللہ اقبالہ وضاعف اجلالہ۔ بعد ہدیہ بہترین تحفۃ الاعظام یعنی سلام و دعائیں ترقی مراتب اور مدارج عالمین۔ واضح ہو کہ محبت آمیز گرامی نامہ مشتمل بر نہایت خلوص در درجات۔ خصوصیت مع تفصیل حالات خوب عین انتظار میں پہنچا۔ تحریر مندرجہ مضامین اور ملا میر عالم اخوند زادہ کی زبانی بہ تفصیل معلوم ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کی حمد اور احسان ہے کہ پرانی دوستی اور محبت اب تک نئے درخت کی طرح سینہ بے کینہ میں رب الارباب کے کرم سے تر و تازہ ہے۔ حق تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے اس دوستی کے شجر کو بارور کرے امین یارب العباد بجواب تحریر جو کچھ خان سعادت نشان محمد حسن خان کی فرقت میں آں عظمت نشان اور سردار کلاں کو پریشانی اور صدمہ ہے انشاء اللہ درباره حفاظت خان مسعود از کافر مردود دعا کی جائے گی اور رب کریم اپنے فضل عام سے قبول فرمائے گا۔ اور جو کچھ مشورہ بابت اس نوجوان کی رہائی کے بارہ میں ظالم نامہربان کی گرفتاری سے آزادی بذریعہ تحریر طلب کیا ہے۔ پس حقیقت تو یہ ہے کہ ان سعادت مند کو ظالم دشمن کے حوالے کرتے وقت ایں جانب سے کسی طرح کا مشورہ نہیں کیا گیا جو اس وقت رہائی کے بارہ میں استصواب کوئی تدبیر معلوم کرتے ہیں۔ اس وقت یہ ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بے چارے کو بچانے کے لیے اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں کہ سب دوست رشتہ دار اس مصیبت میں گرفتار ہونے والے کے ہمت کرکے اور اکیٹھے ہو کر ناگہاں ایسا ہنگامہ اس دشمن لئیم کے سر پہ برپا کریں کہ مضطرب ہو کر اس برخوردار کو رہا کر دے۔ اور جو کچھ معاملہ جنگ و جدل کا تھا اہل کفر و گمراہوں کے ساتھ شروع کرنے میں دیر اور تعطل کے بارہ میں آن عزیز کی رہائی دشمن بد تمیز کے قبضہ سے تحریر کیا گیا ہے پس اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ خدا وند رب العالمین کے حکم کے قبول کرنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کرنے والے اپنے زن و فرزند کو چھوڑ چکے ہیں اور اپنے وطنوں اور دوستوں سے مہاجرت اختیار کیئے ہوئے ہیں اور سوائے اللہ کے ہر شے چھوڑ چکے ہیں۔ رب العباد کے احکام کی پیروی اختیار کی ہوئی ہے۔ حقیقی تعلقات (کہ فرزند۔ عیال۔ مال۔ سامان۔ وطن اور برادر ہیں) سب دل سے نکال دیئے ہیں۔ سفر و حضر کی طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں اپنے لیے قبول کر لی ہیں۔ اقامت رکن اعلیٰ اور نصرت دین سید المرسلین کے بارہ میں کسی قسم کی دیر اور غفلت۔ دینی منفعت کے یقین کے بغیر روا نہیں رکھی۔ قدیمی دوستوں اور برادران سے بھی اس کے لیے جدا ہو چکے ہیں۔ اپنی جان کے نفع و نقصان کو اس بارہ میں دیکھنے سے دست بردار ہو چکے ہیں اور سوائے اللہ تعالےٰ کی پاسداری کے اور سب کی پاسداری سے بیزار ہیں۔ بالجملہ رات دن اپنے کاروبار میں ہوشیار ہیں اور دائیں بائیں کے لحاظ سے نڈر ہیں۔ ہم نصرت دین کی تدبیروں میں عقلمند ہیں اور اپنے آگے پیچھے سے غافل ہیں۔ ہم بندگان عبودیت شعار میں اس قدر جرأت کہاں کہ اپنے مولا کے احکام ماننے میں ایک دم بھی دیر کریں اور خاکسار عاجزوں میں اتنی طاقت کہاں کہ جان و مال خداوند ذوالجلال اور قادر کی راہ پر خرچ ہونے پر کسی قسم کا افسوس کریں۔

پس توقف اور انتظار کرنا دربارہ دفینہ اخراج بغیر پروردگار کی رضا کے حاصل کرنا اک خیال خام ہے۔ سراسر باطل۔ وہم اور محال ہے۔ اگر فرض کرو کچھ دیر مہلت روا بھی رکھی جائے تو مزدور ہے آپ کے فرمانے پر اطمینان جو خالص ایمان رکھنے والے مسلمانوں کو بڑے سردار کے وعدوں اور عہدوں پر اعتماد بہت مشکل ہے۔ ہم جیسے مجبور آدمیوں کو تاخیر سے کیا مطلب۔ رات دن اس معاملے میں دل و جان سے کوشش کرتے رہتے ہیں اور اس کا ختم اور پورا ہونا بارگاہ اللہ تعالےٰ سے چاہتے ہیں۔ امید رکھتے ہیں۔ بالجملہ جب تک جان اور تن پر سر ہے اسی کاروبار میں لگے رہیں گے اور اس کا انجام قادر مختار کے ہاتھ میں سمجھتے ہیں۔ فتح کی صورت میں آخر کار دین کے غلبے کی توقع ہے اور شکست کی حالت میں شہادت نقد کے برابر ہے۔ فی الحال دونوں صورتوں میں مقصد حاصل کر چکے ہیں اور اپنی مراد پا چکے ہیں اور سرو آزاد کی طرح بہار و خزاں دونوں موسموں میں سرسبز اور تازہ ہیں۔ باقی حالات زبان صدق ترجمان ملا میر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخوند زادہ کے ذریعہ واضح ہوں گے۔ والسلام مع الاکرام۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۴۲ھ

(۲۲)

بنام سردار دوست محمد خان والی کابل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار کثیر الاقتدار۔ جلالت شعار۔ شجاعت آثار۔ والا تبار سردار دوست محمد خان زاد اقبالہ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ گرامی نامہ مشتمل بر طاقت استعداد آں عالی نہاد برائے اقامت جہاد و استیصال کفر و بغاوت مع دیگر مراتب اظہار خلوص اور تجدید محبت اور اتحاد۔ دستیاب ہوا۔ مندرجہ مضامین واضح ہوئے۔ الحمد للہ اور اس کا احسان ہے کہ ارادہ و عزم اس اعلے رکن یعنی نصرت دین اور کافروں اور سرکشوں کا استیصال آں بر سردار دلِ جلادت منزل میں ہویدا ہوا۔ الحق ایسی عالی ہمتی اور عزیمت کی شان شایان ایسا ہی عظیم الشان کام چاہیے۔ ہر چند اس رکن اسلام کی اقامت کی کوشش میں یعنی کفار سے جنگ ہر زمانے اور ہر مقام پر واجب ہے۔ لیکن اس حال میں کہ شورش اہل کفر و سرکشوں کا وقت ہے۔ تمام مومنوں کے ذمہ عموماً اور مسلمان مشاہیر کے ذمہ خصوصاً واجب اور تاکیدی ہے۔ جس قدر بھی انصار کے لشکروں میں کثرت اور شہروں اور ملکوں پہ تسلط اور ضلعوں اور مواصلات پر ہیبت و شان برائے اقامت اصل دینی رکن اور اعلان دین سید المرسلین کا حصول تاکیدی ہے۔ لہٰذا جب بھی نامور سرداروں میں سے اور مقتدر رئیسوں میں سے پروردگار کے دین کی نصرت اور سنت نبوی کے رواج کے لیے موافق ہوتا ہے وہ عقبےٰ میں اجر عظیم پانے کا مستحق ہے اور دنیا میں نیک نامی پاتا ہے۔ سعادت آخرت کا حاصل ہونا اور دنیاوی برکتوں کا نازل ہونا۔ جنت کے مرتبے بڑھنے اور دبدبے کے درجوں کے زیادہ ہونے اس قدر نصیب ہوتے ہیں کہ مسلمان کے عوام اس کا ادراک بھی نہیں کر سکتے اور اگر معاذ اللہ وہ اس امر نیک کی اقامت کے بارے میں تھوڑی سی بھی سستی کریں تو بحکم الناس علے دین ملوکھم (جیسے حاکم ویسی رعیت) اُن کی تمام رعیت اور فوجیں اس بارہ میں غفلت اور سستی کرنا شروع کر دیں گی۔ آن کہ عمل رعیت و سپاہ کی خطاؤں سے پُر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ ہو جائیں گے۔ اس معاملے میں بہت بہت تامل فرمانا چاہیئے اور بہت غور کی ضرورت ہے۔ اس کو شعرا اور ادیبوں کے لطائف جو محض زبانی سنگار اور عبارت آرائی کے لیے لکھے جاتے ہیں کی طرح شمار نہ کریں اس لیے کہ مضمون کلام پادشاہ غیب اور احادیث سید الانام میں خاص ہدایات ہوتی ہیں اور صاف صاف بیان کی جاتی ہیں۔ پس جو شخص اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اُسے قطعی یقین آنا چاہیئے کہ یہ امر بالکل سچا ہے اور اس طرح اس میں کمی کرنے۔ یا سستی اور غفلت کرنے کی باز پرس اللہ تعالےٰ کے محکمہ حساب وکتاب ضرور کی جائیں گی اور اس کے عوض میں نہ جانے کیسی کیسی تکالیف اور عذاب در پیش ہوں گے۔ دیگر آنکہ اکثر تجربہ کاراں زمانہ گمان کرتے ہیں کہ حاکموں کی امداد کے بغیر یہ کام پورا نہیں ہو سکتا پس یہ محض وہم اور خیال ہی ہے اس لیے کہ ممکن ہے اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کاملہ سے اور سعادت مندوں اور مقبولوں اور اپنے کو جو کمزور مسلمانوں اور نادار مخلصوں میں سے ہوں اس کام کے لیے مستعد کر دے اور اپنی عنایات بے غایت سے یہ عظیم الشان مہم اُن کے ہاتھوں سر ہو جائے۔ اللہ تبارک تعالےٰ فرماتے ہیں۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اگر قدم نہ اٹھاؤ گے تو یاد رکھو وہ تمھیں ایک ایسے عذاب میں ڈالے گا جو دردناک ہو گا اور تمھاری جگہ ایک دوسرے گروہ کو لا کھڑا کرے گا اور تم اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ ۹۔۔۔۔۳۹

باقی حالات یہاں کے رب معبود کے کرم سے اس طور پر ہیں کہ یہ عاجز ضعیف کابل سے آ کر اضلاع جلال آباد اور نواحی پشاور کو طے کر کے شہر نوشہرہ پہنچا درین اثنا مخالفین کا لشکر بہ تعداد کثیر نہایت شان اور تکبر کے ساتھ موضع اکوڑہ میں اقامت پذیر ہوا۔ ہر چند اس فقیر کے ہمراہ تھوڑے سے بے سرو سامان مجاہد تھے لیکن بوجہ آنکہ اپنے خالق کی رضا کے طالب تھے اور جان و مال خرچ کرنے کے بہت شائق تھے اس لیے انھوں نے راتوں رات دریائے لنڈا کے پار ہو کر کفار کے سر پر بطریق شبخون حملہ آور ہوئے۔ آخر کار اسی رات بحکم رب العالمین مجاہدوں کا لشکر ان غافلوں کے سر پر پہنچ گیا اور تیر و بندوق ہتھیاروں کو چھوڑ کر صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلواروں سے حملہ کیا اور میدان کارزار دشمن کے خون سے لالہ زار ہوگیا۔ چنانچہ اُن میں سے بہت سے جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہوگی جہنم واصل ہوئے۔ بہت سے زخمی ہوکر جہنم کے قریب پہنچے اور اجناس نفیسہ مثل گھوڑے اور اونٹ۔ براق وغیرہ اپنی موجودہ نفری سے بھی زیادہ ہاتھ آئے۔ بعض جنہوں نے شہادت کا رتبہ پایا جنت میں گھر بنایا اور اُن کی بڑی تعداد خدا کے فضل و کرم سے اپنے لشکر میں واپس لوٹ آئی۔ اس شبخون سے بداعمال کافروں کو ایسی شکست ہوئی کہ قیام کے مقام سے اٹھ کر موضع ہنڈ میں جا رہائش اختیار کی۔

اس علاقے کے مومنوں نے دریائے اباسین کو پار کر کے شہر حضرو پہ حملہ کر دیا۔ یہ شہر اس علاقے کے کافروں اور سرمایہ داروں کا مرکز ہے۔ اس میں چار سو فاسقوں کو جہنم رسید کیا گیا اور عمدہ چیزیں اور بہت سی دولت بصورت نقد و جنس اس قدر عوام الناس کے ہاتھ آئی کہ بیان سے باہر ہے۔

اب دونوں طرف جنگ و جدل شروع ہوگیا۔ رات دن آسمانی نصرت رحمانی تائید بارش کی طرح حاصل ہو رہی ہے۔ جملہ تائیدات خداوندی میں سے یہ ہے کہ جنود مجاہدین اگرچہ تعداد میں کافی تھے لیکن ایک بے قاعدہ لشکر تھا۔ اور عام بلوائیوں کی مانند کوچ اور نظام میں بے قاعدگی رہی۔ اس بنا پر بحکم خداوندی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذی شان فقیہوں کے فتووں اور اعلائے اہل فہم کی رائوں کے اور اقتضائے وقت اور مصلحت کے اس رکن اسلام اقامت۔ بغیر امام کے شرعی نہیں ہو سکتی۔ اس بنا پر ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۴۲ھ بہ اتفاق سادات کرام و علمأ مشائخ و صاحبزدگان و خوانین و جماہیر خواص و عام اہل اسلام و ایمان نے اس جانب کے ہاتھ پر بیعت امامت کی اور جمعہ کے دن نماز جمعہ کے خطبہ میں اس جانب کا نام پڑھا گیا۔ اول یہ کہ ہر چند یہ ناچیز خاکسار کو اس اعلیٰ مرتبہ کے لیے پہلے ہی غیبی اشاروں اور الہام سے بشارت دے دی گئی تھی۔ دوسرے جماعت اہل اسلام کے اتفاق سے اس منصب شریف کو پا کر کے خاص و عام سے شرف حاصل ہوا لیکن رب قدیر جو کہ دلوں کے حال سے اور ظاہر و پنہاں سے واقف و علیم ہے اور ہر ظاہری اور باطنی رازوں پر محیط ہے اس بات کا گواہ ہے کہ اس منصب شریف کو قبول کرنا اس فقیر کا سوائے اقامت جہاد اور صحت جمعہ و عیدین اور ایسے ہی احکام ظاہری دینی اور اعلائے کلمہ رب العالمین کے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی دنیاوی غرض مثلاً مال جمع کرنا۔ عزت۔ مرتبہ سلطنت یا کسی علاقے پر تسلط یا حاکموں کی اہانت یا رئیسوں کی ہتک یا خدا کے بندوں پر حکم چلانا یا ہم عصروں اور رشتہ داروں پر برتری جتلانا ہرگز ہرگز نہیں۔ بالجملہ کوئی شیطانی وسوسے اور ذاتی خواہشیں اس رحمانی دعوت کے ساتھ وابستہ نہیں۔ چونکہ اس قسم کی اقامت فی سبیل اللہ وقوع میں آئی ہے اس لیے اس کے نشان بھی ظاہر ہونے لگے ہیں۔ چنانچہ ایک بڑی جماعت بلکہ جم غفیر ہزاروں ہزار بلکہ بے شمار ہر طرف سے چیونٹیوں اور ٹڈیوں کی طرح جمع ہو گئی اور مزید آ رہے ہیں اور بہادری اور شجاعت کے میدان میں اپنی بے جگری کی ناموری حاصل کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ علاوہ بریں اللہ تعالےٰ نے اپنے رحم و کرم سے سوائے اپنے خوف کے اور سب سے مطمئن کر دیا ہے۔ اس وقت نہ مخالفوں کی شان و شوکت سے ڈرتا ہوں۔ نہ اپنے رفیقوں کی کثرت کی بنا پر کوئی لالچ ہے۔ ہاں اس قدر جانتے ہیں کہ جس نے مجاہد بننا پسند کیا۔ اپنے ایمان کے دعوے کو مضبوط کیا اور جس نے اس وقت پہلوتہی کی اس کے ہاتھ سوائے افسوس کے کچھ نہ آیا۔ اے دین کے مدعیوں آؤ اور اپنے دین کی فتح کے لیے جان و مال کی بازی لگاؤ کہ سعادت جاودانی اور دونوں جہانوں کی راحت پاؤ۔ جیسا کہ منعم حقیقی کی نعمتوں میں عمر بسر کی ہے اس وقت اس کے شکر میں جان و مال حاضر کر کے پوری کوشش کرو کہ دارین کی سعادت اور کونین کی سرداری حاصل ہو۔

(۲۳)

بنام مسلمان قوم غلجائی۔ از مقام پنجتار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بمطالعہ خوانین کرام و اراکین عالی مقام و ملکان فوری الاحترام و سائر مومنین غلجائی کثرہم اللہ تعالےٰ وفقہم لما یحب ویرضیٰ۔

بعد سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ ہرچند اقامت جہاد و دفعیہ کفر و بغاوت۔ جماہیر مومنین پر عموماً اور مسلمان مشاہیر پر خصوصاً ہر وقت اور ہر مقام پر واجب ہے اور تاکیدی ہے۔ اس زمانہ میں کہ کفر و گمراہی کی شورش کا وقت ہے یہ بہت واجب۔ تاکیدی اور ضروری ہو گیا ہے۔ اس بنا پر یہ ضعیف بندہ چند مومن دوستوں کو ساتھ لے کر اپنے وطن مالوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اُٹھ کر محض فی سبیل اللہ اس رکن کی اقامت اور دین متین کی نصرت کے لیے تیار ہوا ہوں۔ ظاہر اور پوشیدہ کو جاننے والا اچھی طرح جانتا ہے کہ سوائے دین کا جھنڈا بلند کرنے اور سنت سید المرسلین کو تازہ کرنے کے اور کوئی غرض اور مطلب نہیں۔ اس صورت میں ہر سچے اور پکے مومن اور کامل مطیع مسلم پر واجب اور لازم ہے کہ غیرتِ ایمانی اور حمیت اسلامی کو کام میں لاکر دین کی امداد اور شرع متین کی نصرت کے لئے مضبوط ارادے کرے۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان و مال خرچ میں دریغ نہ کرے۔ اس عبادت عظیم اور سعادتِ کبریٰ سے ہرگز ہرگز منہ نہ موڑے تاکہ حشر کے دن بحضور اللہ تعالیٰ سرخروئی حاصل ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو شرمساری نہ ہو۔ نعمتوں کا شکر مال واسباب۔ عزت مرتبہ حضور پیش ہوگا۔ پھر کس زبان سے جواب دیا جائے گا اور کیا عذر پیش کریں گے۔ بالجملہ اگر آج جان و مال اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جاوے تو کل وبال جان ثابت ہوگا اور کسی کام نہ آئے گا۔ پس اگر ہمت کرکے شجاعت اور اعلےٰ بہادری دکھائی اور دین کی راہ میں ثابت قدم رہے تو جو کچھ عظیم اجر اور نیک نامی اللہ تعالےٰ سے اور بھائیوں اور ہم عصروں سے پائیں گے کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں اور جو بے شمار نفع اور عزت و وجاہت دولت وغیرہ ہاتھ آئیں گے وہ قیاس اور اندازے سے باہر ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مناصب موروثی بھی ملیں گے اور نیک خواہشوں کو مدنظر رکھ کر زیادہ سے زیادہ اور فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

زیادہ والسلام مع الاکرام۔ مورخہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۲۴۲ھ۔

بنام شاہ پسند خاں صاحب وزیر شاہ محمود

(۲۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بمطالعہ عمدۃ خوانین عظام۔ زبدہ ارکین عالی مقام والا مناصب کثیر اعناقب عالی شان عظمت نشان شاہ پسند خان سلمہ اللہ تعالےٰ وعظمہ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون۔

واضح ہو کہ خداوند تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اُن کثرت المناقب کو عالی مناصب رفیع المرتبہ حکومت سے بہرہ ور کیا ہے اور طرح طرح کی حشمت و شوکت اور شجاعت و شہامت بخشی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ان معظم نعمتوں اور اعلےٰ انعامات کے شکریہ کے لیے لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام قبول کرنے کے لیے مستعد ہوں اور پروردگار کی رضا جوئی اور فرمانبرداری کے راستے کا عزم فرمائیں۔ اہل وعیال اور جان و مال کی محبت بھلا دیں اور ایزد کریم کی رضا جوئی اور خوشنودی کو اپنی ہمت کا قبلہ بنائیں۔ اعلائے کلمہ رب العالمین۔ واعیائے سنت سید المرسلین کی طرف توجہ فرمائیں کہ سب مال و اسباب ختم ہونے والا ہے اور شان و شوکت آخر فنا ہو جانے والی ایک دن ختم ہو جائے گی اور چھوڑنی پڑے گی اور حشر کے ہیبتناک معرکہ میں بحضور رب الارباب حساب اور جواب طلبی ضرور ہو گی پس حرارت ایمانی و غیرت اسلامی کا تقاضا ہے کہ رضائے مولا کے راستے میں جان کی بازی لگائیں۔ دنیا کو چھوڑیں اور سوائے اللہ تعالےٰ کے ہر چیز کو علیحدہ کریں۔ کفر و فساد اور باغیوں سے جہاد قائم کیا جائے اور کمزور جان و روح کو اللہ تعالےٰ حقیقی کو سونپ دی جائے۔ فانی زندگی کو ابدی زندگی کے عوض فروخت کیا جائے اور رب العزت کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے بکمال ہمت اور بڑی خواہش استعمال کریں۔ عوام کی تکالیف اور خاص و عام کو اس اعلےٰ رکن کی طرف ترغیب اور دین مبین کی امداد کے لیے خوب خوب جد و جہد فرمائیں۔ بالخصوص بحضور ارفع النور حضرت بادشاہ سلامت مناصب اور معقول طریقے پر یہ ضروری ماننے والے مضمون عرض فرمائیں اور اعلیٰ جناب عالی کے ملازموں کے کانوں تک اپنی خوش بیانی سے یہ پیام اس طرح پہنچائیں کہ آنحضرت کا دلی مدعا اور خواہش یعنی کفر و گمراہی کے خلاف اقامت جہاد اور اہل بغاوت ذیکر کا جڑ سے دفعیہ ہو سکے اور قوت فعل کی طرف آئے اور ایک طرح پر اس فقیر کی شرکت بھی قبول کی جائے اور منجملہ کل وجوہات کے بوجہ معاونت دین رب الارباب ظہور پذیر ہو۔ ہر چند آنحضرت کا یہاں تشریف لانا مشکل ہے کیوں کہ رعیت اور مقدموں کی وجہ سے آنا نہیں ہو سکے گا جو قطعاً ظاہر ہے۔ لیکن اس امر عظیم کے سرانجام دینے کے لیے اپنے کسی اعلےٰ سردار کو حکم دے دیں تو یہ بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اس داعیہ رحمانی کے برپا ہونے اور شرع ربانی کی معاونت پر سب کا ہم خیال ہونے اور ان حق پسند کی عزیمت بہ تجربہ اعلےٰ مراتب اور مناصب حاصل ہوں گے۔ بالفعل اور کام چھوڑ کر نصرت دین مبین و اعلائے کلمہ رب العالمین اور استیصال سرکش کفار اور ملعون کا زور توڑنے پر ہر طرح ہمت فرمائیں۔ کیوں کہ یہ کام کرنے سے۔ دین اور دنیا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی فائدہ ہے اور جلد یا دیر میں بھی حد سے زیادہ نفع حاصل ہوگا۔ اللہ کی خوشنودی کا باعث بھی ہے اور ہم عصروں میں عزت و حشمت کا باعث بھی۔ مال و متاع میں بھی زیادتی کا موجب ہے اور عزت و اقبال کا واسطہ بھی۔ اس دنیاوی نیک نامی کے علاوہ وقت کے لحاظ سے نقدی کے مانند ہے اور دینی اعتبار سے نجات کا پروانہ۔ پس ضرور احکام الٰہی پر عمل فرمائیں اور زبردست ارادہ کریں کہ غیرت ایمانی کا مقتضا و رحمت اسلامی میں ہے۔ والسلام مع الاکرام

دوم محرالحرام ۱۲۴۲ھ از مقام پنجتار

(۲۵)

بنام سلطان زمان شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور جناب معلی القاب۔ زینت افزائے اورنگ عزت و جلال و زینت دہ چار بالش حشمت و اقبال۔ صاحب عزت و مجمت۔ مالک قدوۃ السلاطین۔ عمدۃ الخوانین زاد اللہ جلالہٗ و ضاعف اقبالہٗ بعد از سلام دلا دعید دیہیم و تخت ترقی مناصب کونین و مدارج دارین واضح ہو کہ۔ خاص آپ کا خط (شقہ) مشتمل بر خاص مراتب بذریعہ اخلاص نشان از شیر زمان خان نزول پذیر ہوا۔ پرانی محبت اور اتحاد کو تازہ کیا اور جو کچھ درباب کے نزول موکب اجلالی برائے امداد لشکر ذوالجلال (مجاہدین) و استیصال اہل کفر و گمراہاں تحریر فرمایا گیا۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ جس قدر اس فقیر کو اپنی ملاقات کا شائق شمار کریں اول یہ کہ محبت کا قدیمی رابطہ جو دونوں میں واقع ہے جیسا کہ انجناب کو اس فقیر کی ملاقات کا شائق کیا۔ چند بار اس سے پہلے اس فقیر کو بھی اشتیاق ملاقات نے انجناب تک پہنچایا ہے دوسرے یہ کہ اس زمانے میں ایک فقیر گدا کی شرکت بھی غنیمت سمجھتا ہوں چہ جائیکہ ایک بڑے بادشاہ کی معاونت میسر ہو۔ نیز اس فقیر کا حال انجناب پر بخوبی روشن ہوگا یا خبر نہ پہنچی ہو لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس فقیر کو تمام معرکہ آرائی اور جنگجوئی سے سوائے خدمت دین اور اعلائے کلمہ رب العالمین اور کوئی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اس فقیر کی یہی آرزو ہے کہ جس وقت سرکش کفار وغیرہ ختم ہو جائیں اور کوئی خدا پرست مسلمان تخت پر بیٹھے یہ فقیر اس کی خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل و جان سے بجالائے اور اس کی اعانت منجملہ خدمت دین مبین خیال کرے۔ اور اس منصب کے لیے فی الحال آپ کے سوا اور کوئی قابل اور بہتر نظر نہیں آتا۔ انجناب بھی قدیمی سلطان اس ملک کے ہیں اور شریر کفار کا صفایا کرنے والے بھی۔ آئین سیاست اور قوانین ریاست آپ بہت اچھی طرح پہچانتے اور جانتے ہیں۔ آں جناب حافظ بھی ہیں اور بیت الحرام کے حاجی بھی ہیں۔ جس طرح یہ فقیر جان اور دل سے انجناب کی ملاقات کا آرزومند ہے اسی طرح ہر صورت میں انجناب والا کا خیر خواہ بھی ہے۔ ہر چند برائے جلد ملاقات کی آرزو کے انجناب کی تشریف آوری بہت ہی مناسب اور اچھی ہے اور افضل و اعلےٰ ہے۔ انشاء اللہ فتح پشاور کے بعد حاضر خدمت ہو جاؤں گا اور دل کی آرزو حاصل کر لوں گا۔ فی الحال فضیلت پناہ ملا ہدایت اللہ اور اخلاص نشان دائم خان اور ان جیسوں کو بہت جلد اس جانب کے پاس روانہ فرمادیں اور اس وقت اتنے پر ہی اکتفا کریں۔ فی الحال اس مجمل بات کو دل میں محفوظ رکھیں۔ انشاء اللہ عنقریب دو تین دن کے بعد ایک صاحب کو جو قدیمی رفیقوں میں سے ہیں مقبول بارگہ اللہ حاجی بہادر شاہ صاحب کو بحضور لامع النور روانہ کر دوں گا۔ اس اجمال کی تفصیل اور ان باتوں کی تشریح اُن کی صدق ترجمان زبان سے عیاں ہو جائے گی فقط۔

(۲۶)

بخدمت سلیمان شاہ پادشاہ کا شعر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا امیر المومنین سید احمد بجناب خلائق مآب معلی القاب رونق افزائے اورنگ جلالت فرمانروائے کشور شہامت۔ مسند آرائے محفل سیاست و کیاست معرکہ پیرائے میان دین صولت و شجاعت۔ مقبول بارگہ اللہ۔ مروّج دین رسول اللہ عظمت مآب۔ دیانت انتساب سلیمان شاہ آمد اللہ جلالہٗ وضاعف اقبالہٗ۔ سلامیکہ روح دایمان۔ یک جہتی و جان و رنگ و بوئے گلستان یکتا دلی یعنی گلدستۂ بہارستان سنت نبوی و نوبادہ نگارستان شریعت مصطفوی کہ اکمل تحائف و احسن ہدایائے اہل اسلام ہیں۔ نمودہ لوح اتحاد و صفا بنقوش مدعا ہوں۔ آپ کا نامہ عنبر بو کہ اس کا ہر ایک حرف محبت کی داستان اور ہر لفظ الفت کی کتاب تھا بہت سخت انتظار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد نیک ساعت کے وقت موصول ہوا۔ اُس کے مضامین دل نشین معلوم ہونے سے خوشی ہوئی اور ملک گلگت کی فتح کی خوش خبری سے کہ انجناب کی قلم سے تحریر کیا گیا ہے بہت ہی فرحت اور مسرت ہوئی۔ حق تعالےٰ مبارک فرمائے۔ اور یہ مضبوط عزم کہ فی الحقیقت جہاد اور اعانت دین رب العباد ہمیشہ ملحوظ اور مرغوب ہے۔ وہ کیا ہی اچھی آنکھیں ہیں کہ مالک کون و مکان کے احکام پر جمی ہوئی ہیں اور مبارک ہے وہ دل کہ جس نے اپنی آرزوں کے محل میں اعلائے کلمتہ اللہ کا چراغ روشن کیا ہوا ہے۔ قابل تعریف ہے۔ وہ سعادت مند اور خوش نصیب ہے جو اس توفیق سے بہرہ ور ہے اور لائق ستائش ہے۔ وہ بلند نصیب ہے جو رضائے مولا میں مدارج عالیہ تک خود پہنچ گیا ہے۔ ورنہ لشکر ظفر پیکر کا اضلاع افغانستان تک پہنچنا دشوار ہوتا کیوں کہ درمیان میں پہاڑ اور برف حائل ہو گئے ہوئے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اتنی دور سے ایسے دشوار گزار راستوں سے فوجوں کا آنا بے حد دشوار ہوتا ہے۔ ایں جانب نے محبت نامہ میں جو جہاد کی ترغیب دی تھی اُس سے یہ مقصود نہیں تھا کہ انجناب کا لشکر اس دشوار گزار راہ کو عبور کرے بلکہ مقصد صرف اس قدر تھا کہ کافروں اور گمراہوں کے ساتھ جنگ وقتال کا مقدمہ اور اس پر آپ کا تیار ہو جانا واضح ہو جائے۔ الحمدللہ کہ اس معاملہ میں آپ کی قوت روشن ہوئی اور عالی ہمتی اور رغبت کی زیادتی نامہ نامی سے ظاہر ہوئی۔ الحمدللہ اور ذرہ نوازی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کرم سے زمین کو عادل سلطان سے رونق بخشی ہے اور اُن کے نیک کارناموں سے ہم لوگوں کو آشنا کیا ہے اور فقیر کے ساتھ کشمیر کے بارے میں مشارکت کے متعلق جو کچھ تحریر کیا گیا تھا بے شک نیک مجاہدین کی اعانت اور پروردگار کے دین کی نصرت بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فرمائیں گے۔ آں شاہ ارجمند کی ہمت پر بہت بہت آفریں کہ باوجود فتنۂ روافض اور گمراہوں سے جہاد میں مشغول ہونے کے مجاہدین کی اعانت اور مشرکوں کی اہانت کے لیے تیار ہو گئے۔ انشاءاللہ عالی ہمتی کی برکت اور عزیمت سے یہ اعلےٰ رکن انجام کو پہنچے گا اور دلی مراد غیب کی برکت سے پوری ہو کر رہے گی ؎

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ (یہ آپ ہی کی ہمت ہے اور جوانمردوں کا شیوہ بھی یہی ہے) لیکن جو مصلحت آمیز ایما فرمایا ہے کہ فتح آباد اور اٹک کی فتح کے بعد کشمیر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب متوجہ ہونا چاہیے اس کی صورت یہ ہے کہ ضلع خیر آباد اور اٹک مشرکوں کی حکومت کی انتہا ہیں اور ضلع مذکور کے قریب اہل پشاور کی حکومت ہے اور پشاور کے سردار مجاہدین سے کینہ رکھتے ہیں۔ پس اگر مجاہدین کے عساکر ضلع مذکورہ پر قبضہ کر لیں اور وہاں قیام کریں تو البتہ مشرکوں اور منافقوں کے درمیان اُن کا جائے قیام ہوگا اور دونوں طرف سے مخالفت شروع ہو جائے گی۔ اس صورت میں مجاہدین نیک فال کو زبردست پریشانی گھیرے گی۔ اور بہت ممکن ہے ایک طرف انھیں صدمہ بھی پہنچے۔ پشاور کو منافقوں کی برائیوں سے پاک کرنا اگرچہ شرعاً جائز ہے لیکن بظاہر ناممکن ہے۔ بظاہر منافق اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور طرح طرح کے فریب سے رب قدیر کے دین میں خلل ڈالتے ہیں۔ لیکن تمام مسلمانوں میں اہل اسلام مشہور ہیں اس لیے اُن سے جنگ کرنا بدنامی کا باعث ہے۔ لہذا ایک اور تدبیر سوچی ہے۔ انشاءاللہ بغیر جنگ کے پشاور کو نہایت آسانی سے منافقوں سے پاک کر دیا جائیگا۔ ضلع باجوڑ۔ پکھلی۔ دھمتوڑ۔ دھکلیا۔ و دہی ونہارہ کے مومنوں اور کشمیر کے راجاؤں نے اس فقیر سے دین کی اعانت میں پختہ رفاقت اختیار کر لی ہے اور اس فقیر کی طلبی کے انتظار میں ہیں اور ایک بہت بڑی جماعت غازیوں کی اکٹھی ہو گئی ہے۔ لہذا ان سب مجاہدوں کو بہت عرصے تک بے کار رکھنا مناسب نہیں۔ اس لیے مندرجہ مومنوں کی درخواست پر مجاہدین کا ایک لشکر بسر کردگی جناب ہدائیت مآب کمالات انتساب ملا شاہ سید اور شجاعت شعار۔ جلالت آثار عظمت نشان سید مقیم خان بسمت پکھلی روانہ کر دیا گیا ہے تاکہ کفار کے مقابلے میں جہاد کا کاروبار شروع کریں اور تبدریج ضلع کشمیر چلے جائیں اور ضلع پکھلی اس لیے چنا گیا ہے کہ کاشغر سے ضلع مذکور کا راستہ صاف اور ہموار ہے جہاں سے لشکروں کا عبور آسانی سے ہو سکتا ہے۔ لہذا حضور معلےٰ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہر چند اجناب کا اپنے دارالحکومت سے حرکت کرنا امور سلطنت کے لیے مناسب نہیں۔ تو ایک جماعت مجاہدین کو آمادہ اور مستعد فرمائیں یا بوقت طلب شاہ سید مقیم خان بسمت پکھلی برائے مشارکت مومنین و معاونت مجاہدین توجہ فرمائیے اور بہت جلد شامل حال ہو جائے۔ چونکہ کل حالات تحریر کرنے دشوار تھے۔ اس لیے فضیلت مآب کمالات انتساب مقرب بارگاہ رب صمد ملا فیض محمد کو جو کہ اس فقیر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص رفیقوں اور سب سے بڑے خلفا اس نحیف کے ہیں۔ زمانہ کے حالات سے باخبر ہیں اور تجربہ کار ہیں اور کئی طرح کی تربیت سلوک واشغال طریقت اس فقیر کی محبت کے باعث حاصل کیے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیز ہیں حضور معلے کی خدمت میں روانہ کیا ہے تاکہ کل حالات کی تفصیل کا اچھی طرح اظہار کر سکیں اور مصلحتِ وقت سے آگاہ کریں۔

اور چند دنوں تک طالبوں کی ہدایت اور سالکوں کو فائدہ پہنچائیں اور اس میں مشغول رہیں اور حقیقت حال اپنی خواہش کے مطابق ظاہر کریں اور جو اُچکن حامل گرامی نامہ کے ذریعہ ارسال فرمائی تھی پہنچی (اللہ تعالےٰ دنیا اور عقبےٰ میں نیک جزا دے اور دو عدد لیستول بہت عمدہ اور عجیب ملا ممدوح کے ذریعہ بطریق ہدیہ حضور لامع النور ارسال کیے ہیں حق تبارک تعالےٰ اپنی حفاظت سے پہنچا دے۔ آمین یارب العباد والسلام مع الاکرام

۱۰ محرم ۱۲۴۲ھ

(۲۷)

بنام وزیر الدولہ ولد محمد امیر خان بہادر۔ والی ٹونک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب خلائق مآب معلےٰ القاب۔ رفعت جناب حشمت انتساب۔ محامد اکتساب نواب وزیر الدولہ بہادر ولد محمد امیر خان زاد اللہ اقبال وضاعف اجلالہٗ۔ بعد از سلام مسنون ودعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ گرامی نامہ جس سے خیر وعافیت اخلاق کریمانہ اور شفقت دوستانہ معلوم ہوئی پہنچا اور بہت خوشی ہوئی۔ یہاں کے حالات رب معبود کے کرم سے اس طرح کے ہیں کہ رئوسا علجائی۔ واہل ننگرہار وشنواری وآفریدی ومہمند وخلیل وخٹک و منڈور واہل صوات وبنیر وباجوڑ۔ دیکھل دتنول اور کشمیر کے راجاؤں نے سب نے اس فقیر سے دوستی۔ اطاعت اور رفاقت اختیار کرلی ہے اور دین متین کی اعانت اور سرکش کا فرون کے استیصال پر تیار ہو گئے ہیں اور جنگ کے لیے مستعد ہیں۔

اولاً پائندہ خاں بارک زئی کی اولاد ہے اور بعض اُن میں سے مخالف ہیں اور بعض موافقت کی طرف رغبت رکھتے ہیں بالجملہ حق شانہٗ نے اپنے کرم سے اس طرح مومنوں اور مسلمانوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرکت پر تیار کیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ رات دن شکر کرتا ہوں اور اپنے حال پر تعجب ہے کہ اس ناچیز عاجز خاکسار کو ایسی عظیم نعمت اور عطیہ کبریٰ کے قابل فرمایا یعنی اس ضعیف ناتوان بے سروسامان کو مقام تبولیت تک پہنچا دیا کہ رات دن دین کی اعانت میں مشغول ہوں اور مخلص مسلمانوں اور صادقین میں مقبول اور سرکش کافروں کے حق میں شمشیر برہنہ اور مومنوں اور مخلصوں کے بارہ میں لطف و رحمت۔ اور بہت عجیب یہ ہے کہ تمام کاروبار کے سلسلے میں اپنے مخلص دل کو اخلاص سے پُر رکھتا ہوں۔ اور رضا و تسلیم کے لیے تیار ہوں۔ میرا بے غرض سینہ ایک خزانہ ہے جو احکام رب العباد کی پیروی سے مالامال ہے۔ زمانہ کی گردشوں سے علیحدہ نہ رنج نہ ملال۔ اعانت ربانی سے مسرور ہوں اور حمایت رحمانی پہ فخر کرتا ہوں۔ غیر حق کی مدد سے بیزار ہوں اور سوائے اللہ تعالےٰ کے ہر طرح کے طمع اور خوف سے کچھ تعلق نہیں رکھتا اور جو اعلانات عام اہل ہندوستان کو لکھے وہ محض پیروی حکم حرض المومنین علی القتال (ایمان والوں کو جہاد بالسیف کی رغبت دلائیں) تھی نہ یہ کہ مخلوق سے التجا کر رہا تھا۔ اور غیر اللہ سے مدد مانگ رہا تھا۔ ایسے معاملات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس طرح کے اشارے کہ مجاہدین کا خرچ وصول کرنے کے لیے انجناب کے حضور میں یا دیگر احباب کی خدمت میں تحریر کیئے۔ ہرگز ہرگز اظہار احتیاج غیر اللہ کے راستے پر نہیں چلا بلکہ یہ سلسلہ محض وعدہ کی بنا پر تھا کہ ملاقات کے وقت انجناب نے فرمایا تھا کہ اگر ضرورت کے وقت آپ نے خرچ طلب نہ کیا تو دوستی بے گانگی اختیار کرے گی۔ اتنے دُور دراز مقام سے خطوط کا بروقت وصول پانا ایک مشکوک امر ہے۔ اس لیے متعدد تحریروں میں مذکورہ اشارے درج کیے گئے۔ الحال کہ مطابق گرامی تحریر ملاحظہ عالی پہنچے تو وعدہ مذکور پورا ہونا چاہیئے۔ پھر دوسری مرتبہ ایسی تحریر کی حاجت نہیں اور انشاءاللہ ایسا امر واقع نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے ختم ہونے والے نہیں ہیں اور لشکر مجاہدین (جو کہ حقیقت میں اللہ تعالےٰ ہی کا گروہ ہے) کی پرورش کی پروردگار سے ہی اُس لگائے بیٹھے ہیں نہ کہ خاکسار بندوں سے اور نہ عاجز اور ناچیزوں سے۔ ہاں اگر کوئی عبادت شعار بندوں میں سے اور فرمانبرداروں میں سے برائے حصول سعادت ذاتی مجاہدین کی مدد اپنی ذات یا مال یا اچھی باتوں سے کرے تو اُس کے یہ افعال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعادت واطاعت قابلِ داد دافریں ہیں۔ افرادِ انسانی کو دعوتوں سے غرض (مالی وجانی اور زبانی جہاد) اسی قدر ہے کہ مضمون آیت کریمہ جاہدو باموالکم وانفسکم حق پرست لوگوں تک پہنچ جائے۔ ورنہ آپ جیسے غیور جو دلوں کا حال جاننے والے ہیں اس بات سے آگاہ ہیں کہ غیروں کے سامنے حاجت کا اظہار کرنا عار و ننگ سمجھتا ہوں اور اپنے حق میں پتھر اور کانٹے تصور کرتا ہوں۔ خاطر جمع رکھیں اور ہمیشہ دین کی نصرت کے لیے دعا فرماتے رہیں۔ دل کی گہرائیوں میں یہ آرزو ہے کہ انجناب کی خدمت دنیا اور عقبےٰ میں بجالاؤں۔ ہر چند کہ خاکسار ہوں لیکن اس آرزو کے حاصل ہونے کا امیدوار ہوں۔ کہ مولائے عظمت قدر اور عام رحمت والے نے فتح و نصرت کی بشارت عطا فرما کر مقام رضا و تسلیم میں پہنچا دیا ہے۔ آنجناب کی خاطر لطائف دفائر کے لیے یہ چند کلمے تحریر کیے گئے ہیں تا کہ دل جو شفقت و مہربانی سے پُر ہے وحشت افزا خبروں سے غضبناک اور مضطرب نہ ہو۔ زیادہ والسلام والاکرام۔

مکرر یہ کہ چند مسلمان رئیسوں کے خطوط مثل سلیمان شاہ بادشاہ کاشغر اور خان خانان عالم خیل رئیس قوم خلجائی جو اس فقیر کی رفاقت اور اعانت دین رب قدیر کے بارہ میں ہیں اس رقعہ کے ہمراہ حضور عالی کی خدمت میں ارسال ہیں تا کہ اُن کے ملاحظہ سے اطمینان اور تسلی خاطر ہو۔ فقط

(۲۸)

بنام فقیر محمد خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین بخدمت خان صاحب عالی مراتب۔ والا مناسب۔ کثیر المناقب فقیر محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ دعطا فرمائے جو پسندیدہ ہو۔ بعد از سلام مسنون دعائے اجابت مقرون واضح ہو۔ کہ یہاں کے حال رب معبود کے کرم سے بے حد حمد و سپاس کی قابل اور واجب ہے کہ رات دن حمایت اور پرورش ربانی میں ہم شامل ہیں اور نیکیوں کو بڑھانے کی توفیق رکھتے ہیں۔ ہر چند کہ کفار کے ساتھ جنگ وجدل وقتال کے معاملہ میں بوجہ شمولیت منافقوں کے کچھ گزند مومنوں کو پہنچا تھا اور یہ فقیر بھی ایک سخت مرض (کہ اثر زہر تشخیص کیا گیا تھا) میں مبتلا ہو گیا تھا لیکن حق تعالےٰ نے اپنے کرم سے چند روز کے بعد شفائے کلی عطا فرما دی تھی۔ صحت مند ہونے پر بسبب صولت وبنیر وچلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورہ کیا۔ اضلاع مذکور کے تمام رئیسوں۔ غریبوں۔ علمأ اور فقیروں نے کہ اندازے کے مطابق چار لاکھ آدمی ہوں گے۔ اس فقیر کے ہاتھ پر انابت کی بیعت بجالائے اور دین کی مدد کے سلسلے میں فقیر کی رفاقت اور اطاعت اختیار کر لی۔ اُن کی دعوت سے فارغ ہو کر موضع پنجتار (جو کہ فتح یوسف زئی کا وطن ہے) واپس ہونے کا مشورہ ہوا اور اس موضع میں چند دن مقیم رہے۔ انھیں دنوں ساکنان سواحل دریائے اباسین مثل اہل تنول و دمتور و جدون و پکھلی و گھیپ و دھنی۔ و ہزارہ وغیرہ کا دورہ کیا۔ وہ لوگ اہل کفر کے ساتھ جہاد کے فضائل سے آگاہ ہو گئے اور اس جانب کی رفاقت دربارہ اعانت دین پروردگار اختیار کر لی۔ اور اس امر کے باعث ہوئے کہ لشکر فتح نشان مجاہدین اس موقعہ پر پکھلی اور تنول کی طرف متوجہ ہوئے۔ بالجملہ عنایت ربانی اور تائید یزدانی سے مومنین سندھ و خراسان مثل غلجائی۔ و اہل غزنی و کابل و فارسی داں پہاڑی۔ و اہل ننگرہار و شنواری و آفریدی۔ و مہمند و خلیل۔ و خٹک۔ و منڈر و یوسف زئی اہل صوات و بنیر و چیلہ و اہل باجوڑ۔ و اہل پکھلی و تنول۔ و دمتوڑ و گھیپ و دھنی و ہزارہ و راجہائے کشمیر و بادشاہ کاشغر۔ اعانت دین رب العالمین پر تیار ہیں اور طلب کے انتظار میں بیٹھے ہیں اور قوم درانی میں سے بھی اکثر فقیر کی رفاقت قبول کر چکے ہیں۔ البتہ نفاق نشان خاندان پائنداں خان ہے کہ بعضے آن میں مخالفت پر آمادہ ہیں اور بعض بالکل علیحدہ۔ الغرض اس علاقہ اور اس کے قرب و جوار میں قادر مختار کی قدرت سے حمیت ایمانی جوش میں آئی ہوئی ہے۔ امامت اور جہاد کا غلغلہ پڑا ہوا ہے۔ ہر چند کہ دربارہ اعانت دین مبین اور پرورش لشکر مجاہدین کہ جو حقیقت میں رب العالمین کا لشکر ہے مالک مطلق اور حقیقی بادشاہ کی دستگیری بمطابق حکم کی فرمانبرداری پر پختہ لازمی ہے۔ و من یتوکل علی اللہ فہو (جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا تو اُن کا وہی کفیل ہے) کافی و شافی ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ نعمت عظمےٰ و عطیہ کبرےٰ زمانے کے نوادر جیسی چیز ہے کہ کبھی کبھی بہت مدت گزرنے کے بعد پیش آتی ہے اور مومنوں کے لیے فتوحات اور خوشی کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ قدیمی دوستوں اور پکے محبوں کو اس فیض ربانی اور دولت جاودانی میں شریک کردوں۔ اور عزت دارین وجاہت کونین کے مرتبوں تک پہنچا دوں۔ لہٰذا خدمت صداقت واجب تحریر کیا جاتا ہے کہ اس محمود زمانے میں اور نیک ساعت کے آجانے کو راسخ الاعتقاد مومنوں اور پکے فرمانبردار مخلصوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مثل موسم بہار کی آمد کے جو پھولوں اور بلبل کے حق میں ہو یا موسم برسات جو درختوں اور نباتات کے حق میں ہو خیال کریں اور جو کچھ عمل میں لانے کے لائق ہو وہ کریں۔ اگر مالی تجارت چاہتے ہیں کہ سمجھیں کہ اس کا وقت بھی آپہنچا ہے۔ ایک دانہ بو دیں اور سات سو دانے حاصل کریں وقت کو ہاتھ سے نہ دیں اور جو کچھ ہو سکے ابھی سے کر گزریں کہ اچھا وقت اور گھڑی ہاتھ سے نکل جاتے ہیں پھر سوائے حسرت اور ندامت کی آہوں کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ آپ خود مختار ہیں۔ دنیاوی اور آخرت کے معاملہ میں ہوشیار اور تجربہ کار۔ نور ضمیر کیاست تخمیہ پر روشن اور ثابت ہے کہ اعانت دین مبین اور مجاہدین کی شرکت اور دیگر تمام مومنوں کی طرح انجناب پر بھی لازم اور مؤکد ہے۔ اگر صاف طور پر بیان کر کے طلب کروں تو یہ ہی فرض عین ہو جائے۔ لیکن اس معاملہ میں جو تغافل اختیار کر رکھا ہے اس سے ایک دینی فائدے کی امید ہے کہ آپ مسلمانوں کو ترغیب دیں گے اور مالی اعانت بھی کریں گے۔ اگر یہ بھی ہوا تو محض حزن اور حسرت نصیب اعدأ۔ خیر بخوبی سوچ لیں کہ قدیمی محبت کے اقتضا یہ بیان کرتے ہیں اور غیر اللہ سے مدد ہرگز کسی وجہ سے بھی نہیں چاہتا۔ الیساعمل بہت قبیح خیال کرتا ہوں۔ مخلوق کی قوت۔ و ثروت پروردگار کی عظمت کے زیر سایہ خیال میں بھی نہیں لاتا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

والسلام مع الاکرام۔ ۱۳ محرم ۱۲۴۲ھ

(۲۹)

www.KitaboSunnat.com

بنام سید محبوب علی صاحب دہلوی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا امیر المومنین سید احمد بخدمت سراپا برکت جناب ہدایت مآب۔ سیادت انتساب۔ مناقب اکتساب سلالہ اولاد دائمہ اطہار نقادہ احضار اسلاف کبار۔ گل سرسبز چمنستان مصطفوی۔ سرو نونہال بستان مرتضوی قبول بارگاہ رب قوی اخوی و اعزائی سید محبوب علی متع المسلمین بطول بقائہ وانطق المومنین بجمیل ثنائہ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ فضیلت پناہ ملا قطب الدین۔ و مرزا صاحب سعادت نشان مرزا احمد گل بیگ پہنچے۔ اور لشکر فتح نشان کے بارہ میں تفصیلات بیان کیں اور قرآن مجید کی دو آیات جو آپ نے کاغذ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تحریر کی تھیں وہ بھی اچھی طرح پڑھیں اور ان کا مدعا عیاں ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ خالق کل پر توکل تمام مہموں میں ایمان کی بڑی نشانی اور یقین کے ثمرات میں سے ہے۔ اگرچہ سیاست ملت کے بارہ میں اور احیائے سنت و اقامت جہاد اور ازالہ کفر و فساد اور تدابیر اپنی قوت بساط کے مطابق ضروری ہے۔ بالخصوص اس شخص کے ذمے کہ جماہیر اہل اسلام اور مشاہیر اعلام نے اس کو منصب امامت و ریاست پر قائم کیا ہو کہ اس کی رائے ثاقب اور فکر صحیح اور تدبیر صالح اس مہم عظیم کے متعلق جو پیش نظر ہو اور امر بزرگ اور واجبات اور تاکید میں سے ہے۔ تدبیر سوچنی تقدیر کے سپرد کرنے کے ہرگز ہرگز منافی نہیں کہ شاورہم فی الامر ایک پکی اور صریح آیت ہے

نیز گفت پیغمبر بہ آواز بلند ؎ بر توکل زانوئے اشتر ببند

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھل کر پکارا کہ اللہ پر توکل کر کے اونٹ کے زانو ضرور باندھ دے تاکہ وہ بھاگ نہ سکے) اور وقت کے اعتبار سے مناسب یہی ہے کہ اس خط کو دیکھتے ہی کوچ پر تیار ہو جاؤ اور ادھر کا عزم کر لو۔ بہرام خان کے ہمراہی یہاں کے بہت سے آدمیوں کے سامنے اس جانب کے قریب ان کی محافظت کے کفیل بن گئے اور یہ خیال ظاہر کیا کہ میں ان کو محفوظ راستے سے آپ کے پاس پہنچا دوں گا یعنی تین چار اشخاص جو راستے سے واقف ہیں ان کے پاس روانہ کر دوں گا کہ انھیں موضع میجنی کے اس پاس سے پار کر کے پوری حفاظت کے ساتھ پہنچا دیں اور نشیب و فراز سے آگاہ کر دیں۔ انشاء اللہ فضیلت پناہ ملا قطب الدین اخوندزادہ کے ہمراہ بہرام خان کے متعلقین خدمت سامی میں پہنچیں گے اور ملا ممدوح چونکہ چل نہیں سکتے کیوں کہ ان کے پاؤں میں آبلے پڑے ہوئے ہیں۔ اس لیے ملا موصوف کے ہمراہ بہرام خان کے متعلقین مذکور روانہ کرنے پر اکتفا کی گئی ہے۔ یہاں تشریف لانے میں جلدی کریں۔ دیر ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ اس کی مصلحت ملاقات کے وقت ظاہر کر دی جائیں گی اور اس کو توکل کے خلاف سمجھیں اور بشارت جو اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اس میں شامل نہ کریں۔ توکل اور تجلد اور فتح و نصرت کے باب میں رسول اللہ جو بشیر اور نذیر ہیں کی مثال نہ کبھی مخلوقات میں کبھی ہوئی ہے اور نہ کبھی ہوگی۔ ایسا توکل و اعتماد اور رسوخ اعتقاد اور وفور شجاعت و ہمت بشارت صلح حدیبیہ جیسے کہ وقوع میں آئی آپ کے ذکی ضمیر پر ظاہر و ثابت ہے۔ ہر چند غیرت اسلامی و حمیت ایمانی ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہادر صحابی کے دل اور بالخصوص فاروق اعظم میں کتنے جوش سے ظاہر ہو رہی تھی اور جرأت و بہادری کے کلمے زبان غیب ترجمان سے کیسے کچھ ادا ہو رہے تھے لیکن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے پُرجوش رد کرنے کو اور منافقوں کے مذاق اور کافروں کے تکبّر کا قطعاً خیال نہ کیا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ تسخنہ ایک قابل ذوق آیت مبارک ہے۔ (اور اس میں کلام نہیں کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی چال سیکھنا ہی سب سے بہتر تھی۔

آپ اس کلام اللہ کی روشنی قبول فرمائیں اور یہاں تشریف لا کر اس امر کا نفع اور مصلحت ملاحظہ فرمائیں اور کچھ تو ملا قطب الدین کی زبانی معلوم ہو جائے گا اور کچھ ان کی باتوں سے سمجھ جائیں گے۔ ہر چند اس کے حکم کے مطابق جو موجود وہ دیکھتا ہے اور غائب کو نہیں دیکھ سکتا حقیقت حال تشریف آوری کے بغیر ظاہر نہیں ہو گی لیکن اس طرز عمل کی حکمت ممدوح کے کلام سے بھی تہہ تک پہنچا دے گی۔ سفر کا یہ طریقہ استعمال فرمائیں۔ گرمیوں کا موسم کہ چاندنی راتیں ہیں۔ رات کو سفر کریں اور اونٹوں کو مع سامان کے ملا علی خان کے مشورے کسی معتبر کو امانت کے طور پر سپرد کر دیں اور بے فکر ہو کر بعد مغرب کوچ کرنا چاہیے اور ساری رات سفر کرتے رہنا چاہیے اور دن کا وقت پہاڑوں کے نیچے کسی محفوظ مقام میں گزار دیں اور اسی طرح پر اس جانب کے پاس پہنچ جائیں۔ چند غریبوں کو برائے حفاظت اونٹوں کی خدمت کے لیے مقرر کر دیں اور اُن کے ہتھیار بھی ہمراہ لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہرام خان کے ساتھیوں کی کوشش سے مع اسباب کے اس جانب کے پاس پہنچ جائیں گے۔ خاطر جمع رکھیں اور وہاں کے مومنوں اور دوستوں کو تسلی دیں انشاء اللہ تعالےٰ اس جانب تقریباً بیس دن یا ایک ماہ تک پشاور کی طرف عزم کریں گے۔ میں نے منافقوں سے ہرگز ہرگز مصالحت نہیں کی ہے اور اُن سے موافقت کرنے کی قطعاً کوشش نہیں کی چنانچہ ملک فیض اللہ کا خط انھی دنوں میں اس جانب کو پہنچا تھا جس کا جواب لکھ دیا گیا تھا۔ دونوں کی نقلیں اس رقعہ کے ساتھ خدمت سامی میں پہنچ جائیں گی۔ ملاحظہ فرما کر سب کی اچھی طرح تسلی کر دیں اور ملا علی خان کو ضرور بالضرور اپنے ہمراہ لائیں۔

زیادہ والسلام مع الاکرام۔ مرقومہ ۱۷ ار محرم ۱۲۴۴ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰)

بنام شاہ صبغتہ اللہ سندھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت بابرکت سجادہ نشین محافل ارشاد و تلقین۔ رہنمائے ارباب صدق و یقین۔ مرجع مستفیدین۔ مسترشدین۔ ہادی راہ آلہ مخدومی حضرت شاہ صبغتہ اللہ صاحب مد اللہ ظلال ہدایتہ علی رؤس الطالبین الی یوم الدین بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ کریمانہ گرامی نامہ مشتمل بہ وفور رغبت و عالی ہمتی و تاکید عزیمت دربارہ افشائے ملت و احیائے سنت و اقامت جہاد و استیصال کفر و عناد پہنچے۔ اُن کے مندرجہ مضامین بلیغ عبارتوں سے مختصر طور پر اور آنے والوں اور جانے والوں کے بیان سے تفصیل معلوم ہوگئی۔ سچ تو یہ ہے کہ اس امر عظیم اور بزرگ مہم کو سرانجام دینے اور اختتام تک پہنچانے کے لیے اس ہدایت مآب اور سرفراز مقبولوں اور ممتاز بادیوں اور ہمت والوں کو ایسی رغبت زیب دیتی ہے ؎

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند (یہ کام آپ جیسے جواں مردوں سے سرانجام پاتے ہیں اور مرد ایسا ہی کیا کرتے ہیں) آپ کی ہمت عالی سے یہ بعید نہیں ہے کہ کوہ و دشت کے خارستان کو اپنے قدم عالی کی برکت سے گلزار بنادیں۔ لیکن بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام مخلصین اور دوستوں کو خصوصاً اور کل مومنوں اور صادقوں کو عموماً ترغیب دے کر وہاں کے مشاہیر بلکہ جماہیر کو رفیق بنائیں اور ایسے مقام پہ جہاں مخالفوں کے ضرر سے محفوظ رہیں اور دشمنوں کے حملے سے بچاؤ بھی ہو۔ کفار اقوام سکھوں کی حدود کے قریب۔ بدؤں اور ظالموں کی مضرت سے علیحدہ ہو اور ہوشیاری سے اقامت فرمائیں اور اس فقیر کے اہل و عیال کو مع اپنے اہل و عیال کے موضع مذکور یا کسی اور محفوظ موضع میں مقیم ہو جائیں اور اُس مقام سے شروع کریں اپنی کوشش کو۔ شجاعت اور جوانمردی سے اہل کفار معرکہ جہاد شروع کریں۔ اطراف و جوانب پر قبضہ کریں اور بلاد کفر کو مجاہدین کی قیام گاہ بنادیں اور وہاں دین متین کا ستارہ روشن کردیں جس جگہ ممکن ہو آوازہ جہاد اور غلغلہ استیصال کفر و فساد پہنچائیں۔ بالجملہ بہادری کے میدان میں دائیں بائیں زور دکھائیں اور کفار کے گھروں کو اشرار کی خونریزی سے لالہ زار بنادیں کہ شرکت کی ظلمت الناس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلواروں کی چمک سے تیر و تفنگ کی دلک سے حسب مقصود دور ہو جائے۔ اور وہاں کا تمام علاقہ رب معبود کی توحید سے بھر پور ہو جائے اور کفر کا اندھیرا عدم کے کونے میں چھپ جائے۔ ہدایت اور متانت کا آفتاب شجاعت اور بہادری کے افق سے طلوع ہو۔ جہاں تک ہو سکے سعی بلیغ فرمائیں اور اس کے انجام کا بارگاہ واہب العطیات (اللہ تعالیٰ) سے امید رکھیں۔ عبادت شعار بندوں کا یہی کام ہے کہ دربارہ رب العباد کے احکاموں کو اپنی طرف سے پوری تدبیر کر لیں اور پورا کرنا تقدیر پہ چھوڑ دیں۔ "اعلام عام" بخدمت جماہیر اہل اسلام بخدمت عالی روانہ کیا گیا ہے۔ اس کی نقلیں کر کے ہر طرف پھیلا دیں۔ علماء۔ فقراء۔ رئیسوں اور غریبوں کو حق کی اس دعوت عام سے خبردار کریں انشاء اللہ تعالیٰ

اس خط کے بعد اپنے رفیقوں میں سے ایک صاحب کو جو پکے مسلمان اور پورے مومنوں میں سے ہیں۔ صاحب ہمت اور ارجمند بخت بھی ہیں آپ کی خدمت سامی میں روانہ کروں گا۔ اور اس کو بیعت امامت لینے کے لیے اپنا نائب کروں گا تاکہ اس علاقے کے مومنوں اور مسلمانوں اس امر کی ترغیب دیں کہ اس فقیر کی امامت کی بیعت اس کے ہاتھ پہ بجالا سکیں ہر چند اولے اور انسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ خود ان جناب کو اس بارہ میں اپنا نائب بناؤں اور اس نیابت کا شہرہ وہاں کے مسلمانوں تک پہنچاؤں لیکن اس حکم کے پیش نظر کہ اُحضِرَتِ الانفُسُ الشح (مال کی حرص سب میں ہوتی ہے) اگر انسانی نفوس اتحاد پر راغب ہیں اور قلب کی روح کی صفائی اُن سے ناامید نہیں۔ اس گمان کے باعث آپ کے بعض رشتہ دار اپنے زعم میں آنجناب کے ساتھ برابری کا دعوٰے کرتے رہتے ہیں اور اپنے آپ کو والا جناب کا ہمسر گردانتے ہیں۔ پس بیعت امامت بجالانا اگرچہ نیابت کے طریقہ پہ ہو تو شاید پسند نہ فرمائیں اور اس سبب سے امر مسنون کو پورا نہ کریں اس لیے ایک اجنبی شخص کو برائے نام اس افضل اسلام کے سرانجام دینے کے لیے مقرر کیا گیا ہے ورنہ فی الحقیقت ایں جانب کی نیابت کا منصب انجناب کو زیب دیتا ہے۔ باقی حالات کی تفصیل صدق نہ جہاں برادر دینی و مجمع مکارم میاں محمد قاسم کی زبانی ظاہر ہو گی جو کچھ ان کے کلام مصلحت آمیز سے مفہوم ہو اس کو سچ جان کر اس پر عمل فرمائیں۔

زیادہ والسلام مع الاکرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۱)

بنام محمد بہاول خان عباسی والی بہاول پور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت خان شہامت نشان۔ شوکت عنوان۔ عالیجاہ۔ رفیع جائگاہ۔ عظمت پائے گا۔ شجاعت آثار۔ تہور وقار۔ حافظ الملک۔ نصرت جنگ رکن الدولہ محمد بہادل خان عباسی بہادر زاد اللہ حشمتہ۔ بتاریخ ۱۸ ماہ محرم الحرام ۱۲۴۲ھ۔ روز یکشنبہ۔ مخزن رفاضات جبرئیل۔ معدن افادات نبیل۔ ہادی انام اہل سلام۔ مقرب بارگاہ جلیل مولانا محمد اسماعیل فیض معمور سیدنا و سندنا حضرت امیر المومنین وامام المسلمین (ایداللہ الدین بنصرہ وبلقام) اللہ اُن کی نصرت اور زندگی سے مدد کرتا ہے) کے حضور سے جمعیت لشکری زبان ابرار اور نیک مجاہدین کے ساتھ پکھلی کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اللہ ناصر اور مددگار رہے۔ از مقام پنجتار

(۳۲)

بنام نواب اسکندر جاہ فولاد جنگ بہادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب خلائق مآب معلّے القاب۔ رونق افزائے اورنگ جلالت و فرمانروائی کشور شہامت۔ مسند رائے محفل سیاست وکیاست۔ معرکہ پیرائے میادین صولت وشجاعت۔ عظمت مآب ابہت انتساب۔ نواب سکندر جاہ فولاد بہادر زاد اقبالہٗ وضاعف جلالہٗ ووفقہ اللہ لما یحب ویرضاہ وواصلہ الی ما یتمناہ۔ بعد ادائے تسلیمات مسنون وغیابات اخلاص شحون برائے جلالت پیرائے واضح ہو کہ چونکہ حمیت دین متین۔ عبادت شعار بندوں کا دستور ہے اور حمایت شرح متین خیر اندیش محمدیوں کا طریقہ ہے اور جابر کفار کی ذلت کرنا صولت ایمانی کی علامت ہے اور شورش پسندوں کی زیادتیوں کو کم کرنا شان سلطانی ہے۔ سرکش شریروں کی اہانت اسلام کی بہترین عبادتوں میں سے ایک ہے اور نیک مجاہدوں کی اعانت حکام کی بہترین عادتوں میں سے ہے۔ جنگ میں کافروں کو قتل کرنا غیرت دین کے لیے ضروری ہے اور لشکر کشی کرنا سلاطین کی اعلےٰ سیرت ہے۔ دین مبین کے دشمنوں کی مخالفت اعلام نبوت کا عین مدعا ہے اور شرع والوں سے نرمی برتنا فتح کا اصل مقصد ہے لیکن تلوار اور نیزوں کی قوت سے مدافعت جماعت کثیر کا شیوہ ہے اور اہل فساد اور باغیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دشمنوں کا صفایا با اقتدار رئیسوں کا کام ہے۔ از بسکہ خاندان عالیشان اُن کا عظمت نشان اس وقت جاہ و جلال اور عزت و اقبال کا مقام اور مرکز ہے۔ معانی اخلاق کا خزانہ اور ہمتوں کا اور جود و کرم کا منبع اور اہل سیف و قلم کا مرکز۔ ارکان خاندان کی غایت بہادری کی وجہ سے متکبروں کے قلب اور زمین و زماں لرزتے ہیں اور دبدبہ اور شان کی شہرت سے زمانے کے جیا[؟]وں کے حوصلے پست ہوتے ہیں۔ لیکن چند سال سے قادر فعال کے منشائے مشیت لیکن اقوام سکھ کا غلبہ اکثر ممالک پر ہونے سے معززین کی ناموس و ننگ نرغے میں آگئے ہیں۔ ارباب علم و دیانت کی قدر و منزلت جاتی رہی ہے اور حاکموں کی عزت اور اقبال درہم برہم ہوگیا ہے۔ اس لیے بجناب والا جناب تحریر کیا جاتا ہے کہ آخر یہ ناتواں جان اور سریع الزوال مال اور جلد تبدیل ہونے والا مال اور فنا ہونے والا جاہ و جلال ایک دن رخصت ہو جائے گا اور ہے بھی قابل رخصت اور حشر کے محکمہ میں حساب و کتاب و سوال و جواب بحضور رب الارباب حاضر ہونا ہے۔ ہر چند آج اُس کی حفاظت میں چاہے کمال کوشش کر ڈالیں۔ لیکن لازماً ایک دن اس کو چھوڑنا ہے اور عزرائیل کے لشکر اور ملک الموت کے مددگاروں کو سونپ دینا ہے۔ پھر کیوں نہ آج ہی کمال ہمت عالی اور پوری رضا و رغبت اپنے ہاتھوں ہی راہ مولا میں نثار کر دیں کہ کل کمال عاجزی و حسرت و ندامت سے اپنی خوشی کے بغیر دینا پڑے گا اور گناہ گاری اور وبال وغیرہ کے سوا کچھ ہمراہ نہ ہوگا۔ پس بہتر یہی ہے کہ آج اعلائے کلمہ رب العالمین و احیائے سنت سید المرسلین و سرکش کفار کی بربادی کے لیے ہمت کر کے تیار ہو جائیں اور شرح مبین کا تائیدی جھنڈا بلند کریں۔ ہر چند اقامت جہاد اور کفر و فساد کو مٹانا جماہیر اہل اسلام پر عموماً واجب ہے مگر مشاہیر حکام پر بالخصوص بہت واجب ہے۔ اس لیے تحریر کیا جاتا ہے کہ یہ عاجز و خاکسار اور ناچیز بمقتضائے حمیت اسلام اور مدعائے تائید دین خیر الانام چند مخلص مومنوں کے ہمراہ اپنے وطن مالوف سے حصول ہجرت کی نیت سے اور اقوام سکھ کے مقابلے میں اقامت جہاد کے لیے چل کر بلاد ہندوستان اور خراسان کا دورہ کر کے اور کل مومنوں کو اس امر کی ترغیب دے کر یوسف زئیوں کے وطن میں پہنچے اور وہاں کے مومنوں اور مخلصوں کی رفاقت سے معاملہ جنگ وجدل کفار نگوں سار سے پیش آیا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ فتح و نصرت کی سلامتیں بمطابق وعدہ حضرت رب العزت مغفرو فتح مندموئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ بعض موقعوں پر چند منافقین کی شرکت کی وجہ سے کچھ نقصان مومنوں کے لشکر کو پہنچا لیکن اصل شجر جہاد اور بنیاد و استیصال کفر و فساد اس طرح مضبوط ہو گئیں کہ چند پتوں کے گرنے سے جو کفار کی شورش کی آندھی کا نتیجہ تھا اور چاروں طرف مسلمانوں کی زبانوں پر نحن انصار اللہ (ہم اللہ تعالےٰ کا لشکر ہیں) کا نعرہ برپا تھا۔ ہزاروں بلکہ بے شمار لوگوں نے اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کر لی۔ غیرت کا تاج سر پر اور شجاعت و بہادری کی خلعت تن پر ڈال کر محبت جان و مال اور اہل و عیال۔ و نمائش و راحت و آسائش سے علیحدہ ہو کر تیار ہو گئے اور میدان اعلائے دین اور سنت سید المرسلین کے ظاہر کرنے میں شیر غراں کی طرح جھپٹے۔ اور از انجاکہ کلام ملک علام (اللہ تعالےٰ) و سنت سید الانام اور علمائے کرام کے فتوؤں کے بموجب اس عمدہ ارکان اسلام کی اقامت بغیر امام کے نصب کے شرح کے مطابق نہیں اس لیے بہت سے سادات کرام و علمائے مشہور اور قضات اور مشائخ عالی مقام اور خوانین ذوی الاحتشام جماہیر خواص و عام اس فقیر کے ہاتھ پر بیعت امامت بجا لائے۔ الحمد للہ والمنۃ کہ بہت عرصہ کے بعد مقابلہ اہل کفر و عناد اور صحت نماز جمعہ و عیدین شرع کے مطابق ادا ہوئیں۔ ہر چند یہ ضعیف بندہ اس منصب شریف کے حصول ہونے کا پہلے ہی بشارت غیبی سے بشارت یافتہ تھا۔ دوسرے جماہیر مومنوں کے اتفاق و اتحاد سے مشرف ہوا لیکن ظاہر و باطن کا جاننے والا گواہ ہے کہ اس تمام معرکہ پیرائی اور عربدہ آرائی سے سوائے اعلائے کلمہ رب العالمین و احیائے سنت سید المرسلین، و بلاد مومنین کو اقوام درانہ دیاں سے آزاد کرانا اور کوئی مقصد نہیں۔ دیگر ملکوں پر تسلط کی آرزو، شہروں اور بے شمار خزانوں اور عالی خاندان بادشاہوں کی سلطنت کو چھین لینا اور عالی قدر رئیسوں سے ریاست اور بندگان خدا اور امت سید الابرار کے درمیان اپنے آپ کو اعلےٰ تسلیم کرانے کا خیال کبھی بھی دل میں نہیں آیا۔ اور ہرگز ہرگز کوئی شیطانی وسوسہ اور دلوں کی خواہشات اس دعوت رحمانی کے ساتھ مخلوط نہیں کیا گیا۔ اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر اللہ تعالےٰ گواہ ہے۔ پس جب یہ عاجز ذرہ بے مقدار باوجودیکہ خانہ نشینی اور خلوت گزینی ہمارا وطیرہ اور فعل ہے غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کے باعث محض فی سبیل اللہ کمر ہمت باندھ کر برائے نصرت دین متین اور حمایت شرع مبین ثابت قدمی کے میدان میں پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزم کے ساتھ داخل ہوا ہے اور اپنی طاقت کے مطابق کوششیں کیں ہیں تو پختہ یقین ہے کہ آں والا جاہ کہ بعزت ایمانی و حمیت خاندانی کی صفت سے موصوف ہیں اور لشکر کی سیرت میں معروف و مشہور۔ دین کے جھنڈے بلند کرنے اور سنت سید المرسلین کے نمایاں کرنے اور سرکش کفار کو فنا و برباد کرنے اور بلاد اسلام کو مشرکوں اور کافروں کے پنجے سے چھڑانے اور احکام رب العالمین کے جاری کرنے اور سیاست کی رو سے انتظام اور شرع مبین کے قوانین کے مطابق عدالت کی طرف ضرور ہمت عالی کو متوجہ فرمائیں گے۔ نیز شجاعت اور بہادری کے جھنڈے اور دبدبہ اور ثابت قدمی کے علم لہرائیں گے۔ لیکن اگر موکب اجلال کی توجہ اس جانب نہ ہو سکے تو لازم ہے کہ تمام چھوٹے بڑے عالم دین۔ نیک اور معزز اراکین اور شجاع و بہادر سپاہی اور فرمانبردار رعیت کو ترغیب دیں اور کچھ فتح یاب لشکریوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور خزانہ عامرہ سے مجاہدین کی اعانت فرمائیں تا کہ ان والا جناب کو دین رب الارباب کی اشاعت اور کفار کو تباہ کرنا آپ پر اچھی طرح ظاہر ہو اور فرمودہ قرآن مجید کے مطابق کافی لذت ہاتھ آئے۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ

"اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر بہ اعتبار درجہ فضیلت دی ہے ۴: ۹۷"

جیسے کہ اس دنیا میں ریاست اور امارت سے بنی نوع انسان میں ممتاز ہیں اسی طرح جنت النعیم کے اعلیٰ درجوں اور مقام صدق رب کریم کے زیر سایہ میں جگہ پانے پر فخر و مباہات اپنے ہم عصروں کے مقابلے میں ظاہر کر سکیں۔ انشاء اللہ بمطابق مواعید صادقہ کلام ربانی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔

اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جما دے گا ۴۷: ۸

اور بموجب ارشادات غیبی و بے شک و شبہ بشارتوں کے کہ یہ فقیر ان سے بشارت یافتہ ہے۔ عنقریب فتح جلوہ نما ہو گی اور بے شمار خزانے اور کفار زنگوں سار کے بلاد پشاور سے لے کر دریائے ستلج تک نیک انصار کے تصرف میں ہوں گے۔ یہ فقیر مال و اسباب کے حصول اور بلاد و شہر پر تصرف سے غرض نہیں رکھتا۔ جس مومن بھائی نے کفار مشرکین سے علاقہ چھڑانے کی کوشش کی اس نے احکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العالمین و رضائے سید المرسلین میں کوشش کی اور شریعت غرا کے قوانین کو سیاست و عدالت میں برتا۔ بس فقیر کا مقصد حاصل ہوا اور میری سعی اپنے نشانے پر پہنچی۔ اس بارہ میں خوب تامل فرمائیں اور عقل دوربین کو کام میں لائیں تاکہ دونوں جہانوں کی دولت و سعادت حاصل کریں۔ والسلام مع الاکرام۔

(۳۳)

بنام دُرانیاں عالی جاہان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت مومنین مخلصین صادقین۔ راسخین جن کا تعلق قوم دُرانی و غلزئی سے ہے اور عساکر یار محمد میں شامل ہیں بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ جو شخص اسلام کا دعوےٰ کرتا ہے اور اپنی جان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت شمار کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ نصرت دین محمدی کے بارہ میں انتہائی کوشش بجالائے اور اس بارہ میں خدا اور رسول کے جانب منافقوں اور کافروں پر ترجیح دے اور دین کے دشمنوں کی رفاقت چھوڑ دے اور اپنی جان کو مجاہدین میں شریک کرے۔ بالفعل یہ عاجز خاکسار ذرہ بے مقدار یعنی سید احمد عبودیت شعار بندہ از بندگان قادر مختار اور نسب کے اعتبار سے سید الابرار نبی صلعم کی اولاد میں سے ہے۔ محض نصرت دین اور تجدید سنت سید المرسلین کے لیے تیار ہو کر سرکش کفار کی بربادی پر آمادہ ہوا ہے۔ لیکن بعض کلمہ گو منافق کہ اپنے نفاق گزینہ دل میں کفار کی محبت و خیر خواہی رکھتے ہیں چنانچہ وہ جماہیر مسلمانوں کو عموماً اور مشاہیر علما کی خصوصاً بدخواہی کرتے ہیں اور مہاجرین اور مجاہدین کی مخالفت اس حد تک کرتے ہیں کہ اُن کا ضرر بہ نسبت کفار کی خرابیوں کے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ آخر ہوتے ہوتے اُن کی عداوت اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ مومنوں کو اقامت جہاد سے مانع ہونے لگے ہیں۔ اور مجاہدوں کے سدراہ ہوگئے ہیں۔ اس صورت میں اُن کے ساتھ جہاد بہ نسبت کفار کے زیادہ لازم ہوگیا ہے۔

پس جو اپنے ایمان کو عزیز رکھتے ہیں اور دین اسلام کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا جانتے ہیں اور آنحضرت صلعم کی شفاعت کو جزا کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن توقع رکھتے ہیں اُن پر لازم ہے کہ مجاہدین کا شریک ہو اور غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کو کام میں لائے کفار کی خیرخواہی اور منافقوں کی رفاقت ترک کر دے اور دل کو ان شقی گروہ کی محبت سے پاک کر دے۔ اور مجاہدوں کے لشکر میں آداخل ہو۔ جس قدر کفار اور منافقوں کی رفاقت میں دنیاوی نفع حاصل ہو رہا تھا اس سے انشاء اللہ بہت زیادہ پائے گا۔ دُنیا اور آخرت میں عزت اور سرخروئی حاصل ہو گی۔ بالجملہ جو شخص مومنوں کی شرکت کا ارادہ رکھے لازم ہے کہ ایں جانب کو آگاہ فرمائے تاکہ اُس کا منصب اور گزران کا طریقہ متعین کیا جائے۔

زیادہ والسلام مع اکرام

(۳۴)

بنام شہزادہ محمود بخت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت شاہزادہ والا تبار۔ عالی مقدار۔ رفیع القدر، وسیع الصدر۔ سلالہ خاندان ارباب دیہیم و تخت۔ شاہزادہ مرزا محمود بخت سلمہ اللہ تعالےٰ واوصلہم الی غایتہ ما یتمناہ۔ بعد از سلام مسنون و تحیات اکرام مشحون و دعوات اجابت مقرون بر رائے جلالت پیرائے۔ واضح ہو کہ گرامی نامہ کریمانہ سعادت کا نشان سید عبدالرحمٰن ہمشیرہ زادہ اس ضعیف کی وساطت سے صادر ہوا۔ سید محمود نے گرامی نامہ کو بعینہ اپنے خط میں لپیٹ کر ایں جانب کے پاس ارسال کر دیا۔ ایں جانب کو وصول ہوا۔ لطف آمیز مضامین ظاہر ہوئے۔ دیرانہ دوستی اور مودت کے تعلقات طرفین میں خوب مضبوط ہیں۔ اور کمال کو پہنچے ہیں۔ ان تعلقات کے مرتبوں کا اظہار تحریر و تقدیر میں دشوار ہے۔ بلکہ ظاہر کرنے وغیرہ سے مستغنی ہیں اور بسبب ظاہر ہوتے خبروں کے احتیاج نہیں۔ از بسکہ چند دنوں تک اس کوہستان سے بلاد پورب تک رسل و رسائل کے راستے بند تھے اس لیے محبت ناموں کے ارسال کرنے میں ایک طرح کی دیر واقع ہوئی۔ بالفعل اپنے کاروبار میں مشغول ہیں اور اُس کے ثمرات کے ظہور کے خالق انس و جان کی بارگاہ سے اُمیدوار۔ انشاء اللہ تعالےٰ کسی مناسب موقع پر تکلیف دوں گا اور اس وقت البتہ حرکت سراپا برکت عین فیض کے ابتدائی ہو گی۔ بالفعل نیک دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں اور آنجناب کی ترقی دارین پسند ہے۔ والسلام مع الاکرام

(۳۵)

بنام شاہ نظام الدین صاحب سندھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت سراپا برکت افادات مآب کمالات انتساب۔ زیب افزائے سجادہ کرام اسلاف۔ رونق افزائے مسند اولیا عظام اخلاف نظام شرع مبین نظام الملتہ والدین مد اللہ الظلال ہدایتہ علی رؤس المستفیدین والمسترشدین بعد از روائے تحیات مسنون و ادعیہ اکرام مشحون بہر رائے ہدایت پیرائے واضح ہو کہ گرامی نامی نے عزت بخشی او مباعث سرور و نشاط ہوا۔ مضامین لطف آمیز درج تھے جو ظاہر ہوئے۔ دوستی اور اتحاد کے تعلقات زیادہ مضبوط کیے۔ جو قاصد کہ انجناب کی معرفت روانہ کیا گیا تھا عین انتظار میں پہنچا اور خاطر نگران کی تسلی کا باعث ہوا۔ جس وقت پنجتار سے پشاور کی جانب دو منزل کوچ کیا تھا اسی وقت قاصد سے ملاقات ہوئی اور اتنی ہی مسافت سفر اُن کی کم ہوئی۔ چار روز قیام کیا پھر اس طرف روانہ ہو گئے۔ زیادہ والسلام مع اکرام

(۳۶)

مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنام راجہ نجف خان خانپوری۔ بزبان عربی از نائب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد جس نے انسان کو پیدا کیا اور بیان کی طاقت بخشی۔ سید ولد عدنان پر آن کی آل و اصحاب پر صلوٰۃ و السلام جو کہ افضل ترین انسان تھے۔ اما بعد منجانب امیر المومنین بخدمت قدوۃ المخلصین زبدۃ الصادقین بعد السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ آپ کا گرامی نامہ پہنچا۔ جو حد بصیرت اور حسن سیرت پر دلالت کرتا ہے اور ہم افضل اعمال کے عطیہ پر شکر کرتے ہیں اور اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں اور اللہ ہی کے لیے بیر رکھتے ہیں۔ دین کی خاطر دوستی ہے اور مخالفت بھی اور یہ ہی دونوں عادتیں اچھی ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے وہ احکام دیئے جو سید ختم المرسلین کے ذریعہ ظاہر ہوئے اور تمام مسلوں کے لیے بہتر ہیں اور گرامی حکم کہ اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے ہیں جنگ کرو اور اپنے سوا کسی پہ جبر نہ کرو۔ اور مومنوں کو ترغیب۔ اللہ کی تعریف ہے کہ ہم اس امر میں مشغول ہیں۔ نیز آپ کو بھی شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ اس امر عظیم میں ہم اللہ تعالے سے آرزو کرتے ہیں کہ آپ کو ہمارا رفیق بنائے جس امر کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ اپنے کرم سے حق رفاقت ادا کرنے کی طاقت عطا فرمائیے۔ سید حبیب کی زبانی آپ کا مرسلہ پیغام معلوم ہوا۔ اسی محب سفر کی زبانی جواب آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ والسلام اکرام۔

(۴۷

بنام عجب خان رئیس۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بمطالعہ۔ عالی جاہ۔ رفیع جائیگاہ حشمت دستگاہ۔ رفعت پائے گاہ۔ شوکت نشان عجب خان سلمہ اللہ تعالے۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ آپ نے اپنی تمام عمر فتنہ فساد اور مسلمانوں کے درمیان ایس کے قتل و قتال برپا کرنے میں گزاری ہے۔ آخر ایسے وقت میں کہ خدا واسطے کا کام پیش آیا اس کفر و نفاق کی رسم سے دست بردار نہیں ہوتے ہیں بلکہ فتنہ عظیم برپا کر دیا ہے۔ شاید خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درست ایمان نہیں رکھتے اور اپنے ذہن میں یہ تصور باندھ رکھا ہے کہ ہمیشہ اس دنیا فانی میں رہو گے یا تمھاری سرداری حشر کے دن خدا کے روبرو بھی اس حد تک ظاہر ہو گی کہ اللہ تعالیٰ بھی تمھاری حمایت کرے گا۔ سُبحان اللہ جس جگہ جہاد سلطانوں کو مثل فرعون اور نمرود کوئی نہیں پوچھتا تمہارے جیسے کمزور انسان کو کون پوچھے گا۔ یہ غرض نہیں کہ تم حق پہ تھے باطل پر بلکہ مقصود یہ ہے کہ ایسے وقت میں فتنہ و فساد برپا کرنا اگر بر حق بھی ہو تو بھی عین باطل ہے۔ اگر باطل ہے وہ کفر کے قریب ہے۔ اگر مسلمان ہو اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ چیز سمجھتے ہو تو بالفعل مخالفوں سے کمال الحاج وزاری و خواری کے ساتھ صلح کر کے بہت جلد اپنے گروہ کے ایں جانب کے پاس آجاؤ۔ اگر تھوڑا سا ایمان بھی ہو تو ایں جانب کے پاس آؤ ورنہ ایں جانب کو بھی اصلاً منافقوں اور ضعیفوں الایمان کی ایسی حاجت نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۸)

بنام مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت بابرکت صاحبزادہ والا تبار۔ مولانا محمد اسحاق صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد از سلام مسنون و دعا اجابت مقرون واضح ہو کہ بتاریخ دس ماہ رمضان کو ہنڈی مبلغ سات ہزار نو سو پچاس روپے کی پہنچی۔ لیکن سوائے پرچہ کاغذ کے ایک کوڑی بھی نہیں پہنچی۔ اس کا موجب دریافت طلب نہیں۔ لازمی ہے کہ اس دیر کا سبب اس پر لکھ دیں۔ زیادہ والسلام مع الاکرام۔

(۳۹)

بنام علمائے پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمات عالیات منابیع ہدایات۔ مصادر افادات۔ ہادیان راہ دین وخادیان شرع متین۔ ناشران احکام رب العالمین نائبان رسول امین مولانا حافظ دراز و مولانا حافظ محمد عظیم و مولانا عبد المطلب اخوندزادہ و مولانا حافظ مراد اخوندزادہ ۔ مولانا غلام حبیب اخوندزادہ۔ مولانا قاضی سعید الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد اللہ اخوندزادہ و مولانا محمد حسن اخوندزادہ و مولانا حافظ احمد اخوندزادہ و جمیع علمائے بلدہ پشاور سلمہم اللہ تعالےٰ۔ بعد ادائے تحیات و دعائے ترقی مدارج ہدایات اللہ کرے ظاہر ہوں۔ ان دنوں ایسا سنا گیا ہے کہ بعض بے انصاف جھگڑالو اور متکبر ظالم چند فتنہ انگیز وسوسے اور جھگڑے ہم بے چارے مہاجرین اور مجاہدین کے نسبت عوام و خواص میں مثل بنائے ہوئے ہیں اور مسلمانوں میں محض چرب زبانی سے عداوت کی آگ بھڑکا رہے ہیں اور اپنے لیے باطنی شقاوت کا سرمایہ جمع کر رہے ہیں اور جھوٹ و افترا کا وبال اپنی گردنوں پر لے رہے ہیں اور بے فائدہ جھوٹ کا وبال روز جزا کے لیے اپنے واسطے مہیا کر رہے ہیں۔ ہم اس سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ علاوہ بریں یہ کہ بعض مومنوں کو اپنے جھوٹ۔ فریب سے گمراہ کر کے اُن کو رب العالمین کے راستے سے یعنی مہاجرین اور مجاہدین کی شرکت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور ایسے بالوں نے شرع مبین کے خادموں کو بدظن کر دیا ہے اور جہاد کے سیدھے راستے کو اُن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظروں میں ٹیڑھا کر دیا ہے۔ آیہ کریمہ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۔ جھوٹوں پر اللہ تعالےٰ کی پھٹکار ہو۔ ۳ : ۵۴

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ o الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا ؕ

ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔ ان ظالموں پر جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور چاہتے کہ وہ سیدھی نہ ہو۔ اس میں کجی ڈال دیں۔ ۷ : ۴۵

کیا یہ آیات کبھی نہیں پڑھیں۔ اور کبھی غور و فکر نہیں کیا۔ ہر چند ہم ضعیف لوگ سہی لیکن اللہ تعالےٰ کی محض مدد پر اعتماد رکھتے ہیں اور صرف اسی کی عنایت کو قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔ ہرگز موافقت و مخالفت مخلوق کی خیال میں نہیں لاتے اور اچھے بُرے نام کی خواہش ہم عصروں میں شمار نہیں کرتے اور اُن کی مذمت کو اُن کی مدح کی طرح اعتبار سے گرا ہوا سمجھتے ہیں اور مداحی طور پر قادر منانہ کی نزول رحمت کے انتظار میں ہیں لیکن بحکم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت کی جگہ سے پرہیز کردہ۔ اُن کی تہمت کا دفعیہ لازمی سمجھا اور اس توقع پر کہ شاید کوئی صاحب صادقوں میں سے مشارکت کا ارادہ رکھتا ہو اور اُن کی تہمت اور افترا کے سبب سے منہ موڑے ہوئے ہو اور شاید حقیقت حال کھلنے اور مشکل کا عقدہ حل ہونے پر بطریق اخلاص راست روی اختیار کرے۔ اس لیے بیان واقعی اس بارے میں واجب سمجھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ ان مفتریوں کے جملہ افترا میں سے بھی ہے کہ اس فقیر بلکہ تمام مجاہدین کو ملحد و زندیق طبقہ سے نسبت دیتے ہیں۔ یعنی الیسا ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مسافروں کی جماعت کوئی مذہب نہیں رکھتی اور کسی طریقے پر کاربند نہیں بلکہ محض نفسیات پرست ہیں اور ہر طرح مزے اُڑانے جانتے ہیں خواہ موافق کتاب ہو خواہ مخالف۔ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ پس جاننا چاہیئے کہ ہم لوگوں کی نسبت اس امر شنیع سے محض قبیح افترا ہے اور صریح بہتان ہے۔ یہ فقیر اور اُس کا خاندان بلاد ہندوستان میں گمنام نہیں۔ ہزاروں افراد خاص و عام اس فقیر اور اس کے اسلاف کو جانتے ہیں کہ باپ دادوں سے اس فقیر کا مذہب حنفی ہے اور بالفعل کل قول و فعل اس حنیف کے قوانین اور اصول حنفیہ اور اُن کے قواعد و آئین کے مطابق ہیں۔ ایک بات بھی اُصول سے خارج نہیں (اِلّا ماشاءَ اللّٰہ) اور سبھی آدمیوں سے بھول اور غفلت ہو جاتی ہے جو اپنی خطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اقرار کرتے ہیں اور آگاہی کے بعد توبہ کرتے ہیں۔ البتہ ہر مذہب کے محققوں کا طریقہ علیحدہ ہوتا ہے اور ان کے علاوہ دوسروں کا علیحدہ طریق۔ بعض راویوں پر بعض کو ترجیح دی جاتی ہے البتہ دلیل کی طاقت سے اور بعض منقول عبارتوں کی توجیہ سلف کے مطابق اور مختلف مسائل کی تطبیق کتابوں کی بنا پر اور اسی طرح کے مسائل ہمیشہ اہل تحقیق کا کام ہے اس لیے وہ مذہب سے خارج نہیں ہو سکتے بلکہ اُن کو اہل مذہب کا خلاصہ سمجھنا ہے اور اس بارے میں جو شبہ رکھتا ہو اُسے لازم ہے کہ اس فقیر کے پاس آکر بالمشافہ اپنی مشکلات حل کرے۔ یا خود سمجھے یا اس فقیر کو سمجھا دے۔ اور ایک افترا مفتریوں کا یہ ہے کہ فقیر کو ظالم اور سختی کرنے والا قرار دیتے ہیں کہ یہ فقیر مسلمانوں کی جان و مال پر شرعی جواز کے بغیر دست درازی کرتا ہے اور اس بارے میں دھوکے بازی اور فریب سے کام لیتا ہے۔ خدا کے بندے یہ بڑی تہمت ہے۔ اس فقیر نے بلا وجہ شرعی کسی کو ایک تازیانہ بھی نہیں مارا۔ بلکہ بلا وجہ مارنا بھی اس فقیر کی عادت نہیں ہے۔ جو چند روز فقیر کے ساتھ رہے گا۔ وہ ضرور اس بات سے آگاہ ہو جائے گا۔ لیکن جو سزا جابر حاکموں کو اس عاجز کے ذریعہ بعض مرتدان شریر اور ہوشیار منافقوں کو ملی ہے اس کو اپنی سعادت شمار کرتا ہوں۔ اور اپنی مقبولیت کی بہت قوی علامت سمجھتا ہوں بلکہ اعانت دین میں غیرت اور دشمنوں کو ذلیل کرنے میں رغبت ایمان کے لوازمات میں سے ہیں۔ جو غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی نہیں رکھتا وہ دراصل ایمان والا نہیں۔ آیت کریمہ۔ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ۔

مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا۔ قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دے۔ جنہیں خدا دوست رکھتا ہو گا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہوں گے مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت۔ ۵ : ۵۹

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ۔

اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں دونوں سے جہاد کر اور اُن کے ساتھ سختی سے پیش آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالآخر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور پہنچنے کی یہ جگہ کیا ہی بُری ہے۔ ۹: ۷۳

اگر بالفرض کوئی ایسی بات تقدیراً اس فقیر سے ہوگئی ہے تو فقیر کو وعظ و نصیحت کے ذریعہ اس سے آگاہ کر دینا چاہیئے نہ کہ غیبت کے طریقے سے اُس کو محفلوں اور مجلسوں میں بیان کریں اور فقیر کو اس بُھول پہ ملعون کریں اور اس خیال سے فقیر کی رفاقت اور امر جہاد اور زمرہ مجاہدین کی مشارکت سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ جہاد تو قیامت تک قائم رہے گا اور کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل اُسے باطل نہیں کر سکتا" اور یہ حدیث شریف عام طور پر مشہور ہے۔ نیز اس فقیر کی درخواست وقت کے علما سے یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو عموماً اور اس فقیر کو خصوصاً امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرمائیں اور ہدایت کے سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیں اور جو اعتراضات و مشکلات غیب میں ذکر کرتے ہیں اُن کو دلائل شرعیہ کے ساتھ آمنے سامنے ثابت کریں اور اس فقیر کی تردید بجائے خود پرستی کے خدا پرستی کے طریقے پر کریں کیوں کہ میں اس پر تیار ہوں۔ اگر اپنے ایسے قول و فعل سے اطلاع پائے کہ وہ خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے تو فوراً اس سے توبہ کرے اور سیدھے راستے پہ واپس آجائے۔ آیندہ اگر مذکورہ جھگڑا کرنے والے اس فقیر کے افعال و اقوال پہ اعتراض کریں اور انھیں خلاف شرع سمجھیں اور پھر بھی فقیر کو اس کی اطلاع نہ دیں اور تھوڑی سی تکلیف برداشت کر کے اُن کو رُو برو ثابت نہ کریں تو اس کا وبال اُن کی گردن پر ہے اور جو جھوٹے سفیہوں نے اور احمق فتنہ بازوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ علما کرام۔ اور مقتدائے و ذی الاحترام میں سے جو کوئی اس فقیر کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر سمجھتا ہے۔ یہ فقیر اُن سے سختی اور قہر سے پیش آتا ہے اور اُن کے جان و مال کو گزند پہنچاتا ہے اور کسی نہ کسی بنا پر اُن کو زبانی یا جسمانی دُکھ دیتا ہے وہ بالکل جھوٹ اور افترا ہے۔ کئی دفعہ کفار اور منافقوں کے جاسوسوں کو یہاں بھیجا گیا تو جانتے ہوئے اُن کے ساتھ سخت کلامی نہیں کی گئی بلکہ اُن کو ایذا پہنچانے سے قطعاً پرہیز کیا گیا اور ان کو سلامتی اور خیریت سے چھوڑ دیا گیا۔ جو کافروں اور منافقوں کے جاسوسوں کے ساتھ اس طرح پیش آئے تو کوئی عقل مند کہہ سکتا ہے کہ علمائے عظام اور فقرائے کرام جو کہ محض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے اس فقیر کے پاس آئے ہوں گے سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلامی اور بدزبانی اُن کے ساتھ جائز رکھی گئی ہوگی۔ جب کہ خلق ایمانی اور مروت انسانی سے بہ امر بہت بعید ہے ایسی باتوں سے خدا کی پناہ۔ افترا پھیلانے والوں میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ رب قدیر نے اس فقیر کے ذریعہ جو پکڑ دھکڑ خادیخاں اور یار محمد کے معاملے میں کی ہے اس وجہ سے مجاہدوں اور مہاجروں کو ظلم اور تعدی کرنے والا قرار دیتے ہیں اور اُن سرکش باغیوں کو حق بجانب سمجھتے ہیں جو کہ مجاہدین سے بغاوت کا حکم دیتے ہیں اور مذکورہ دشمنوں کے گواہ ہیں سبحان اللہ۔ ایک شخص جاہلیت کی رسموں کو چھوڑ دینے کا حکم دیتا ہے اور شرع محمدی قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے اور جاہل دشمن اس سبب سے اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کافروں سے موافقت۔ شرع شریف کو رد کرنے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور رب لطیف کے احکام کے انکار پہ دوڑتے ہیں اور کافروں سے ہادی راہ کی اہانت کے لیے امداد چاہتے ہیں۔ اُن میں سے بعض ہادیاں دین غازیوں اور مجاہدوں کے ہاتھوں سے جہنم رسید ہوئے ہیں اور بعض دشمن ملعون کافروں کے حکم سے اور اُن دشمنوں کی پاسداری میں نیک مجاہدوں اور مہاجروں کے زمرہ سے بدکار منافقوں جو کہ کفار کے لشکریوں میں شمار کرنے کے قابل ہیں بطریق مدافعت مقابلہ کرتے ہیں اور اسی مقابلہ میں بدشعار منافق ملک جبار کے غضب میں گرفتار ہو کر منتقم حقیقی کے انتقام لینے سے اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کر لیتے ہیں بمصداق آیت کریمہ۔

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

یاد رکھو۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں سخت ترین عذاب ہے۔ ۲: ۱۱۴

پھر بھی ان مرتدوں اور منافقوں کی شہادت کا حکم دیا جائے اور مجاہدوں اور صادقوں سے بغاوت۔ یہ مسئلہ کون سی ملت اور مذہب کا ہے۔ ملت محمدی کے مسائل میں سے تو ہے نہیں۔ البتہ ملت اقوام سکھ یا ملت مجوس و ہنود میں ہوگا۔ بے شک یہ جھوٹے مفتی حشر کے دن رب العزت کے حضور اور سید الورٰی شفیع المذنبین کے حضور میں خوار و تباہ۔ ذلیل اور روسیاہ ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

اور جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں تو دیکھے گا کہ قیامت کے روز اُن کے منہ سیاہ ہوں گے۔ کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ نہیں ہے ۳۹ : ۶۱

یہ جھوٹے مدعی کیوں مردوں کی طرح مناظرہ کے معرکے میں بالمشافہ نہیں آتے اور اپنے دعوے کو شرعی حجت سے کیوں ثابت نہیں کرتے۔ یہاں کیا کسی کو فرعون اور نمرود جیسا غرور کرنے والا سمجھ لیا ہے کہ امر المعروف کرنے والوں کے قتل کا ارادہ کرے۔ اگر بالفرض نافرمانی کی وجہ سے بے پردہ گفتگو نہیں کر سکتے تو اس فقیر کے اعلام کو جو پہلے علمائے پشاور کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا ملاحظہ کریں اور اس کا سوچ سمجھ کر جواب لکھیں۔ چونکہ اعلام مذکور چار قسم کے دلائل سے مزین کیا گیا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کا جواب بھی اصول مذکورہ کی طرح دلائل کے ساتھ ہو۔ لیکن اس طرح کہ عاقلوں کو پسند اور ہوش مندوں کے مطالعہ کے قابل ہو۔ اس کو بحث و مباحثہ کی مجلس میں لائیں اور قواعد کے مطابق جانچیں اور قیل وقال کی طوالت اور سوال وجواب کی کثرت سے ہرگز رنجیدہ نہ ہوں۔ لیکن اس قدر لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اور دلوں کو جاننے والا سمجھ کر جو کچھ قلم سے تحریر کریں سچائی کی حد سے ذرا بھی نہ ہٹیں۔ اگر ایسی معقول دلیل نہیں ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مقبول ہو محض سینہ زوری سے لعن طعن پر زبان کھولیں تو یہ امر بخوبی سمجھ لیں کہ اُن کی قیل وقال سے سچائی کا کلمہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ ہم بندگانِ الٰہی کو اپنے رشتے داروں اور وطنوں کو دین کی خدمت کے لیے چھوڑ کر آئے ہیں اور اپنی جان ومال سے اس راہ میں قدم رکھا ہے تو اُن کی ملامت سے اپنے کاروبار سے مُنہ نہ موڑیں گے۔

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۔

اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے ۵ : ۵۹

بالجملہ اُن کے لعن طعن سے ان خادموں کو کسی وجہ سے ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں ہر طرح کا دنیاوی اور آخرت کا وبال الٰہی بے انصاف انہی جھگڑا کرنے والوں پر عائد ہو گا۔ اس صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ربانی علمائ اور سچے فاضلوں کو جو بلدہ پشاور میں سکونت رکھتے ہیں (سید الانام کی نیابت کے سبب خواص و عوام کی ہدایت میں اپنی بڑی عزت و سعادت سمجھتے ہیں) لازم اور تاکید ہے کہ اللہ تعالےٰ کا حکم علانیہ سنائیں اور بلا تکلف انصاف کی بات کہیں تاکہ یہ جیسے جھگڑا کرنے والے گمراہوں کے سردار بن گئے ہیں اور دینی چوروں کے مصداق ثابت ہوئے ہیں اسی طرح ممدوح علما ہدایت یافتہ اشخاص کے امیر و سردار اور مصداق علمائ ورثۃ الانبیائ (علما۔ انبیائ کے وارث ہیں) ہوں۔ اگر سچ پوچھو تو اصلیت یہ ہے کہ وہ جھگڑا کرنے والے جن کا ذکر ہوا ہے وہ زمرہ مجاہدین کو اچھی طرح پہچانتے ہیں لیکن دنیاوی لالچ کے باعث چھپاتے ہیں اور مثل احبار یہود صحیح راستہ خوب جانتے ہوئے بھی ہوس کے تابع ہو کر ٹیڑھا راستہ اختیار کیئے ہوئے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْھُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ ھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے اُن پر حقیقت حال پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ پیغمبر اسلام کو ویسے ہی جان پہچان گئے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو جانتے پہچانتے ہیں لیکن اس پر بھی اُن کا ایک ایسا گروہ ہے جو دیدہ دانستہ سچائی کو چھپاتا ہے۔ ۲ : ۱۴۱

پس جیسا کہ احبار اور نصاریٰ کے پادری حقیقت اسلام کو بخوبی جانتے ہیں لیکن اپنے جاہ و جلال کی حفاظت اور اپنے بادشاہوں کی عزت اور پاسداری میں دین و دانش سب ہار دیتے ہیں اور غیر معقول توجیہات سے امیر و گدا کو گمراہ کرتے ہیں حتےٰ کہ فی الحال یہود و نصاریٰ اسی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور ظہور فارقلیط (احمد) کے منتظر بیٹھے ہیں۔ پس وہ سابقہ گمراہ ان موجودہ گمراہوں کے وبال میں قیامت کے دن تک شریک ہیں۔ اسی طرح یہ ناحق شناس جھگڑالو اور تکبر کرنے والے زمرہ مہاجرین و مجاہدین سے بخوبی مطلع ہیں لیکن اس کے اقرار کو اپنی عزت کے زوال اور بادشاہوں اور سرداروں کی ناخوشی کا موجب شمار کرتے ہیں۔ اس لیے علانیہ دیکھی اور سنی ہوئی باتوں سے انکار کرتے ہیں اور اپنی چرب زبانی سے باطل پر غیر مسموع اقوال کی توجیہات کا ملمع کرتے ہیں اور امیر و غریب کو دھوکے سے گمراہ کرتے ہیں۔ پس اس کا وبال قیامت تک اُن کی گردن پر رہے گا۔ اس طرح جو علمائے ربانی اور حقیقی فاضل اس وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کا اظہار فرمائے گا پس جو کوئی بھی لشکر مسلمین اور جیوش مومنین میں افزائش اُن کی کوششوں کے باعث ہوں گی وہ لقائے جہاد کے وقت امداد و ثواب میں نزدیک رہیں گے۔

پس لازم ہے کہ علمائے کبار اس صحیفہ لطیفہ کو خود بھی ملاحظہ فرمائیں اور دوسروں کو اس سے آگاہ کریں تاکہ ہر چھوٹے بڑے پر الٰہی حجت پوری ہو جائے۔

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰي مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ

جس نے ہلاک ہونا ہے اتمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہنے والا ہے۔ اتمام حجت کے بعد زندہ رہے ۸ : ۴۲

والسلام علی من اتبع الھدیٰ ۱۹ ۔ ربیع الثانی ۱۲۴۵ھ

(۴۷)

www.KitaboSunnat.com

بنام مولوی مظہر علی عظیم آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت فضیلت مآب۔ کمالات انتساب۔ اخویم مولوی مظہر علی صاحب ارباب والاجناب عالی جاہ۔ عظمت دستگاہ ارباب فیض اللہ خاں سلمہم اللہ تعالےٰ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ گرامی نامہ پہنچا۔ جو کوائف خواص پر مشتمل تھا۔ اس کے ساتھ چار ڈبیاں انگور اور چار عدد سیب و بہی دیگور۔ دسردہ۔ دل باشی کے ذریعہ بھی مل گئی ہیں گرامی نامہ کے مضامین معلوم ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دن سے خواص خان نے این جانب سے ملاقات کی ہے اور امامت کی بیعت اس فقیر کے ہاتھ پر ادا کی ہے ہر کام میں اُن کی صلاح و مشورہ لیا جاتا ہے۔ ایسا طریقہ نہیں اختیار کیا کہ اس کے خلاف عمل کیا جائے اس صورت میں اگر ایسا طریقہ اختیار کروں کہ وہ میری رائے کے خلاف عمل کر کے کوئی معاملہ خراب کر دیں اور میں اس کی اصلاح کی کوشش کروں اور تمام مجاہدین کے لشکر کو پریشان کروں۔ اور یہ طرز عمل بھی تدبیر کے خلاف ہو گا اور خلاف شرع بھی اس لیے کہ شارع جل و علا نے امام کو ایسا بنایا ہے کہ وہ لوگوں کو اتباع کا حکم دے اور تمام مسلمان اس کے حکموں کی اطاعت کریں۔ نہ اس کے برعکس۔ بالمفصل یہی مناسب ہے کہ خان موصوف کسی محفوظ مقام میں اپنے آپ کو رکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انشاء اللہ عنقریب یہ فقیر اپنی سمجھ کے مطابق ایک تدبیر کرکے اس طرح کاروبار شروع کرے گا کہ مفید مطلب ہو اور کسی کام میں محض معمولی طور پہ قدم رکھنا اور اس کے نتائج کو ملحوظ نہ رکھنا عقل ونقل کے خلاف ہے۔ اگر آں فضیلت مآب بالفعل کسی کام میں مصروف نہ ہوں تو مناسب ہے کہ تشریف لے آئیں تاکہ یہاں جہاد میں فتح پانے کے باب اور خدمت دین کی بنیاد کی تدبیر جو میں نے اپنے ذہن میں سوچی ہے بالمشافہ اس کے بارے میں گفتگو اور مشورہ کرکے یہ کام شروع کر دیا جائے۔ بنیاد جہاد کو مضبوط کرنے اور مفسدوں کو جڑ سے مٹانے میں کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک ایک فرع کے لیے دوڑ دھوپ اور ہر ایک شعبہ کو اپنے پیش نظر علیحدہ علیحدہ رکھنے سے مجاہدین پریشان ہو جاتے ہیں۔ خان ممدوح کو تسلی رکھنی چاہیے کہ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ تم کو اکوڑہ میں اس طرح مقیم کریں گے کہ پھر حکم اللہ تعالےٰ سے قدموں میں لغزش نہ ہوگی۔ زیادہ والسلام

(۴۱)

بنام شاہ زمان صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب معلے القاب۔ زیب افزائے اورنگ عزت وجلال زینت آرائے چار بالش حشمت واقبال۔ صاحب عزت وبخت۔ مالک ... وبخت۔ قدوۃ السلاطین عمدۃ الخواقین۔ شاہ جسم جاہ زاد اللہ اجلالہٗ وضاعف اقبال۔ بعداز سلام مسنون ودعائے اجابت مقرون۔ وادعیہ ترقی مناصب کونین ومدارج دارین واضح ہو کر۔ اخلاص آئین زبدۃ الخمدین شیخ جمال الدین سرکار عالی کی جانب سے مع خاص شقہ (خط) شروع رجب میں پہنچے۔ انجناب کی خیرخواہی کے مراتب بیان کرتے ہوئے جو اس فقیر کی رفاقت سے متعلق تھے اس فقیر کی رفاقت میں بہت خوشی سے وقت گزارا۔ ہر چند قدیمی یگانگت اور پختہ اتحاد کا علاقہ اس سے پہلے بھی بہت استوار اور مضبوط تھا۔ لیکن ان اخلاص نشان کے تشریف لانے سے اس میں نئی آب وتاب آگئی۔ وفور رغبت فی سبیل اللہ اور مراتب عالیہ محبت ویگانگت فی سبیل اللہ مع دیگر حالات برگزیدہ اکابر عباد اللہ بہ نسبت سابقہ زمانے کے بہت زیادہ واقف اور آگاہ کیا اور جو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنجناب کی استمداد عزیمت بنابر خدمت دین متین اور اظہار اشتیاق اس خادم شرع مبین کے لیے زیادتی محبت و اخلاص طرح طرح کے مدارج مودت و یگانگت جو کہ محض تحصیل رضا کے لیے مستحکم ہوئے ثمرات سے اعلیٰ جیسے مرحمت فرمائے۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ جس قدر انجناب کو اس فقیر سے ملنے کا اشتیاق ہے اس سے زیادہ اس فقیر کو آپ کی ملاقات کا شائق خیال فرمائیں اور جس طرح قدیمی محبت اور وفور مودت نے انجناب کو فقیر کی ملاقات کا مشتاق کیا ہے اس طرح اس سے دس گنا اس فقیر کے دل میں آں معلے القاب کی ملاقات کی تمنا ہے۔ چونکہ یہ فقیر جان و دل سے ملاقات کا آرزومند ہے اور اس طرح ہر ضرورت میں آں ذات کا خیر خواہ ہوں۔ اور جو کچھ مشاورت تشریف آوری اس علاقے کے بارے میں تحریر فرمایا بس اس کی حقیقت یہ ہے کہ ملاقات کی تمنا بہت ہے کہ کسی طرح انجناب جلدی تشریف لائیں۔ لیکن مضمون نصیحت کے مطابق (جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے) المتشار موتمن بہ نظر قائل اور خیر خواہی (تشریف آوری) بدامنی کا موجب ہوتی ہے اس لیے تکلیف نہیں دی جاتی۔ اور باوجود کہ ملاقات کرنے کا اشتیاق بہت زیادہ ہے لیکن اس میں تاخیر گوارا کر لی گئی ہے۔ اس سے پہلے زمانہ سابق میں بھی نیازمند کو ایسا شوق رہا ہے کہ کسی طرح آن جناب تشریف لاسکیں۔ لیکن موانع اور تاخیر مروجہ اس امر میں حائل رہے۔ اول یہ اس وقت تک کوئی قابل اطمینان مقام لشکر اسلام کے ہاتھ نہیں لگا تھا کہ انجناب کی تشریف لانے کے بعد محل سکونت تجویز کیا جاتا۔ دوم یہ کہ کوئی راستہ مخالفوں کی گزند سے امن کا نہ تھا۔ اس وقت سے یہ اشتیاق برابر بڑھتا ہی چلا گیا۔ قادر مختار کی مدد سے انجناب کے قیام کے قابل مکان میسر آ گیا ہے۔ اگر ہزاروں مخالف اور فاجر دشمن شورش کریں تب بھی خدائی طاقت سے بے مراد اور پسپا ہوں۔ لیکن دوسری وجہ کہ راستہ کے امن کی ہے۔ پس بالفعل وہ اس عاجز خاکسار کے قابو سے باہر ہے۔ لہٰذا میں خیر خواہ خلق اللہ آن عظمت پناہ کو تشریف آوری کی تکلیف نہیں دیتا۔ الحمد للہ کہ خدائی لشکر کی شوکت دن رات بڑھتی جا رہی ہے اور ترقی پر ہے اور دشمنوں کی طاقت کمزور ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس بیان کی تفاصیل سابقہ اخبار جو کہ قاصد سعید محمد کے ذریعہ روانہ کیے گئے تھے ان سے حالات صاف اور کھلے حالات واضح ہو گئے ہوں گے۔ بالفعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد جہاد کی تیاری اور کچھ مہمات اس بندہ پروردگار کے پیش نظر ہیں۔ ہر چند کہ بہت سی مہمات دورہ کرتی ہیں لیکن ازاں جملہ مہم پشاور کا معاملہ بہت چست ہے اور اسے سرانجام دینے کی تدبیر بہ امداد الٰہی بالفعل اور دیگر تمام معاملوں سے آسان معلوم ہوتی ہے۔ قوی امید ہے کہ ہمارا حقیقی کارساز اور سچا مالک اپنی قدرت سے ہمیں مسلط فرما دے گا اور اس جگہ تسلط ہوتے ہی۔ دُور دُور کے مقامات سندھ اور شکارپور تک قبضہ کر لوں گا۔ اور اسلامی کام پھیل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اُس وقت جس طور بھی انجناب اس علاقے کا قصد فرمائیں گے ہر طرف سے دوستوں کی جماعتیں اور مخلصین کے گروہ بڑھیں گے۔ بالجملہ ملاقات کا شوق، فی الفور چاہتا ہے اور تامل خیر اندیشی امن ہونے تک کی تاخیر فرماتا ہے۔ پس اس صورت میں تمام باتوں پر نظر رکھتے ہوئے اگر خیر خواہ ملازموں کی رائے میں راستہ پُرامن ہو تو مطلب پورا ہو جائے گا۔ یہ بھی آپ کا گھر ہے۔ بلا تکلف قدم رنجا فرمائیں۔ اگر دور اندیشی اور مصلحتوں کے پیشِ نظر انجناب کی تشریف آوری موقوف ہو اور اس سعادت کبریٰ میں شرکت کا شوق تاخیر کی اجازت نہ دے تو ایسی صورت حال میں فقیر کی رائے یہ ہے کہ اگر خلاف مصلحت نہ ہو کسی شخص خاص الخاص کو اپنا نائب مقرر فرما دیں اور جو سامان اس عظیم معاملہ کے لیے اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لیے توفیق اور مہیا ہو اس کے ہمراہ اُس کو دے کر اجازت دیں اور رخصت فرمائیں کہ اس شخص کی شرکت بھی بہ نیابت انجناب کے حق میں فلاح دارین اور سرخروی کونین کا موجب ہو گی۔ اور ان نیکیوں سے دو جہان میں فلاح کی زیادہ قابلیت حاصل ہو گی۔ باقی مراتب مفصلاً حامل رقیمہ کی زبانی کہ معتمد الطرفین ہے بیان ہوں گے۔ قرین صدق یہی ٹھہرا کہ اظہار حال کے لیے اس واضح البیان معتمد کو روانہ کرنا ضروری ہے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ مورخہ ۲۲ شوال ۱۲۴۵ھ۔

(۴۲)

بنام شہزادہ مرزا غلام حیدر صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت رفیع درجت۔ سلالہ خاندان سلاطین عظام۔ نقاوہ خوانین عالی مقام۔ عظمت و جلالت مآب۔ صولت و شہامت انتساب۔ رونق افزائے چار بالش جاہ و اجلال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند آرائے ارائب عزت و اقبال شاہزادہ والا تبار عالی قدر مرزا غلام حیدر صاحب زاد اللہ ایمانہ وضاعف اجلالہ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ضمیر آفتاب نظیر باد۔ الحمد للہ کہ الٰہی نعمتوں کی جھڑی بارش کی طرح اس خاکسار پر برس رہی ہے اور نہ ختم ہونے والے نور کی بخشش اس ناچیز پر آفتاب کی طرح چمک رہی ہے۔ زبان کی کیا طاقت کہ ہزار میں سے ایک حصہ بھی شکر کر سکے۔ اور حرف و بیان میں کہاں اتنی گنجائش کہ تھوڑی سی حمد بہت ہو۔ زیادہ کیا کر سکے۔ نصرت دین کا شوق اور رغبت ہزاروں مومنوں کے دل میں جوش زن ہے۔ کافروں اور مشرکوں کا استیصال کا غلغلہ اس زمین پر چاروں طرف سے کانوں میں سنائی دے رہا ہے۔ انشاء اللہ زمانہ قریب میں جنود کردگار کی فتح و ظفر کی خبریں مومنوں کو سننے میں آئیں گی اور بدکار منافقوں کو اس سے رنج پہنچے گا۔

اس فقیر نے پہلے بزبان صدق ترجمان (ہدایت مآب عالی انتساب۔ حامی سنت شہباز۔ مقرب بارگاہ رب جلیل مولانا محمد اسماعیل صاحب اور پھر تجدیداً از زبان لطف بیان۔ محبت شعار۔ اخلاص وقار۔ مقبول بارگاہ ذوالمنن۔ حکیم خواجہ حسن۔ مناقب حمیدہ اور محامد برگزیدہ۔ آں والا تبار۔ شریعت مصطفوی پر قائم رہنے میں اعلیٰ ہمتی کا ثبوت دینے والا۔ سنت بیضا کی اتباع میں عالی عزیمت رکھنے والا اور جہاد لسانی میں کمال جلال اور جہاد سیفی سے رغبت کی زیادتی سن کر آپ کے غائبانہ اخلاص و محبت کو دل میں جگہ دی اور شوق کی کثرت اور رغبت نے جسمانی ملاقات پر دوبارہ ایسا ابھارا کہ بے تکلف انجناب کے قدوم میمنت لزوم اس سرزمین پر آ جائیں۔ لیکن پھر بہت سوچ بچار کے بعد یہ مناسب معلوم ہوا اور نظر دقیق کو یہ پسند آیا کہ ہر چند آپ کی تشریف آوری سے امر دین میں نمایاں نفع ہے۔ لیکن آں عالی تبار کے حق میں آخرت کا اندیشہ بہت تھا۔ پس حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ بالفعل کچھ دنوں حرکت نہ کریں اور اپنے مقام پر جمے رہیں اور دوسرے حریفوں پر نصرت دین و شراکت مجاہدین کے لیے کوشش فرماتے رہیں اور اپنی عالی ہمتی کو دوسری طرح استعمال کریں۔ انشاء اللہ عنقریب وہ وقت آئے گا کہ یہ داعی بالخیر اور داعی نہضت ان والا تبار ہو سکے گا۔ باقی حالات کی تفصیل حکیم صاحب موصوف کی زبانی واضح ہو گی۔ جنہیں میں بخدمت رفیع درجت رخصت کیا ہے۔

والسلام مع الاکرام۔

مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۲۴۳ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳

مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنام حاجی علی خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بمطالعہ خان علی خان، شہامت عنوان۔ حاجی علی خان سلمہ اللہ تعالےٰ

بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ خلوت اور جلوت میں کئی مرتبہ آپ کے ساتھ ملاقات یگانگی۔ اخلاص و محبت و اتحاد اور بے تکلفی سے ہوئی۔ ہمارا حال آپ پر اور آپ کا حال ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ آپ کو رب ذوالجلال کی قسم دیتا ہوں کہ اس پروردگار متعال اور مالک لایزال کو حاضر ناظر جان کر اور دوستوں دشمنوں کے کہنے سننے سے علیحدگی کر کے محض اپنے دل میں تامل کریں کہ آیا ذرہ برابر بھی طلب در مال و جاہ و عزت و وجاہت و سلطنت و حکمت کسی طرح بھی اس فقیر میں پایا ہے۔ خود بخود تمھارا دل گواہی دے گا کہ اس فقیر کے دل میں امور مذکورہ میں سے ذرہ بھی نہیں ثابت ہوتا اور جو کچھ کوشش مسلمانوں کو جمع کرنے میں ہندوستان سے لے کر خراساں تک کر رہا ہوں سب رب العزت کی اعانت اور دین سید المرسلین کی خدمت کے لیے ہے فقط بے شائبہ نفسیات اور شیطانی وسوسے کے اور ہرگز کسی امیر و غریب سے اغراض نفسانی پر یا ضد پر اور جھگڑا نہیں جس سے مخالفت کی ہو۔ محض خدا واسطے کی اور جس سے موافقت دکھائی وہ بھی محض خدا واسطے کی اور یہ بھی تم پر روشن ہے کہ میرا والی پشاور کے ساتھ کوئی دوستی یا دشمنی کا بالکل معاملہ نہیں تھا اور جو کچھ والی مذکور نے نفاق و شقاق کے بارے میں حد کی ہے اس کی تفصیل کسی اور کو معلوم ہو سکے نہ ہو لیکن تمھیں ایک طرح خوب معلوم ہے یا خود وہ والی جانتا ہے یا تم جانتے ہو۔ اس لیے ان امور کا بیان آپ کے سامنے فضول ہے۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اقامت جہاد بغیر اس بدباطن منافق کے ازالہ کے ہرگز ہرگز ہونے والی چیز نہیں۔ محض انھیں امور پر تسخیر پشاور کا میں نے ارادہ کیا ہے۔ تاکہ جنود مجاہدین کی بنیاد مضبوط ہو جائے اور مخالفوں کی اذیت مٹ جائے اور ملعون کافروں پر ایک طرح رعب اور ہیبت واقع ہو۔ پس اس وقت میں جو کوئی اسلام کا دعوےٰ رکھتا ہو اور اپنے آپ کو محمدی شمار کرتا ہو ضرور بالضرور میری رفاقت اختیار کرے کہ در اصل مجھ سے رفاقت میری رفاقت نہیں بلکہ رب العالمین کی رفاقت ہے اور میرے جد سید المرسلین کی رفاقت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے آج میری رفاقت نہ کی وہ حسرت وندامت لے کر گیا۔ ہر چند یہ چند روزہ زندگی مستعار ہے کسی نہ کسی طرح بسر کرے گا لیکن آخر ایک دن اس فانی دنیا سے گزر کر محکمہ احتساب میں حساب کتاب دینا پڑے گا اور رب العالمین کے حضور میں روسیاہ ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ میرے جد سید المرسلین کے سامنے کس منہ سے حاضر ہوگا اور احکم الحاکمین کے حضور میں کیا جواب دیگا۔ یہ وقت وہی ہے کہ مقبول مخلص مردود منافق سے ممتاز ہوگا۔ میری رفاقت ہی عین ایمان ہے اور میری رفاقت ترک کرنا نفاق وشقاق ہے۔ میرا رفیق بے شک محمدیوں میں ہے اور میرا مخالف بے شک کفار اور منافقوں کے زمرہ میں ہے۔ میرا رفیق حسین بن علی علیہما السلام کے لشکریوں میں سے ہے اور میرے مخالف کا رفیق شقی یزید میں سے ہے۔ جو کچھ بھی ایمان رکھتا ہے۔ وہ ضرور میری رفاقت کو اپنی سعادت اور اپنے اسلاف کی سعادت شمار کرتا ہے۔ علاوہ بریں یہ کہ وہ شجاعت شعار والی پشاور کے ساتھ کوئی قرابت اور مصاہرت کا تعلق نہیں رکھتے اور اس کی قومیت میں دراصل کسی طرح بھی شریک نہیں محض نوکری کا تعلق ہے۔ پس سپاہی کے ہاتھ پاؤں ٹھیک چاہئیں اور اس کا سر سلامت رہے۔ ہر جگہ نوکری کا تعلق اس کے لیے موجود ہے۔ پس محض اس کمزور علاقے کی حفاظت کے لیے اپنا دین وایمان برباد کرنا اور یزید پلید کے لشکریوں میں شامل ہونا جس میں ذرا بھی تمیز ہو ہرگز ہرگز اس کی گنجائش کی نسبت سے بھی۔ جب کہ وہ شجاعت شعار ان کے ہوشیار اور یگانہ روزگار ہو۔ خصوصاً جب کہ تم سے قسمیہ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میری رفاقت اختیار کرو گے تو جو کچھ والی مذکور کی رفاقت میں تمھیں حاصل ہوتا ہے اس سے دگنا ربانی خزانے سے میرے ذریعہ پاؤ گے۔ پس اس طرح آخرت بھی بن جائے گی اور دنیا بھی آباد فرماؤ گے۔ دین ودنیا حاصل کر سکو گے۔ اور خراسان سے لے کر ہندوستان تک ناموری ملے گی۔ اگر میری رفاقت اختیار نہ کی گئی اور والی مذکور کی رفاقت پر اصرار کیا گیا تو یقین جانو کہ میں اپنی طاقت سے کسی امیر یا غریب کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ محض قوت ربانی اور قوت یزدانی سے ہر سرکش جبار وغیرہ کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اپنے دل میں آپ خود غور کریں کہ خالق انس وجان ومالک زمین وزماں کے مقابلے کی تاب رکھتے ہو یا نہیں۔ سبحان اللہ۔ کس کا پتہ ہے کہ مالک حقیقی سے مقابلہ کرے یا جھگڑے۔ جو کچھ اس جل شانہ کی رضا ہوگی وہ بالضرور ہو کر رہے گی۔ خواہ کوئی اپنے لیے رفاقت حاصل کرے خواہ ترک رفاقت کی سعادت اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُوپر ہے۔ یہ طویل کلام تمھارے لیے اس لیے لکھا ہے کہ تمھیں راست گو اور راست باز سمجھتا ہوں نہ کہ منافق و مکار فریب باز غدار۔ جو کچھ ارادہ ہو گا صاف صاف کہہ ڈالو گے اور ضروری ہے کہ مردانہ وار انجام کو پہنچاؤ۔ اگر تمھیں ایں جانب کی رفاقت یکسو ہو کر اور یک رو ہو کر منظور ہو تو اُسے صاف صاف لکھ دیں تاکہ جو کچھ مناسب وقت پر ہے تمھیں لکھا جائے اگر ایں جانب کی رفاقت تمھیں منظور نہ ہو تو بھی صاف صاف بے پردہ تحریر کر دیں اور جو کچھ لکھیں خدائے پاک کو جو عالم ظاہر و پوشیدہ ہے حاضر ناظر جان کر لکھیں۔ زیادہ والسلام مع الاکرام

(۴۴)

بنام فیض اللہ خان مہمند مشیر و دبیر والی پشاور جو زبانی پیغام کے جواب میں لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بطالعہ خان عالیشان۔ رفیع المکان۔ جلالت نشان۔ ملک فیض اللہ خاں سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کر اول اخوند جیرا کی زبانی اور دوسری دفعہ نعمت اللہ خان کی زبانی واضح ہوا کہ انھیں کچھ دھوکا ہوا ہے کہ تمھارا خط جو کہ تم نے ایں جانب کے پاس اضلاع سوات میں اظہار اخلاص و اتحاد پر مشتمل روانہ کیا تھا وہ اغیار کے حوالے کر دیا۔ سبحان اللہ۔ یہ بالکل فضول خیال ہے اور محال ہے۔ سخن چینی اور فتنہ انگیزی مسلمانوں کے درمیاں برپا کرنا بے ہودہ منافقوں کی عادت ہے اور بد انجام فسادیوں کی خصلت ہے نہ کہ سچے مومنوں کی عادت ہیں اور آپ کے مخلصوں کا معاملہ اگرچہ ہمارے اور تمھارے درمیان کئی طرح سے شکوہ و شکایت کے معاملے ضرور ہیں لیکن ایسا قبیح امر ہرگز وقوع میں نہیں آیا۔ کیوں کہ فتنہ انگیزی اور فریب سازی۔ خیر خواہی اور صاف دلوں کے منافی ہے۔ بالجملہ اس طرح کے معاملات کا ایں جانب کی طرف سے مکمل اطمینان رکھیں اور جو اس کے خلاف بیاں کرے اُسے جھوٹا شمار کرنا چاہیے۔ دل کی تسلی اور اطمینان کے لیے مسرت خط پر خاص مہر لگی ہوتی ہے۔ نعمت اللہ خاں کے ذریعے خدمت سامی میں ارسال کیا جاتا ہے۔ انشأ اللہ تعالیٰ۔ ملاحظہ سامی میں پہنچے گا۔ سردار سلطان محمد خان کی خدمت میں ایں جانب کی طرف سے یہ پیغام پہنچا دیں کہ شاید ہم ضعیفوں کے ذریعہ جن کے پاس کچھ سامان وغیرہ نہیں جہاد کا کاروبار سرانجام نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا اپنے دل میں بیٹھا چکے ہیں اور مخالفوں کی شوکت وصولت کا دوامی احتمال ہے۔ حالانکہ زمانے کا انقلاب اور تغیر ہر جگہ اور ہر زمانے میں متواتر ثابت ہے۔ تمھارے اسلاف جو کچھ بھی عزت و وجاہت نہیں رکھتے تھے اُن کے بعض اولاد نے کیسی عزت اور دولت حاصل کی ہے۔ نادر کہ گردن زنی اور دشمن کشی میں ضرب المثل تھا ایک ہی گردش میں شرمندہ ہوگیا۔

بیک گردش چرخ نیلو فری ⁂ نہ نادر بجا ماند نہ نادری

ظاہری حشمت وعظمت کو فتح ونصرت میں شمار کرتے ہو اور تقدیر کے حکم کو جو تدبیر پہ قادر ہے خیال میں نہیں لاتے۔

ما از بروں اوشدہ مغرور صد فریب ⁂ تا خود درون پردہ چہ تدبیر می کنند

اُن کا تیز عقل پر اس خاکسار کا معاملہ بالکل ظاہر اور آشکارا ہے کہ اہل عناد قوم سکھ کے ساتھ جہاد پر مامور ہیں اور فتح ونصرت کا وعدہ پائے ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کے خلاف وعدہ ہونے کا شک کفر وسرکشی کا وہم ہے۔ نہ کہ اہل دین وایمان کی سمجھ کے مطابق کہ مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہو چکا اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہو۔ ۹ : ۱۱۲ نصیب میں ہے اور پادشاہ علام کا کلام وکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہمارا حق ہے۔ ۳۰ : ۴۷۔ اُس کا وعدہ سچا ہے۔ کلام ہدایت التیام۔ اس کے معنی پر بخوبی غور کر کے سمجھیں اور سردار ممدوح کو مطلع کریں۔ اور انھیں خوب سمجھائیں دیگر یہ کہ خاندان عالیشان کو لازم ہے کہ ہندوستانی مجاہدین کو جو کہ موضع کنڈ کے آس پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اس فقیر کے پاس محفوظ راستے سے پہنچانے میں کافی کوشش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ سرداران معلوم کی پاسداری کی بنا پر جو معلوم ہے انھیں پشاور کے آس پاس سے نہ لائیں بلکہ موضع چکنی کے راستے پار کر کے اُن کی خدمت ہر طرح کے مشورے اور امداد کو بڑی عبادتوں میں سے شمار کریں۔

زیادہ والسلام مع الاکرام۔ از موضع پنجتار مورخہ ۹ محرم ۱۲۴۳ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۵

بنام سید حیدر علی صاحب رامپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد ۔ بخدمت فیض درجت ۔ منبع ینابیع علوم و حکم و معدن یواقیت معانی و اخلاق و لجم مخزن اسرار معقول و منقول ۔ مصدر احکام فروع و اصول ۔ موسس بیان ہدایت ۔ مشید ارکان افادت سلالہ خاندان سیادت ۔ نقاوہ دودمان سعادت ۔ مورد الطاف ربانی مہبط انوار رحمانی ۔ مقرب بارگاہ رب قوی مولانا سید حیدر علی صاحب رام پوری مداللہ ظلال ہدایتہ علی رؤس المستفیدین ۔ وتمیع برکاتہ المسترشدین ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ الحمدللہ نہ منتہ، حق جل علانے اپنے کرم سے ہم پریشاں ضعیفوں اور بے سامان فقیروں کو اپنی رحمت میں سے بل گیا ہے اور مشاہیر مومنین اور جماہیر مسلمانوں اور اکثر بازجباروں اور دشمن کش بہادروں کی نظر میں ایسا قبولیت کا مرتبہ عطا کیا ہے کہ ہم عاجز اور خاکساروں بے مقداروں کا غریبانہ حال دیکھنے کے قابل ہے ۔ کہ مجاہدین ابرار کی فوجیں سمندر کی موجوں کی طرح اس علاقہ کے شہروں میں جوش و خروش میں ہے ۔ اقامت جہاد و استیصال باغی اور فسادی اور متکبر اور دشمن کا ان علاقوں میں زوروں پر ہے ۔ دونوں جہان اہل اخلاص و ایمان کے انوار سے معمور ہیں اور آسمان جنگجو آدمیوں کے نالوں سے پُرشور ہے ۔ چونکہ آنجناب ہدایت کتاب ربانی جہاد اور ایمانی حمیت یعنی ترغیب اور وعظ و اذکار میں رات دن مشغول ہیں اور آپ کا کلام جماہیر اہل ایمان میں مقبول ہے ۔ اس لیے خدمت فیض درجات میں تحریر کیا جاتا ہے کہ اس طریقہ مقبول اور خفی و جلی دعوت میں برابر ثابت قدم رہیں اور یہ کلام ہدایت التیام انھیں سنا دیں کہ اس نیک زمانہ اور سعد گھڑی کا مخلصوں کی رہائی اور اہل الیقین کے ثبوت کے ظاہر ہونے کے حق میں آنا مثل موسم بہار کا گل و بلبل کے حق میں ہے اور برسات درختوں اور تمام نباتات کے بارے میں تصور فرمائیں ۔ جو پھول موسم بہار میں نہ کھلے اُسے مثل خار کے سمجھنا چاہیے اور جو دانہ برسات کے دنوں میں ہرا نہ ہو سکے اُس کے قیامت تک اگنے کی آس چھوڑ دینی چاہیئے اور جو درخت موسم بہار میں سرسبز نہ ہوا اُسے خشک لکڑی کی طرح جڑ سے اکھاڑنا چاہیئے خصوصاً عبودیت کیش دانشمندوں کے صحیفے اور مخلص زمانوں کے ہدایت انگیز مضامین کا وعظ کریں ۔ اور ترقی دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے ذمے واجب موکد اور بہت لازم ہے کہ اپنی شیریں بیانی سے اس باب میں ترغیب فرمائیں اور وعظ و ذکر کرکے معاملہ میں جان و دل سے خوب کوشش کریں بحکم میرا اُمت کے علمائ بنی اسرائیل کے نبیوں کے برابر میں کے بڑے منصب پہ فائز ہوں - اگر ذہنوں کی تیزی اور بیان کی قوت آج کام نہ آئی تو پھر کبھی کام آنے والے نہیں ہے - معرکہ تقریر میں زبانی تلوار ہلانی چاہیئے اور قلم کے گھوڑے تحریر کے میدان میں دوڑانے چاہئیں - کلام کو زیادہ طول دینا آں قدوۃ انام کی خدمت میں لقمان کو حکمت سکھانا ہے - ایسے معاملوں میں خود تجربہ کار اور عاقل و ہوشیار رہیں -

زیادہ والسلام مع الاکرام مورخہ پندرہ محرم ۱۲۴۳ھ

(۴۶)

بنام شاہ کاشغر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب خلائق مآب - معلی القاب - رونق افزائے اورنگ جلالت - فرمانروائے کشور شہامت - مسند آرائے محافل سیاست وکیاست - معرکہ پیرائے میادین صولت وشجاعت مقبول بارگاہ الہٰ مروّج دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - عظمت مآب - دیانت انتساب شاہ ایداللہ جلالہٗ وضاعف اجلالہٗ - بعد از ارسال تحفہ اسلام اور ہدیہ پسندیدہ اسلام جو کہ سنت سید الانام علیہ الصلوات والسلام ہے - آپ کے محبت والے دل پر ظاہر کیا جاتا ہے کہ گرامی نامہ (مودت شمیم) محبت کے مرتبوں کے بڑھانے کا باعث ہوا - حقا کہ اس کام کے ایک مشکیں حرف حسینوں کے عذار کے تل کی مثال اور اس کی ہر سطر عنبری محبوبوں کی زلف کے مانند چہرہ کاغذ حسب بنیاد ایسی زینت دینے والی تھی کہ محبت کی بوندیں کلکوں کے بادلوں سے بارش کی طرح نمودار تھیں اور محبت کی قلم اخلاص واختصاص کے فرامین محبت اور مودت کی سیاہی سے سینہ یگانگت گنجینہ پہ تحریر کرتی تھی - علاوہ بریں یہ کہ جو پسندیدہ ہدیہ یعنی ایک کنیز اور ایک چکمن ارسال فرمایا تھا انھوں نے صداقت آگیں مضامین اور بڑھایا - اور محبت بھرے دل تک اتحاد کا غلغلہ پہنچایا - الحمد للہ کہ حق جل شانہٗ نے اپنے کرم سے آں خلائق مآب کو اس سعادت عظمیٰ وعطیہ کبریٰ جس سے مراد فی سبیل اللہ محبت ہے سرفراز کیا - اور آں معلی القاب کو دین مبین کی تائید اور شرع مبیں کے جھنڈے بلند کرنے میں تمام بھائیوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم عصروں میں ممتاز کیا۔ واہب العطایا اس توفیق کو روز زیادہ فرمائے۔

ہر چند آں اورنگ آرائے جلالت کی خوبیاں اور مناقب اکثر عوام و خواص اس علاقے سے عموماً اور فضیلت مآب ملا فیض محمد و ملا نصراللہ کی زبانی خصوصاً کئی مرتبہ مجملاً سننے میں آئے تھے اور وہ تعلقات دوستی کے رابطوں کو مضبوط کرنے کا باعث ہوئے۔ لیکن ان سعادت انجام دنوں میں خان اخلاص نشان محبت عنوان آدینہ خان بدخشی نے جو کہ طریقت کے طریقہ اشغال سیکھنے کے لیے اس فقیر کے پاس آئے ہیں۔ آں خجستہ خصائل کا کل بابرکت حال مفصل بیان کیا۔ بسبب فرحت آثار خبریں بابت عالی ہمتی آں عالی منزلت کی وافر رغبت درباب اعلائے کلمۃ اللہ و احیائے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ظالموں اور سرکشوں کافروں کی شوکت تباہ کرنا اور آں والا منزلت کا میدان سطوت اور اعلائے معرکوں میں کمال دلاوری اور جلال سننے سے اخلاص و اختصاص دو بالا ہوا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم کمزور آدمی جو کہ محض اپنی جانوں کو سوائے اللہ کے اور سب سے علیحدہ کیے ہوئے ہیں۔ اور سینے کے گنجینہ اخلاص کو سوائے اللہ کے اور سب کی محبت سے پاک کیے ہوئے ہیں۔

نصرت دین مبین اور اعلائے کلمہ رب العالمین کے لیے کمربستہ ہیں اور رشتہ داروں اور وطنوں اور دوستوں کی محبت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ حضرت محبان حضرت حق کی محبت میں اور دشمنان آں قادر المطلق کی عداوت میں مشغول ہیں۔ نہ کسی سے محبت رکھتے ہیں اور نہ کسی سے عداوت۔ ہاں بحکم آں ناصر دین مبین و ماہر احکام رب العالمین و ناشر سنت سید المرسلین سے لازم ہے کہ محبت کا تعلق زیادہ مضبوط کریں اور آں خالق السموات کے برگزیدہ کی ملاقات فرحت نشان کے لیے خود کو فی سبیل اللہ پہنچائیں۔ نہایت دلی خواہش تھی کہ جسمانی ملاقات میسر ہو لیکن از بسکہ اس وقت کل مومنان ضلع سوات و بنیر و مہمند و خلیل و علجائی و درانی اور شہر پشاور کے ساکنان اور لشکری۔ سپاہی اور اسی علاقہ کے رئیسوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ پائندہ خیل کی حکومت کو برباد کیے بغیر اور اُن کی شوکت توڑے بغیر ہرگز جہاد کا دروازہ کھلنے والا نہیں اور اس فقیر کو اس امر کی ترغیب دی کہ رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے پر منافقوں اور مخذولوں کے استیصال پر متوجہ ہوں یعنی شہر پشاور کو منافقوں کی گندگی سے پاک کرنے کا عزم کریں۔ چنانچہ یہ امر اس فقیر اور مقامی جمیع مومنوں کو بہت پسند آیا۔ لہٰذا ضلع سوات میں روزوں کے مہینے کے گزرنے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ جونہی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مبارک مہینہ گزرا غازیوں کی تیاری کا موسم آیا۔ ہر چند یہ معاملہ بظاہر ملاقات جسمانی میں فی الحال مانع تھا لیکن ایک وجہ سے ملاقات کا شوق اور زیادہ ہوا کہ دل اخلاص منزل اس فقیر کا ایسے سمجھتا ہے کہ اُس برادر عزیز کو بھی اس دونوں جہاں کی دولت اور ہمیشہ کی معاونت میں شریک حال بنائیں اور انھیں بھی طرح طرح کی ترغیبیں اور ترہیبات دے کر اس عظیم الشان مہم سرانجام دینے کے لیے کشاں کشاں لایا جائے تاکہ اگر بنفس نفیس خود اس مہم عظیم میں شریک ہوں تو زہے سعادت ان کی ورنہ چار و ناچار اُن کو اتنی بات پر ضرور آمادہ کیا جائے کہ کچھ ظفر پیکر لشکری اور کچھ مجاہدوں کے خرچ کے لیے بقدر استطاعت خود ضرور ضرور اس فقیر کے پاس پہنچائیں تاکہ رب العالمین کے حضور اور سید المرسلین کی جناب میں سرخرو ہوں جیسا کہ اس فانی دنیا میں صاحب سلطنت و مملکت کہلاتے ہیں اسی طرح جاودانی ملک میں وجاہت و ریاست اور جنت کے عالی درجوں سے موصوف ہوں۔ اور کل ہم عصروں اور رشتہ داروں میں نیک نامی۔ ناموری اور ثنائے جمیل پائیں۔

اور فی سبیل اللہ محبت کا علاقہ جو کہ سعادت جانبین و شرافت طرفین ہے جمہور انام میں شہرہ پائے اور خاص و عام کے زبان زد ہو اور مصلحتوں کی بنا پر چاہتا تھا کہ جسمانی ملاقات حاصل کروں اور کچھ فیوض ربانی اور رحمت ربانی کہ یہ عاجز و خاکسار اور ناچیز محض قادر مختار قدرت سے اُن پر فائز ہوا ہے اور آں برادر عزیز کو علاقہ اخوت کی مضبوطی کے لیے تعلیم دوں اور اس امر میں تردد کر رہا تھا کہ اگر ملاقات اں عزیز کا عزم کروں تو مومنوں کا اجتماع برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے پہلوتہی کرتا ہوں تو اُن کی شرکت اس امر عظیم میں میسر نہیں ہوتی۔ اس بنا پر ایک معزز ترین بزرگ اور خاص رفیق کو جو اس فقیر کے اسرار طریقت کے حامل اور اس ضعیف کے کل حالات سے باخبر ہیں اور اُن کی ملاقات بعینہ اس فقیر کی ملاقات ہوگی اور اُن سے استفادہ اس فقیر کے استفادہ کے برابر ہوگا۔ اور اس نحیف کے جملہ معاملات متعلقہ میں بات چیت کر سکتے ہیں یعنی ہدایت مآب کمالات انتساب۔ مناقب الکتاب ناصر دین مبین ناشر سنت سید المرسلین مخدومی معظمی شیخ نظام الدین چشتی کو مع خان ممدوح یعنی آدینہ خان آں اقبال معمور کے حضور میں روانہ کیا گیا ہے۔ اور ایک قطعہ اعلام جمہور اسلام کی ترغیب کے لیے بجناب معلی القاب بہ صحابت شیخ ممدوح روانہ کیا گیا ہے تاکہ اُس کو جماہیر و مشاہیر اہل اسلام و خواص و عوام میں مشتہر کریں اور مخلص مومنوں میں سے ہر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کو اس نصیحت سے پُر اعلام سطور کی ترغیب دیں۔ لیکن آں برادرِ عزیز کو خود ترغیب دینے کے لیے چاہتا تھا کہ ایک بہت بڑا چوڑا دفتر تحریر کروں لیکن یہ سمجھ کر کہ ہر چند ترغیب و ترمیت کے مضامین طرح طرح سے اظہار کروں لیکن ہرگز ہرگز کلام ملک علاّم یعنی قرآن مجید و فرقان حمید جو کہ سراسر اسی ہدایت آگئیں مضمون پہ مشتمل ہے یعنی اعانت مجاہدین اور دشمنوں کی اہانت اکے مقابلے میں جو برابر بھی میری تحریریں توقیر نہیں رکھیں گی۔ لہٰذا اتنے پر ہی اکتفا کیا کہ ایک مصحف قرآن مجید بہت واضح الخط شیخ ممدوح کے ہاتھ ان کی تلاوت کے لیے روانہ کیا تاکہ اُسی مصحف مجید میں تلاوت فرمائیں۔ اور اس کو خلاق زمین وزماں کا واجب الاذعان فرمان تصور فرما کر بمطابق لازم الوثوق عبارت پر عمل فرمائیں کہ اقامت جہاد و اعانت مجاہدین اور کفر و فساد کے مٹانے اور مفسدوں کو ذلیل کرنے کے لیے کس قدر تاکید بلیغ فرمائی جا رہی ہے۔ اور ان باتوں کے نفع اور فائدے کی طرح سمجھائے گئے ہیں۔ کیا کسی بھی انقیاد شعار (مسلمان) بندے کو زیبا ہے کہ اس قدر تاکید مولا کے باوجود غفلت اور سستی کرے اور جان و مال و عزت و شان کی پاسداری بمقابلہ قبولیت احکام ذوالجلال خیال میں لائے۔ اللہ تعالے جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت فرماتا ہے۔ زیادہ سوائے جاہ وجلال کی زیادتی اور ترقی مدارج عزت و اقبال کیا لکھیں۔ والسلام مع الاکرام۔

(۴۷)

نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت نواب صاحب حشمت مآب۔ شوکت انتساب۔ مناقب اکتساب۔

شہامت نشان جلالت عنوان نواب وزیر الدولہ والا وزیر خان بہادر زاد اللہ اقبالہٗ و ضاعف جلالہٗ۔ بعد سلام مسنون و دعا اجابت مقرون واضح ہو کہ گرامی نامے صحت مزاج اور مراتب اخلاص و اتحاد و محبت کو ظاہر کرنے والے اور مشتمل پہنچے۔ محبت آمیز مضامین واضح ہوئے۔ بہت خوشی حاصل ہوئی الحمد للہ کہ حق تعالے نے اپنے کرم سے آں حشمت مآب کو اس افضل عبادت اور اکمل سعادت کہ فی سبیل اللہ رغبت سے عبارت ہے موقع اور مشرف فرمایا۔ جیسا کہ شجر سنت کا بیج صاف دل میں لویا ہے اسی طرح اس مبارک درخت کو رات دن سرسبز اور شاداب رکھ کر اعلے ثمر سے باردار اور گراں قدر برکتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا باعث فرمائے۔ اس فقیر کو اپنے لیے دعائے خیر میں مشغول سمجھیں اور اس فقیر کے لیے دن رات دعائے خیر فرماتے رہیں اور دوستی پسند دل کو اس فقیر اور جملہ مجاہدین و مہاجرین کی طرف سے مطمئن رکھیں کہ فضل الٰہی سے کل امیر و غریب اس علاقے کے اعلائے کلمہ پروردگار اور احیائے سنت سید الابرار اور اس عاجز کی رفاقت ایسے چست و چالاک ہیں کہ آن کا خیر اشتمال حال دیکھنے کے قابل ہے جتنی محبت اور اخلاص ہندوستانی دوستوں نے اس فقیر سے کی اس سے زیادہ جمیع اقوام افغاناں عموماً اور قوم یوسف زئی کی خصوصاً خیال فرمائیں۔

ہاں اتنا فرق ہے کہ اگرچہ جان نثار کرنے کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے لیکن مال خرچ کرنے میں مجبور ہیں کیوں کہ استطاعت نہیں۔ اس بنا پر ہر طرح کا تردد اور فکر رہتا ہے۔ ہندوستان کے مخلصین کہ غریبوں میں سے ہیں حمیت اسلامی اور غیرت ایمانی کی صفت رکھتے ہیں اور مہاجرین اور مجاہدین کی خدمت گزاری میں مشغول رہتے ہیں۔ ہر چند کوشش کرتے رہے کہ اس لشکر کی خدمت گزاری میں شریک ہوں لیکن گزارہ کا ذریعہ نہ ہونے سے افسوس کرتے رہ گئے۔ اخیر ایک طریقہ بہت اچھا اور سہل ہاتھ آگیا کہ صاحبزادہ یگانہ آفاق مولانا محمد اسحاق اس سے واقف ہیں۔ اس بنا پر مذکورہ مخلصوں نے جان و مال سے کوشش کی اور اپنی استطاعت کے مطابق مثل انصار کبار پائی پیسہ سے لے کر روپیہ اشرفی تک کچھ جمع کر کے روانہ کیا۔ بہت سا اس میں سے پہنچ گیا اور کچھ انشاء پہنچ جائے گا بالجملہ جو شخص مولوی محمد اسحاق صاحب کے پاس کچھ (روپیہ و سامان وغیرہ) روانہ کرے گا۔ اس جانب کو وہ بلا تکلف پہنچ جائے گا اور جو کہ مولانا ممدوح پہلے ارسال کردہ چیزوں کے لینے سے انکار کرتے تھے وہ اس لیے تھا کہ انھیں روانہ کرنے کا طریقہ ہاتھ نہیں آیا تھا۔ اب جب کہ واقف ہو گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ انکار بھی نہیں فرمائیں گے۔ اطلاعاً لکھا گیا ہے تاکہ دل پریشانی سے محفوظ رہے اور ہم فقیروں کی بابت فکر اور تردد نہ ہو۔ خرچ کی بھی تنگی نہیں ہے اور جو کچھ خرچ جہاد کے لیے ضروری ہے عنقریب مل جائے گا۔ برادر کلام میر سید احمد علی صاحب نائب کے طور پر آں حشمت مآب کی طرف سے امامت کی بیعت بجا لائے ہیں حق مبارک تعالیٰ قبول فرمائے اور ممدوح نے ظاہر کیا کہ آں حشمت مآب نے انھیں یہ فرمایا تھا کہ اگر یہ فقیر امامت کا دعوے کرتا ہے پس میری طرف سے اُن سے بیعت کر لیں۔ اگر اس دعوے کا شور محض رفیقوں کی زبان پر ہے تو اعتبار کے قابل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ مہربان من حقیقت الامر یہ ہے کہ یہ فقیر محض اپنی زبان ہی سے دعویٰ مذکور نہیں کرتا بلکہ اس عاجز خاکسار ناچیز کو بے شک وشبہ پردہ غیب سے اس منصب شریفہ پر بہت دنوں سے مقرر کیا گیا ہے اور بالفعل اس کے اظہار پر مامور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چھپے اور کھلے کا عالم ہے اس امر پر گواہ ہے کہ یہ قادر مختار کی درگاہ کا بندہ اور عاجز عبادت گزار اپنے دعوے میں بالکل سچا ہے اور جھوٹ کو اس میں اصلاً اور مطلق دخل نہیں ہے۔ اور اس معنی کو بالیقین تصور فرمائیں اور دل پر ..... جو کہ اس منصب کا اقرار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ جو انکار سے پیش آتا ہے وہ بارگاہ رب ذوالجلال سے نکالا گیا ہوا ہوتا ہے جس دن سب سے پہلے اور پچھلوں کو میرے مالک جو کہ دونوں جہانوں کا مالک ہے) کے حضور محض اپنے کرم سے مجھے یہ عہدہ بخشا اور میرے جد کے روبرو کہ سید المرسلین ہیں ان کی متابعت کی برکت سے یہ عہدہ پایا۔ جمع ہوں گے۔ میرے رفیقوں نے جنھوں نے اس عہدے کو مان لیا ہے کیسے کیسے عزت اور شان کے منصب پائیں گے اور میرے مخالفین کو جو کہ اس عہدے سے انکار کرتے ہیں ذلیل کیا جائے گا۔ قیامت بے شک آئے گی اور بے شک یہ سب تماشے ظاہر ہوں گے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ مخلصوں میں سے کوئی اس ذلت میں گرفتار ہو۔ لیکن کیا کروں اتنی استطاعت نہیں کہ ہر شخص کو زبردستی اپنی متابعت میں لاؤں۔

زیادہ والسلام مع الاکرام۔

تحریر بتاریخ ۲۶ شعبان ۱۲۴۳ھ۔ از مقام خار ضلع سوات

(۴۸)

بنام سلطان محمد خان والی پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار عظمت شعار عالی جاہ۔ اعلیٰ پائیگاہ ریاست وسیاست دستگاہ۔ جلالت نشان۔ سردار سرداراں سلطان محمد خان زاد اللہ اقبالہ مع التوفیق والہدایہ۔ بعد از سلام مسنون و دعائے اجابت مقرون واضح ہو کہ جس دن سے اخلاص واتحاد و محبت کا تعلق ہمارے تمھارے دونوں کے درمیان دارالسلطنت کابل میں عمل میں آیا تھا۔ اور اس کی علامتیں دونوں جانب ظاہر ہوئیں۔ اسی دن سے مذکورہ تعلق اس ضعیف کی طرف مضبوطی کے مراتب میں روزانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ رہا ہے اور مدارج القیام میں حد سے زیادہ ہے۔ یہ ضعیف اب بھی اسی طرح ترقی مدارج داریں الجناب کے لیے چاہتا ہے۔ اور عالی جاہ کے لیے کونین کی بھلائی کی تلاش میں ہے۔ رات دن آپ کے حق میں دعائے خیر کرتا رہتا ہوں اور آپ کی ہدائیت اور استقامت کا امیدیں پوری کرنے والے کی بارگاہ سے امیدوار ہوں۔ ہر چند ان دنوں میں رسل و رسائل کا سلسلہ ختم رہا لیکن آپ کی بدخواہی کا خیال اخلاص منزل طل میں نہیں آیا۔ اور خطوط روانہ کرنے کا سبب یہی تھا کہ ایسا سنا گیا تھا کہ اس ضعیف کے محبت ناموں کے آنے سے سردار کلاں کی پاسداری کے باعث خاطر مکدر ہوتی تھی۔ اس لیے خطوط بند کر کے فقط غائبانہ دعا پر اکتفا روا رکھا تھا۔ لیکن فی الحال کہ آپ کو پشاور کی سرداری کا عہدہ ملا ہے اور ریاست وسیاست کی مسند پر رونق افروز ہوئے ہو۔ قرآن مجید کی آیت

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۔ تم تمام امتوں میں بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے ظہور میں آئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ پر ایمان رکھنے والے ہو۔ ۳ : ۱۰۶

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔ اور جو مرد اور عورتیں مومن ہیں وہ سب ایک دوسرے کے کارساز و رفیق ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ ۹ : ۷۱

دعوت پارینہ کی تجدید۔ اتحاد دیرینہ کو دیکھتے ہوئے لازم ہوئی۔ پس اے برادر عزیز اس نصیحت کو غور سے سنو اور اس مضمون کو غور سے سمجھو کہ یہ دنیا اور اس کے کاروبار سب چھٹنے اور چھوڑنے کے لائق ہیں۔ یہ جاہ و جلال اور شان و اقبال سب تباہ ہو جائیں گے۔ ہوشیار اور تجربہ کار وہی ہے کہ اس معمول مفید حال کے بھروسہ پر خود پرستی کے خیال کو دل میں جگہ نہ دیں اور اس فانی دنیا سے دل نہ لگائیں۔ مجو درستی عہد از جہان سست بنیاد۔ کہ ایں عجوزہ عروس ہزار داماد است۔

چند دنوں کی بات ہے کہ سردار کلاں کے دل میں کتنا غرور اور عزت وعظمت کا خیال تھا اور خود پرستی کے خیال دل میں گھٹے ہوئے تھے اتنی دھوم دھام اور کمال کوشش وتکلیف سے رب العالمین کی مخالفت وہ بھی بعض کافر فریقین کی پاسداری میں اختیار کی فساد اور بغاوت اور عداوت اختیار کی اور چند مسکین مہاجروں اور غریب مجاہدوں پر جو کہ تارک دنیا اور دین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالب اور حکم رب العالمین وسنت سید المرسلین کے خادم ہیں لشکر کشی کی اور بدخواہی اور عداوت اختیار کی۔ چونکہ وہ اپنے لشکر اور توپ خانہ اور شاہین خانہ پر مسرور تھے اور ہم مسکین اپنے مالک کی تائید پر مسرور۔ اس لیے غیرت ایمانی جوش میں آئی اور یزدانی تائید خروش میں آئی انصاف سے دیکھو کہ کس طرح ایک لمحہ میں تقدیر آسمانی کا شعبدہ ظاہر ہوا اور طرفۃ العین اس مغرور کا اقبال ادبار سے بدل گیا۔ آخر کار باکمال ذلت وخواری اور نہایت شرمساری سے مالک حقیقی کے حضور میں گیا۔ وہاں نہ کوئی کافر ملعون دوست تھا۔ کوئی گمراہ کرنے والا منافق غمخوار نہ تھا پس تمھیں لازم ہے کہ فوراً ہوشیار ہو جاؤ اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ کہ آخر ایک دن موت کا فرشتہ تمھارے پاس بھی آئے گا اور محکمہ حساب وکتاب بحضور رب الارباب حاضر ہوں گے۔ کافر لعین کی دوستی اور بے دین منافقوں کی خوشامد اور گمراہ شریروں کی سخن سازی اور گمراہ ملّانوں کی وجہ ہات تمھیں کچھ نفع نہ پہنچائیں گی۔ ہر چند کہ اکثر عمر گراں مایہ اپنے رب العالمین کی مخالفت اور بے دین منافقوں کی خوشامد اور کافر ملعون کی دوستی میں خرچ کردی ہے اور نفس پرستی اور دنیا طلبی میں رات دن مشغول رہے ہو۔ ہر بار مالک حقیقی کی اطاعت کے عہد ومیثاق کیا اور وقت پر اپنے بھائی کی دلجوئی کے لیے اس کو توڑا لیکن میں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں اور بندگان الٰہی کو دعوت دینے پر براہ راست ہر وقت مشغول ہوں۔ میری زبان پر ہر وقت آیہ کریمہ جاری رہتی ہے اور دن رات یہی بیت آپ کو مخاطب کر کے پڑھا کرتا ہوں۔

باز آ باز ہر آنچہ کردی باز آ ؎ صد بار اگر توبہ بشکستی باز آ!

(جو کچھ کرتے رہو اُسے چھوڑ دو اگر سو مرتبہ توبہ توڑ چکے ہو تو پھر بھی توبہ کر لو۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔

کہہ دو اے میرے بندو۔ جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔ آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے۔ بے شک اللہ سب گناہ بخشتا ہے۔ وہ جو ہے وہی گناہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی حکم برداری کرو۔ پیشتر اس کے کہ تم پر عذاب آجائے۔ پھر تمھاری کوئی بھی مدد کو نہ آئے گا۔ جو بہتر بات تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف اُتری ہے اس کی پیروی کرو۔ کہ وہی بہتر ہے۔ پیشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب پہنچ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ ۳۹ : ۵۲-۵۳-۵۴

بالجملہ آپ کچھ بھی ایمان رکھتے ہیں اور آخرت کے حساب کتاب پر یقین ہے اور اپنے اللہ کو اپنا مالک جانتے ہیں۔ اور دین کی خدمت کو عبادت کا لازمہ تصور کرتے ہو۔ کافروں کی دوستی چھوڑ دو۔ پس اصل راستے سے بے کم و کاست آپ کو آگاہ کیا جا رہا ہے جو کہ دنیاوی منصبوں کی ترقی کا بھی باعث ہے اور درجات آخرت کا بھی موجب ہے۔ دین رب العالمین کی نصرت کے لیے تیار ہو جاؤ۔ زمرہ مجاہدین کی موافقت اور بے دین کافروں سے مقابلہ کی تیاری کرو۔ اس بندہ درگاہ الٰہی کو بالیقین اپنے ہوا خواہوں میں تصور کرو۔ اگر کافروں کی دوستی سے منہ نہ موڑو گے تو زمرہ مجاہدین جو کہ دین رب العالمین کے خادم ہیں کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے اور اُن کے ساتھ دغا کرو گے تو زیادتی اور ظلم کی بنیاد مضبوط کرو گے۔ پس یقین جانو کہ ہر چند ہم عاجز کمزور ہیں اور بے سروسامان فقرا ہیں لیکن ہمارا مددگار وہی قادر ذوالجلال ہے اور اس کی کامل قدرت کو کبھی زوال نہیں کہ ایک ناچیز مچھر نے نمرود جیسے کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور ایک نادان کمزور نے ایک باغی کی زندگی اس کے حکم سے ختم کر دی تھی۔ اگر میرے ساتھ دوستی رکھو گے تو وہی آپ کا پرانا دوست ہوں اگر مجھ سے دشمنی ظاہر کی تو مجھ سے نہ ڈرو بلکہ میرے مالک سے ڈرو کہ میرا مالک بہت غیور ہے اور بہت طاقتور ہے۔ کوئی ہرگز اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حسرت اور ندامت کے سوا کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ آخر آپ مرد ہیں اور بہادری کے دعویدار ہیں۔ اگر یہ بہادری اللہ تعالٰے کے راستے میں خرچ کی تو واقعی مردانگی ہے ورنہ ہر شے سے بڑھ کر نامردی ہے۔ حسرت اور ندامت پر خاتمہ ہو گا۔ یہ سب قیل و قال کہ بار بار آپ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ خدا جانتا ہے کہ محض تمھاری خیر خواہی کی بنا پر ہے۔ ورنہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور کسی سے التجا نہیں کرتا کہ میرے مالک کی مہربانی میرے لیے کافی ہے اور باقی جملہ ہوس ہے۔ آپ کو جو کچھ درباره موافقت رب العالمین و مخالفت کافر لعین یا برعکس منظور ہو اس محبت نامہ کے جواب میں مفصل لکھ دیں۔ اُن پر سلام جو کہ ہدایت کی پیروی کرتے ہیں۔

تحریر بتاریخ ۲۵ ماہ ربیع الاول ۱۲۴۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۹)

اطاعت امام وقت امیر المومنین سید احمد میں عہد نامہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ اس بات کا تذکرہ ہے کہ کمترین بندہ درگاہ عزت رحمٰن اضعف العباد فتح خان رئیس پنجتار وغیرہ کا۔ایک عہد نامے کی شکل میں اور یہ امر مکمل اور مسجل کیا کہ ہم بندگان بحمداللہ مسلمان ہیں اور مسلمان زادے ہیں۔شرع متین اور دین سید المرسلین بسر وچشم قبول کرتے ہیں اور اسے اپنے لیے بڑا فخر سمجھتے ہیں۔جو معاملات قبائل میں خلاف شرع رواج پا گئے تھے ان تمام مذکورہ رسموں کو چھوڑ دیا ہے اور شریعت غرا کے حکموں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ لیا ہے اور تمام معاملوں اور جھگڑوں میں احکام شرعی کو جزوی طور پر جاری کرنے کے لیے جناب قدسی القاب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی سید امجد امیر المومنین سید احمد مداللہ کو اپنا امام برضا و رغبت قرار دیا ہے۔اور انجناب کے ہاتھ پر امامت کی بیعت بجالائے ہیں اور آنجناب کی اطاعت بموجب آیہ کریمہ عین خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت سمجھ لی ہے اور اس التزام سے بیعت اور دین اسلام کی اطاعت مکمل کر لی ہے۔ہر چند یہ بیعت بہت مدت سے بجالائے تھے لیکن فی الحال گزشتہ کے تذکرے کے لیے اور حق کی تاکید کے لیے یہ امر علمائے دین و مجمع فاضلان شرح متین کے محض ظاہر کرتے ہیں اور ان بزرگوں کو اپنے عہد و پیمانوں پر گواہ بنایا ہے اور ان سے اسی عہد و پیمان پر استقامت کے لیے دعا کی درخواست کی گئی ہے تاکہ ہماری زندگی اور موت اسلام کے قانون و آئین سنت سید الانام کے مطابق واقع ہو۔جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ تعالےٰ کو گواہ ٹھہراتے ہیں۔یہ چند کلمات بطریق عہد نامہ لکھے گئے ہیں تاکہ عندالحاجت حجت ہوں۔

بعد ازاں بروز جمعہ دیگر فتح خان نے اپنے قبائل کے تمام رئیسوں کو حاضر کیا اور ان سے بیعت امامت و احکام شریعت کے اجرا اور رسوم جاہلیت کے ترک کرنے چاہا گیا۔ان تمام مخلصوں نے نماز جمعہ کے بعد امامت کی بیعت کریں اور ہر دو امیر مذکور کا ذکر کیا گیا ہے۔اس مجمع میں ایک فاضل جلیل کو قضا کا منصب سونپا گیا اور قضاۃ کی دستار ان کے سر پر باندھی گئی اور قضا کا حکم ان کے حوالے کیا گیا۔بحمداللہ شرع کے احکام جاری ہو گئے جھگڑے اور تنازعوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فیصلہ اضلاع متعلقہ پنجتار میں قانون شرع شریف کے مطابق ہونے لگے۔ چنانچہ معاملوں میں چند عمدہ مثالیں بطور نمونہ بیان کیے جاتے ہیں۔ ازانجملہ امام ملا قطب الدین ساکن موضع نگر بار جو کہ بہت مدت سے امامت جہاد کی نیت کی بنا پر انجناب کی رفاقت میں گزر کر رہے ہیں اور دیانت اور تقوے میں بے نظیر ثابت ہوئے۔ تارکین نماز کی نگرانی آپ کے سپرد کی گئی اور بیس بندوق بردار قندھاریوں میں سے ان کے ہمراہ متعین کیے گئے۔ ملا ممدوح نے اپنے رفیقوں کے ہمراہ دیہات سے پہاڑ تک دورہ کیا اور اپنے رشتہ داروں اور نوجوانوں پٹھانوں پر جو تارک الصلوات تھے اتنی سخت سزا مقرر کی کہ ان مذکورہ دیہات میں اب کوئی چھوٹا بڑا بحکم خدا ایسا نہیں پایا جاتا جو تارک الصلوات ہو اور اہل دیہات پر سزا کی اتنی ہیبت طاری کر دی کہ اگر کوئی ہندوستانیوں یا قندھاریوں میں سے اپنی ضرورتوں کے لیے دیہات مذکورہ میں چلا جاتا ہے تو سارے گاؤں میں اتنا شور و غوغا برپا ہوتا ہے کہ دیہات کے رئیس حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ اس گاؤں میں ایک مسلمان بھی تارک نماز نہیں۔

ازانجملہ یہ پٹھانوں کی عادتوں میں سے ہے کہ اگر کوئی گناہ کر بیٹھے خواہ وہ گناہ جنس حقوق اللہ ہو خواہ حقوق العباد کی جنس سے ہو اپنے گاؤں سے بھاگ کر دوسرے گاؤں میں چلا جاتا ہے اور وہاں کے رئیسوں سے پناہ لے لیتا ہے۔ پس رؤسا بالضرور اس کی اس حد تک مدد کرتے ہیں خواہ ظلم ہو خواہ عدل کہ اگر بادشاہی لشکر بھی اُن پر حملہ کرے اور اُن کی جان و مال تباہ کر دے کسی طرح بھی اس گنہگار کی رفاقت نہیں چھوڑتے اور اپنا جان و مال بے تکلف برباد کر لیتے ہیں۔ اس قاعدے کی بنا پر دیہات مذکورہ کے چند آدمیوں نے گزشتہ دنوں میں بعض فواحش اور منکرات کا ارتکاب کیا تھا اور اپنے مقاموں سے بھاگ کر دوسرے دیہات میں چلے گئے تھے۔ انجناب نے اس فتنہ کو روکنے کے لیے ایک رات مذکورہ غازیوں کی جماعت کو راتوں رات ان گنہگاروں کے پیچھے بھیج دیا۔ وہ اُن کو گرفتار کر کے لے آئے اور انجناب نے اُن میں سے بعض کو قید اور بعض کو ضرب اور بعض کو بڑے درختوں کی شاخوں پر شارع عام پر لٹکانے کی سزا دی۔ الحمدللہ کہ دیہات مذکورہ کے رئیسوں میں کوئی اُن کی مدد کرنے کے لیے کھڑا نہ ہوا) اس طرح رنگارنگ کے معاملے کہ احکام شرع کے اجرا کے فروعی معاملے میں رات دن پیش آتے رہتے ہیں۔ اس وقت تمام ملک متعلقہ فتح خان بلا مانع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مزاحم امام ہمام صاحب کے تصرف میں ہے اور وہاں کی ریاست اور سیاست کا تعلق انجناب سے ہے اور جھگڑے وغیرہ تمام محکمہ قضا کی طرف رجوع کیئے جاتے ہیں۔ فتح خان دوسری رعیت کی طرح رعایا میں سے ایک ہے جو ملک مذکور پر کسی طرح کا تصرف نہیں رکھتا انشاء اللہ وقت پر تحصیل عشور بھی جاری ہوگا واہب العطایا کی بارگاہ سے امید ہے کہ اس مضبوط بنیاد میں دین کو دن بدن ترقی بخشے اور اس عروج کی ابتدا کو انجام پر پہنچائے۔

آمین یارب العالمین

(۵۰)

اعلام برائے کافہ انام (تمام لوگوں کے لیے) امام ہمام امیر المومنین سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس بندۂ ذوالجلال کی حقیقت اس طرح ہے۔

نہ میں خود بادشاہ ہوں۔ نہ شاہزادہ ہوں۔ نہ امیر نہ امیر زادہ۔ نہ سلطنت کا طالب ہوں۔ نہ حکومت کا خواہاں۔ نہ میرے پاس سلطانی لشکر ہے نہ پادشاہی خزانہ بلکہ فقیر و فقیر زادہ ہوں۔ فقیرانہ زندگی کو اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔ سلاطین و خوانین کے آئین سے عار رکھتا ہوں۔ نہ بالفعل امارت کا سامان میرے پاس ہے۔ نہ آئندہ اسے حاصل کرنے کی دل میں آرزو ہے۔ محض جہاد کا فرض ادا کرنے کے لیے اور تمام لوگوں کی خیر خواہی اور دین کا کھلم کھلا اعلان کرنے اور شرع سید المرسلین کے رائج کرنے کے لیے کمر باندھی ہے۔ جو شخص فقط غیرت ایمانی کے لیے میری رفاقت اختیار کرے اس کے لیے بہترین سعادت ہے اور جو میری رفاقت سے علیحدہ ہو اس کی سنگدلی پر تعجب ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے بندوں اور حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں سے علیحدہ ہوا۔ منافقوں اور کافروں کی جماعت میں شامل ہوا۔ میرا خزانہ یہی اللہ تعالےٰ پر توکل ہے اور بس۔ ہر روز نیا تہ رج ربانی خزانے سے مل جاتا ہے۔ امرأ اور سلاطین روپے۔ اشرفیوں کا خزانہ میرے ساتھ نہیں۔ حاشا وکلا کہ آئین و قوانین اہل دنیا سے بیزار ہوں۔ میرا طریقہ میرے دادا (جد) حضرت سید المرسلین کا ہے۔ ایک دن پیٹ بھر کر سوکھی روٹی کھا لیتا ہوں اور اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں اور دوسرے دن بھوکا رہتا ہوں اور صبر کرتا ہوں اور ہمارا لشکر وہی تھوڑے سے صادقین مہاجرین ہیں کہ مخلص دین رب العالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کمر بستہ ہیں اور اپنی خوشی سے اپنی جان ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ آیندہ حق تعالےٰ انھیں منصب شہادت سے سرفراز کرے یا فتح و نصرت عطا فرمائے۔ بالجملہ ہمارا ظاہری حال ان فقرا مہاجرین جیسا ہے جو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو زمانہ ہجرت میں درپیش تھا۔ ہاں اپنے مولا جل شانہٗ سے بشارتیں بہت بڑی بڑی ملی ہیں انھی کو اپنا لشکر اور خزانہ شمار کرتا ہوں۔ انشاء اللہ بشارتوں کا اثر ظاہر ہونے والا ہے۔ پس جو شخص مواعید الٰہی پر قوی ایمان رکھتا ہے اور قدرت کاملہ پر اس کا ایمان ہو کہ وہ حقیقی قدرت والا ایک لمحہ میں ایک حکم "کن" سے ایک عالم میں انقلاب لا سکتا ہے اور ہاتھی کو مچھروں سے ہلاک کروا سکتا ہے۔ پس وہ ضرور مذکورہ بشارتوں کو قبول کرے گا۔ اور میری رفاقت میں دنیا اور آخرت کی بھلائی سمجھے گا۔ جو شخص محض اسباب ظاہرہ سے اُمید رکھتا ہے۔ جو کچھ ہم فقیروں کا بالفعل حال ہے اگر دعاوی اور بشارتوں کو علیحدہ کر دے تو پھر ہمیں پاگلوں اور دیوانوں میں شامل کرے گا۔ ان چند سطور کے تحریر کرنے سے یہ غرض ہے کہ انشاء اللہ ایک دن کافروں کے زوال، شہروں اور قریوں کا فتح ہونا شوکت اسلام کا ظہور ہم فقیروں اور ضعیفوں سے یقینی عمل میں آنے والا ہے۔ لیکن فی الحال ہماری حالت اس کے مناسب نہیں۔ بلکہ ہمارے اس دعوے کی حقیقت محض اللہ تعالےٰ پر توکل اور غیبی بشارتیں ہیں۔ اگر ایں جانب کو بخوبی جانچ اور سمجھ کر ایں جانب کی رفاقت اپنی بھلائی کا سبب شمار کر کے طلب فرمائیں تو فوراً حاضر ہونے کو تیار ہوں۔ اگر ظاہری حالات اور کمزوری کو ملاحظہ کر کے دل میں تردد ہو تو بالفعل توقف فرمائیں تاوقتیکہ اور کسی مقام سے اسلامی اقبال ظہور کرے۔ آخر یہ حکم الٰہی کہیں سے جاری ہونا یقینی ہے۔ خواہ تمھارے علاقے سے ہو یا کسی اور مقام سے۔ لیکن اگر ایں جانب کی رفاقت اختیار کریں گے اور جان و مال سے میری خدمت میں کمر بستہ ہوں گے یعنی بذات خود شمشیر زنی بھی کریں گے اور اپنی طاقت کے مطابق غازیوں کے خرچ میں بھی کوشش کریں گے تو اس صورت میں حق جل شانہٗ ہم فقیروں اور ضعیفوں کو جملہ اطاعت کرنے والے اولین مہاجرین میں سے شمار کرے گا اور آپ کو اس طرح اولیں ان لوگوں میں شمار کرے گا جو اولیں انصار کہلاتے ہیں۔ یہ امر محض اس لیے لکھا گیا ہے کہ آپ انصار اللہ میں داخل ہو جائیں ورنہ حق جل شانہٗ نے اپنے فضل و کرم سے ہم فقیروں کو کبھی دولت مندوں کے مال کا محتاج نہیں کیا۔ بلکہ بہت سے دولتمندوں کو ہم فقیروں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھوں بہت مال دار بنا دیا۔ باقی پاک نیت اور بلند ہمتی اس امر میں پہلی شرط ہے کہ اپنی جان بھی خدائی دشمنوں کے مقابلے میں پیش کریں اور اپنا مال بھی خدائی لشکر کے لیے خرچ کریں۔ اس کا ثمرہ مشاہدہ کریں۔

والسلام مع الاکرام

(۵۱)

اعلام از جانب امیر المومنین سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند جل شانہ (جس کی رحمت عام ہے) کی بہت بہت حمد و ثنا۔ جس نے پاک مومنوں اور مستعد مسلمانوں کو فرمانِ واجب الاذعان سے خطاب فرمایا۔

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا۔

سو دیکھو جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی (اللہ کے ہاتھ) فروخت کر چکے ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ اللہ کی راہ میں جنگ کریں ——— اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے تو خواہ قتل ہو جائے، خواہ غالب آئے۔ ہم اُسے اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے ۴:۷۶ اور بد باطن منافقوں اور فسادی شخصوں کو زبردست وعید کے ساتھ عتاب فرمایا ہے۔

فَقُل لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ۝

تو کہہ دیجیے۔ نہ تو تم میرے ساتھ کبھی نکلو اور نہ کبھی میرے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑو۔ تم نے پہلی بار بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ ۹-۸۲ اور ہزار ہا بلکہ بے شمار ہر طرح کے درود و سلام مشتمل بر خضوع و اکرام سبھوں کے رہنما اور خاص و عام کے پیشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو نعمتوں سے پُر آیت اور ہدایت کیلئے کافی مامور ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اے پیغمبر۔ کافروں اور منافقوں دونوں سے جہاد کر اور اُن کے ساتھ سختی سے پیش آ۔
بالآخر اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ کیا ہی بُری پہنچنے کی جگہ ہے ۹ : ۷۳ اور حکمت و باریکی
سیاست سمجھانے کے لیے ضمیمہ

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝

البتہ اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دل میں روگ ہے۔ اور مدینہ میں جھوٹی خبریں اُڑانے والے تو ہم تجھ کو ان کے پیچھے لگا دیں۔ پھر اس شہر میں تیرے ساتھ رہنے نہ پائیں گے۔ مگر تھوڑے دنوں پھٹکارے ہوئے۔ جہاں کہیں پائیں گئے۔ پکڑے گئے اور جان سے مارے گئے ۳۳ : ۶۱
تمام آل و اصحاب و تابعین و احباب کہ جو قابل تحسین ہیں اور شریف ہیں۔ وہ مشرف ہوئے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

کچھ آدمی ایسے بھی ہیں اور اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنی جانیں تک فروخت کر دیتے ہیں۔
اور اللہ بھی اپنے بندوں کے لیے شفقت و مہربانی رکھنے والا ہے ۲ : ۲۰۳ اور کلام بشارت التیام یافتہ ہیں۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور ایک اور چیز دے جس کو تم چاہتے ہو۔ مدد اللہ کی طرف سے اور جلدی فتح۔ اور خوشی سنا دے ایمان والوں کو۔ ۶۱ : ۱۳

امابعد:۔ پروردگار کا بندہ۔ سیدالابرار کے دین کا خادم۔ کل مسلمانوں کا خیر خواہ۔ امیرالمومنین لقب والا۔ گزارش کرتا ہے کہ تمام مسلمانوں کے یہ ایک عام اعلان ہے خواہ بڑے علماء ہوں۔ خواہ غریب عوام۔ خواہ حاکم ہوں یا فقیر۔ مشتمل اس مضمون کا کہ اس دنیا کو پیدا کرنے والے خالق کا مقصد نوع انسانی کا عبادت کرتے رہنا ہے اور سید عرب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا مطیع ہونا۔ نہ کہ اُن کا کھیل کود اور ناچ ورنگ میں ڈوبے رہنا۔ اصل کمال تو خداوند ذوالجلال کی رضا حاصل کرنا ہے نہ کہ شان و شوکت کے حصول کی کوشش۔ بڑے مراتب کی زیادتی اور ہوا اور ہوس کی کثرت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال واسباب اور خزانوں کی وسعت وغیرہ۔

ہمیشہ سعادتوں کی پونجی اور دونوں جہان کا آرام۔ خداوند کے حضور میں جاہ وجلال کے درجے حاصل کرنا ہے نہ کہ ہمعصروں میں شان اور نام پیدا کرنا۔ عبادت گزار بندوں کا طریقہ یہی ہے کہ ہر حال میں لایزال (اللہ تعالےٰ) کی اطاعت کرتے رہیں اور ہر وقت مکان ومکین کے خالق کی رضا جوئی میں مصروف رہیں اور ہزار دل وجان کے ساتھ انس وجان کے خالق کی محبت میں شغف رکھیں اور ایثار کے طور پر ہر محبوب پر اس کی محبت کو ترجیح دیں اور ہر مطلوب کے مقابلہ میں اس کی طلب رکھیں۔ اس زمانے میں ہمارے ہم عصر۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

ایمان والوں کی بات یہ تھی کہ جب ان کو اللہ اور رسول کی طرف بلائیے تاکہ اُن کے درمیان فیصلہ کیا جائے تو کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور حکم مان لیا اور وہ لوگ کہ انھیں کا بھلا ہے۔ ۲۴: ۵۱

نیز اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ وَالَّذِينَ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ۔

اور انسانوں میں جو کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو خدا کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کے پیچھے اس طرح پڑ جاتے ہیں کہ انھیں اس کا ہم پلہ بنا لیتے ہیں اور وہ انھیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں جیسی چاہت اللہ کے لیے ہونی چاہیے۔ حالانکہ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کے دلوں میں تو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی کی ہوتی۔ ۲ : ۱۶ (۱۶۰) لیکن یہ مرتبہ اخلاص اور خاص منصب حاصل ہونا بہ نسبت کل مخلوق اور اجادہ بنی آدم مشکل بلکہ ناقابل حصول ہے لیکن جو شخص دین اسلام سے تعلق رکھتا ہو (ہر مدعی خاص وعام) اتنا اس کے ذمہ ہے کہ جس وقت نور وظلمت میں جھگڑا اور کفر واسلام میں مقابلہ ہو ایمانی غیرت سے کام لیں اور حمیت اسلامی پر چلیں جو کوئی ایسے حالات میں اپنی جان تک بھی حق کے لیے پیش نہ کرے اس نے بے شک نفاق اور خناق کو انتہائی درجے تک پہنچا دیا۔ اور جس نے اس صورت میں دین کی تائید نہ کی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بلاشک مخالفت رب للعالمین کا داغ اپنے فسادی ماتھے پر رکھا۔ اور جو اس معرکہ سے روپوش ہوا وہ یقیناً دائرہ ایمان سے فارغ ہوا۔ قال اللہ تعالےٰ۔

اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُكَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِیْ رَیْبِهِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ۔

تجھ سے اجازت طلب کرنے والے تو وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور اُن کے دل شک میں پڑ گئے ہیں تو اپنے شک کی حالت میں متردد ہو رہے ہیں۔ ۹: ۴۵

نیز اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

(یا پیغمبر) اعرابیوں میں سے عذر کرنے والے تمھارے پاس آئے کہ انھیں بھی اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ گھروں ہی میں بیٹھے رہے۔ سو معلوم ہوا کہ اُن میں سے جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی۔ انھیں عنقریب عذاب دردناک پیش آئے گا۔ ۹ : ۹۱ اور جو دین کے بارے میں علام سننے کے بعد اسلامی لشکر کے غلبہ کا منتظر رہا وہ تحقیق لیئم انتظار کرنے والوں اور بدانجام متربصین (منتظر) میں شامل ہوا۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَیَیْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ یُّصِیْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَیْدِیْنَا فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝

(یا پیغمبر) تم ان سے کہہ دو۔ تم ہمارے لیے جس بات کا انتظار کرتے ہو وہ ہمارے لیے اس کے سوا کیا ہے کہ دو خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے۔ اور ہم تمھارے لیے جس بات کے منتظر ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اللہ اپنے یہاں سے کوئی عذاب بھیج دے۔ یا ہمارے ہی ہاتھوں عذاب دلائے۔ تو اب انتظار کرو۔ ہم بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔ ۹ : ۵۲

دو میں سے ایک خوبی تو فتح ہے اور غازی ہونا ہے اور دوسری خوبی تو شہادت ہے اور آخرت میں جنت ہے۔ اور جو کچھ دغدغہ منزل دل میں اہل شک کے ہوتا ہے کہ جنگ کے لیے اسباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ مثل توپ۔ بندوق اور بے شمار لشکر کا ہونا جہاد کی تیاریوں میں سے ہے اور یہ نہ ہونا بندوں کی جانب سے عذر ہے۔ پس یہ خیال جہالت پر مبنی ہے اور سراسر باطل واہمہ ہے۔ کیوں کہ حاکم علیم وحکیم نے مقابلہ وآلات مقابلہ کے بارے میں اتنا ہی فرمایا ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔

اور جو کچھ تمھارے بس میں ہے۔ قوت پیدا کرکے اور گھوڑے تیار رکھ کر دشمنوں کے مقابلے کے لیے اپنا ساز وسامان مہیا کیے رہو کہ اس طرح مستعد رہ کر تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے۔ نیز ان لوگوں کے سوا اوروں پر بھی جن کی تمھیں خبر نہیں۔ اللہ انھیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں تم جو کچھ بھی خرچ کروگے وہ تمھیں پورا پورا مل جائے گا۔ ایسا نہ ہوگا کہ تمھاری حق تلفی ہو۔ ۸: ۶۰ اور یہ حکم نہیں ہے کہ جس طرح انھوں نے تیاریاں کر رکھی ہیں تم بھی اسی طرح کی تیاریاں کرلو۔ بلکہ فرمایا ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

(مسلمانو) ہلکے ہو یا بوجھل (سامان کے اعتبار سے) جس حال میں ہو نکل کھڑے ہو۔ اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اگر تم جانتے ہو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے (۹: ۴۱)

اور لشکر جمع کرنے کے باب میں فرمایا کہ:۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر حکم الٰہی سے غالب آگئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ ۲: ۲۵۱

نیز فرمایا:۔

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ اِنْ يَّنْصُرْكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔
پھر جب ایسا ہو کہ تم نے کسی بات کا عزم کر لیا ہو تو چاہیے کہ خدا پر بھروسہ کرو۔ یقیناً اللہ ایسے لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آسکتا ہو لیکن اگر وہی تم کو چھوڑ بیٹھے تو بتلاؤ کون ہے جو اس کے چھوڑ دینے کے بعد تمہارا مددگار ہو سکتا ہے۔ صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ پس جو مومن ہیں وہ اُسی پر بھروسہ رکھیں۔ ۳ : ۱۵۴ - ۱۵۴+

نیز فرمایا۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
یا پیغمبر۔ اللہ تیرے لیے کفایت کرتا ہے اور اُن مومنوں کو بھی جو تیری پیروی کرنے والے ہیں۔ ۸ : ۶۴ -

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ
پس (اے پیغمبر) تم اس کی بالکل پرواہ نہ کرو کہ یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے ہیں یا نہیں تم اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ کہ تم پر تمہاری ذات کے سوا اور کسی کی ذمہ داری نہیں اور مومنوں کو جنگ کی ترغیب دو ۴: ۸۴

بعض شیطانی مسلک والے اور درویشوں نے اپنے شاگردوں اور مریدوں کو بہکانے بلکہ کل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے یا امراُ کی خوشنودی کے لیے شیطان کی جانشینی کرتے ہوئے دھوکے کی باتیں کہی ہیں۔ اور کچھ ناگوار شبہات اس معاملہ میں ناقابل قبول کلمے مخاطبوں کو سکھاتے ہیں اور دُور دراز کے لیے شائع کرتے ہیں کہ تلوار کے جہاد سے زبانی جہاد (وعظ) اچھا ہے اور نفسانی جہاد سے نفس کی تربیت بہتر ہے۔ بندوں کو سرزنش کرنا بہ نسبت شہروں کو تباہ کرنے کے اچھا ہے۔ مخالفوں کو ڈرانے۔ ان سے لڑنے کی بجائے موافقوں کو ترغیب دینا بہتر ہے۔ جھگڑے پھیلانے کی نسبت مسجدیں بنانی اچھی۔ رقیبوں سے لڑنے کی بجائے دوست کی صحبت اچھی۔ تلوار اور برچھیوں کی باتوں سے دل وجان کی باتیں اچھی ہیں۔ مغضوب۔ مخالف۔ کفار کی مخالفت سے دوستوں کی صحبت اور قرب اچھا ہے۔ دوستوں کی شرکت دشمنوں سے جنگ کرنے سے بہتر ہے۔ جنگ ومحاصرہ سے نگہبان بننا اعلیٰ ہے۔ کل مسکینوں کی مصیبت میں دستگری شیاطین کے لشکروں سے الجھنے کی تھکن سے بہتر ہے۔ اور اس طرح کی گمراہی اور ضلالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بے دلیل دعاوی ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

مسلمانوں۔ یاد رکھو۔ علماء اور مشائخ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو لوگوں کا مال ناحق روا رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے انھیں روکتے ہیں۔ اور جو لوگ چاندی سونا اپنے ذخیروں میں ڈھیر کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو۔ ۹:۳۴

بالجملہ لشکر مجاہدین کی فضیلت اور سب قاعدین پہ آیات قرآنی سے ثابت با دلیل ہے۔ اور ان کے خلاف اعتراضات وغیرہ بوجہ باطل شبہات و وسوسہ کے صداقت سے خالی ہیں۔ بالکل عبث اور محض نفسانی اور شیطانی خیالات ہیں۔

پس جو شخص جہاد کی کوششوں کو بُرا کہے یا دوسرے اشغال کو ترجیح دے۔ حق کی خدمت میں سست ہو اور غیر حق کی حمایت میں چست اپنے غیر افراد کی تحقیر کرے اور غیر دینوں پر انحصار رکھے اور ذاتی دشمنوں پر حملہ کرنے میں پہل کرے اور مجاہدین کی امداد میں سستی وہ قطعاً گنہگار۔ ظالم۔ اور بارگاہ حق سے مردود۔ وعید شدید قرآنی یقینی ہے۔

ہم اپنے کام میں مصروف ہیں اور محبوب کی جانب ہیں اور سرو کی طرح خزاں اور بہار میں ہر وقت اور ہر زمانہ میں سبز ہیں۔ آئینہ مثال جمال خداوندی۔ تختہ مشق۔ فراق اور وصال کی وارداتیں۔ جانفشانی کے دعوے۔ ہماری مصیبتوں کا اور پریشانی کا اظہار کر اجاڑ وادی میں سرگرداں ہیں اور ہر جگہ بے سروسامان تن میں جان ہے۔ نہ سر اپنی جگہ ہے۔ جگر پاش پاش ہے و دل فاش فاش سینہ چاک۔ جو دوست ہیں وہ مغموم۔ ایک ہاتھ سے حبیب کا دامن پکڑا ہوا ہے اور دوسرے ہاتھ سے رقیب کا گریبان۔ اس قسم کا بیان۔ عشق کی شورش۔ شکائیتیں اور لطف و جور۔ گوشہ عافیت میں خالی۔ وہم و خیال سے گفتگو کا شعبدہ ہیں اور میدان جنگ میں سراسر صداقت کا ثبوت ہیں۔ یہ سب چرب زبانی حقیقت حال کا بیان ہے۔ یہ سبھی جانفشانیاں اور بیانات اور خبریں ہیں۔ یہ سراسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت کا ثبوت ہیں۔ یہ سب پُرب زبانی حقیقت حال کا بیان ہے۔ یہ سبھی جانفشانیاں اور اور بیانات اور خبریں ہیں۔ یہ سراسر صداقت کا اظہار اور وہ قطعاً تکلف اور خوشامد۔ یہ سراسر تحقیق۔ الغرض ہم خدا کے بندے ہیں اور رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ بے شک اسلام کے مدعی ہیں اور اپنے کو محمدیوں میں گنتے ہیں۔ جب کہ کلام اللہ جل شانہٗ کو اس معاملہ میں ناطق جانا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھا۔ لا محالہ بحکم الٰہی محض اللہ کے لیے تیاری ہے۔ اور رسول اللہ کی سنت کی متابعت میں مسافرت اختیار کی۔ ہند۔ سندھ۔ خراسان وغیرہ کی سیر کی۔ اور ہر جگہ قانون سیاحت فقط خیر کے طالب رہے۔ آخر کار ایسے ایسے دور دراز ملکوں میں پھر کر اور کوہ و دشت طے کر کے علاقہ یوسف زئی میں پہنچے اور وہ اس بڑی عبادت کی تیاری کے لیے باعث ٹھہرے۔ ان سچے مومنوں اور مخلص دوستوں نے اس فقیر کی شرکت اور رب قدیر کے دین کی نصرت اختیار کی اور اس معاملہ میں کل بھائیوں سے بڑھ گئے۔ آمد و رفت کے تجربے حاصل کیے فتح و شکست کے نشیب و فراز ملاحظہ کیے۔ اب تک اسی معاملہ میں۔ تندہی۔ بے باکی اور اولوالعزمی سے لگے ہوئے ہیں۔ بالجملہ ہم لوگ بھی جب تک بدن میں جان ہے اور سر سلامت ہے۔ ہر طرح کے فن اور حیلوں سے اسی کام میں مشغول ہیں۔ نیز بصد زبان حق تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اپنے مالک کی اطاعت میں مشغول ہیں۔ محض حق کی رضا کے طالب ہیں اور ما سوا سے بالکل بے خبر۔ دنیا و مافیہا سے تعلق ختم کر لیا ہے اور محض خداوند تعالےٰ کے لیے جہاد کا جھنڈا بلند کیا۔ مال و اسباب۔ شان و شوکت۔ امارت۔ ریاست اور حکومت۔ سیاست سے کنارہ کیا۔ غیر حق کے ہرگز خواستگار نہیں۔ ہم لوگ اگرچہ خاکسار۔ اور عاجز اور حقیر ہیں لیکن بلاشک خداوند تعالےٰ کی محبت سے سرشار اور غیر حق سے قطعاً علیحدہ ہیں۔ نہ کسی مسلمان امیر سے جھگڑا ہے اور نہ کسی مسلمان رئیس سے مخالفت۔ ملعون کافروں سے مقابلہ کرتے ہیں نہ کہ اعیان اسلام سے۔ صرف دراز مو (سکھ) سے جنگ ہے نہ کہ کلمہ گو اسلام چاہنے والوں سے۔ نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنے کے کہ اُن کی رعیت ہیں اور اُن کی حمایت کی وجہ مظالم سے چھوٹے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ بات ہر خاص و عام کو معلوم ہے اور کل گروہوں میں مسلمہ۔ لیکن بہت بہت افسوس ہے کہ پشاور کا حاکم ہرگز یہ معنی نہیں سمجھتا اور قطعاً نیکی سے ہماری طرف متوجہ نہ ہوا اور دین کی بات کان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر نہیں سنی اور ایمان کی لذت نہ چکھی۔ بلکہ اسلامی غیرت کی آس کی بو بھی نہ پہنچی۔ مجاہدین کے لشکر سے حیوانوں کی طرح بھاگ گیا اور مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ چنانچہ یہ اس کی قدیم عادت ہے کہ مجاہدین کی جماعتوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے دشمنوں کے لشکر کی طرف سے کافی کوشش کرتا ہے اور اسے اپنی عقل و سمجھ کا کمال سمجھتا ہے۔ چنانچہ یہ حرکت کئی دفعہ کر چکا ہے اور مسلمانوں کی بڑی تعداد کے سامنے جو اس علاقے میں رہتی ہے۔ یہ قبیح اعمال اس سے صادر ہوئے۔

چنانچہ جو کچھ فتح خان وزیر کی لڑائی کفار کے ساتھ اور سردار عظیم کے معرکے نابکار فاجروں کے ساتھ اس کی وجہ سے ہوئے اک اک آدمی کو معلوم اور ہر جگہ کے آدمیوں میں مشہور ہیں کہ بڑی کوشش سے دار السلام میں اس نے کفر کی جڑیں مضبوط کی ہیں۔ خلافت و سلطنت کے خاندان اور امارت و جلال والے اور مجاہدین کے لشکروں بلکہ کل اسلامی جماعتوں کو دور دراز مقامات اور پہاڑوں میں بے سر و سامان اور پراگندہ کر دیا۔ ہزاروں اہل اسلام کا قتل اور مختلف محترموں کی ہتک اور ہر طرح کے ناپاک جرم جو خاص و عام کی بجائے بدکردار کفار کا پیشہ ہوتے ہیں اس کے نامہ اعمال میں لکھے گئے ہیں۔ ہزاروں مسجدوں کا بگاڑنا اور معبدوں کا جلانا۔ معززا راکین کی تذلیل اور اور غریبوں کو تکلیف دینا۔ ہر طرح ظلم اور بد اعمالی جو گمراہ کافروں کا شیوہ ہیں اور وہ اہل دین پر کرتے ہیں سبھی اس کے حساب اعمال میں شامل ہیں۔ اسی طرح اس موقع پر بھی جب کہ جلالت شعار غازیوں کا لشکر اس خاکسار اور عاجز کی رفاقت میں برائے شان ملت پروردگار اور احیائے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش ہوا۔ مقابلہ و مقاتلہ جنگ و جدل کے لیے پہنچا یہ سردار مذکور شروع ہی سے حاسدانہ طبیعت میں مخالفت کا ارادہ رکھتا تھا اور جھگڑا بڑھا رہا۔ آخر کار ایسے وقت میں کہ جنگ زوروں پر تھی اور توپوں اور بندوقوں کی آوازیں عداوت اور نفاق پر چھا رہی تھیں۔ اسلامی لشکر میں پراگندگی اور سنگدلی پیدا کر کے اُسے پراگندہ کر دیا۔ اور جہاد کے کاروبار کو مشکلات اور دقت میں ڈالا گیا۔ دغا بازی اختیار کی اور اپنے خیال میں کفر کی بنیاد مضبوط کی اور جہاد اور اسلام کو نقصان پہنچایا۔ ایک ناجائز ریاست منظم کی اور حقیقی امامت میں خلل ڈالا علاوہ بریں اس خاکسار کو ہلاک کرنے اور اس ذرہ حقیر کو مٹانے (واردات زہر خوانی بمقام حضرو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہایت سخت کوشش اور سعی ناشکور عمل میں لایا۔ اُس کو اپنے باپ کا حق سمجھا۔ ایک گروہ کو جو پوشیدہ غدار اور مکار تھے اس کام کے لیے رات دن دوڑاتا رہا۔ آخر ش زہر جگر سوز دینے تک نوبت آ گئی۔ غرض کہ رب خبیر کا لطف اس ضعیف عاجز کے شامل حال تھا اور مالک قدیر کا قہر اس نحیف کے مخالفین کے لیے بمانند شمشیر برہنہ تھا۔ اگر وہی ربانی کفالت اور رحانی حمایت مجھ غریب کے شامل حال نہ ہوتی تو دیوانوں کی طرح زندگی کا لباس چاک کر کے پروانے کی طرح نور ملکوت سے جا ملتا۔ غرضیکہ ان ناانصاف جابروں اور سرکش ظالموں نے اپنی استعداد کے مطابق ریاکاری اور فساد سے اس ضعیف بندے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ خیر جو ہونا تھا ہوا لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ اب تک ایک سال سے زیادہ مدت گزر گئی ہے ان نہایت ہی بُری حرکتوں سے باز نہیں آتا۔ رات دن اسی طریقے پر عمل پیرا ہے۔ کوئی ایسے حیلے نہیں جو کہ ہندوستانی مجاہدین کو قتل اور لوٹنے کے لیے استعمال نہ کیے ہوں۔ اور فقیر کے دوستوں میں سے بہت لوگوں کی بے عزتی کی۔ مجاہدین کی آمدنی کی وصولی میں سدراہ ہوا اور اسلامی جماعت کو تکلیف پہنچانے کی ہی کوشش کی۔ اللہ اللہ خود کفر کی محبت میں کس قدر مبتلا ہے کہ ظاہراً اسلام کے خلاف عمل کرتا رہتا ہے اور کافروں کی دوستی میں کتنا پرجوش اور حیثیت ہے۔ مومنین کے معاہدات میں سفاک اور بے باک ہے اور کافروں سے جو وعدہ کرتا ہے اُسے ضرور پورا کرتا ہے۔ اہل دین کے معاہدوں سے اختلاف کرنے میں انتہائی بے شرم اور کافروں کے سرداروں کی مدد کرنے کو ریاست کی شان سمجھتا ہے اور غریب مسلمانوں کی اہانت سیاست کے احکام قرار دے رکھے ہیں۔ کافروں کی امداد سے شیخی بگھارتا ہے۔ اور ان ملعونوں سے دوستانہ رکھنے پر اتراتا اور گھمنڈ کرتا ہے۔ بناوٹی اور خود ساختہ حقوق حاصل کرنا فتح تصور کرتا ہے اور رسول مقبول کے حقوق کی ارائگی خلاف مروت۔ تعجب ہے کہ باوجود مسلمان ہونے کے سیدالانام کا بدخواہ ہے اور گروہ کفار کی خیرخواہی میں کفار سے بڑھ گیا ہے۔ عابدوں کو ستانے جہاد کی ممانعت کرنے اور جھگڑا بڑھانے میں دشمنوں اور کافروں سے بھی سبقت لے گیا۔ اور جو کچھ سادہ لوحوں کو بہکانے کے لیے کفار کے ساتھ دوستی کی جو وجہ بیان کرتا ہے وہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ یعنی کفار کے ساتھ دوستی محض برائے شعار دین اور مسلمانوں کے مال وزر اور خون کی حفاظت کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ بھی ایک طرح اسلام کی خدمت ہے اور سید الانام کی سنت کی حمایت ہے۔ پس یہ سراسر گمراہ کرنا اور دھوکا دینا ہے۔ خود کب دین کی باتوں کا خیال کرتا ہے کہ اس کی حفاظت کے لیے اس قدر سعی عمل میں لائے۔ قتل نفوس۔ لوٹ مار مسلمانوں کی ہتک میں خود کون سی کمی کرتا ہے کہ اُس کی حفاظت کے لیے یہ فریب ظاہر کیا جاتا ہے۔

مومنوں کی حفاظت۔ بدنہاد کفار کی چڑھائی سے کچھ شعار دین اور شہروں کو تباہ کرنا اور مجاہدین ضعیف کے خلاف شرارت پھیلانا اور محض عداوت اور دشمنی کی بنا پر کیا شرع کا حکم یا حکم الٰہی ہے؟ دوسرے ہمارے حق میں مہنیات قابل قبول ہیں اور امر ناقابل قبول۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا۔ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے اور نہ اپنے آپ کو جلا وطن کرو گے۔ تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم یہ بات تسلیم کرتے ہو پھر تم ہی وہ اقرار کرنے والے جس کے افراد ایک دوسرے کو بے دریغ قتل کرتے ہو۔ اور ایک فریق دوسرے کے خلاف ظلم اور معصیت سے جتھا بندی کر کے اُسے اس کے وطن سے نکال باہر کرتا ہے لیکن پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ تمھارے جلا وطن کئے ہوئے آدمی قیدی ہو کر تمھارے سامنے آتے ہیں تو تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو۔ حالانکہ شریعت کی رو سے تو یہی بات حرام تھی کہ انھیں ان کے گھروں اور بستیوں سے جلا وطن کر دو۔ کیا یہ اس لیے ہے کہ کتاب الٰہی کا کچھ حصہ تو تم مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو۔ پھر بتلاؤ تم میں سے جن لوگوں کے اعمال کا یہ حال ہو۔ انھیں پاداش عمل میں اس کے سوا کیا مل سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت و رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ تمھارے اعمال کی طرف سے غافل نہیں ہے۔ ۲: ۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ بریں شرع کے اصلی خیرخواہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پس ان مقدمات دین میں آپ پر فوقیت رکھنا منافقوں کی علامتوں میں سے ہے۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں۔ ریاضت۔ عبادت۔ پرہیز گاری اور صدق وصفا میں کوشش کرو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہ کرو۔ یہ مشہور اور ظاہر مثل ہے کہ آنجناب دشمنوں کی چڑھائی کے خیال سے دینی معاملات اور اسلامی جماعتوں میں قیام جہاد اور معاملہ اہل قتال کفر و مخالفین کے بارہ میں کبھی غفلت نہ فرماتے تھے۔ اور ان کو کبھی چھوڑتے بھی نہ تھے۔ بلکہ دنیاوی نفع ونقصان لین دین کے وصول کرنے کو بہ نسبت دین اور اہل دین کے رب العالمین کے اختیار وسپرد کر دیا کرتے تھے۔ ہم محمدیوں کو واجب ہے کہ ہم اپنے رہنما کے راستے کو مضبوطی سے پکڑیں اور اپنے پیشوا کی پیروی کریں۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔

تمہارے لیے سب سے بہتر یہ ہی تھا کہ رسول اللہ کا چال چلن اختیار کرو۔ وہ جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور روز قیامت کی اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے۔

اس سردار کا نفاق اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ہر دانا۔ ہوشیار۔ عاقل اور تجربہ کار کے نزدیک اس قسم کے اہل فساد کو تباہ کیے بغیر جہاد کا کاروبار سنبھالا نہیں جا سکتا۔ بنا بریں تحریر کیا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ جھگڑا۔ اور قتل عام اور نیز اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایک قسم کا فساد دور کرنے کے برابر ہے۔ بلکہ ان کی بے عزتی اور استیصال کرنا بھی قیام جہاد کی ایک قسم ہے۔ ہم ان کے مقابلہ کے لیے مامور ہیں اور ان کے مقابلے میں اجر پانے والے ہیں۔ ہمارا لشکر جنود اللہ کی وجہ سے غازی ہے اور ان کا لشکر اللہ تعالےٰ کے نزدیک گناہگار ہے۔ خدا کے نزدیک ہمارا شہید مقبول اور مبارک ہے اور ان کا مقتول ملعون اور مسطرود ہے اور یہ اسلام کے چار اصولوں کے مطابق ہے یعنی کتاب۔ سنت۔ اجماع اور قیاس۔ جہاں تک کتاب کا تعلق ہے میں کہتا ہوں کہ سردار مذکور منافقین میں داخل ہے۔ اور ان کو قتل کرنا اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق ہے اور یہ ہی آیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی کا مطلب ہے۔ از بس کہ کافروں کے ساتھ دوستی اور بھائی اس کا از حد تک ہے کہ وہ دن کی طرح آشکارا اور واضح ہے اور ایسی دوستی کی علامت ہے۔

اللہ تعالٰے سورہ نساء میں فرمایا ہے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

یا پیغمبر، تم منافقوں کو یہ خوشخبری سنادو۔ کہ بلاشبہ اُن کے لیے عذاب دردناک ہے۔ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر منکرین حق کو اپنا رفیق و مددگار بنائیں۔ تو کیا وہ چاہتے ہیں۔ اُن کے پاس عزت ڈھونڈیں۔ تو عزت جتنی بھی ہے سب کی سب اللہ ہی کے لیے ہے؛ ۴: ۱۳۷

پس ثابت ہوا کہ وہ مذکورہ صفت میں داخل ہے۔ جیساکہ اس کا اپنا بیان یہ ہے کہ آنحضرت اور عالموں کے شہنشاہ نے اپنے سراپا ہدایت کلام میں خود چند حقیر منافقوں کی قسمیں بیان کی ہیں از انجملہ بعض کا ذکر کیا گیا ہے کہ اُن کے دل میں اگرچہ ایمان کی طاقت اور خدا کی محبت ہے لیکن رئیسوں اور غریب مسکینوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتے ہیں بلکہ بسبب غلبہ وہیبت لشکر اسلام اور دبدبہ سیدالانام سے مرعوب ہو کر جبراً یا دل نخواستہ مسلمانوں میں شامل ہیں اور اندرونی طور پر شیاطین کی محبت میں غرق ہیں۔ دوسرے گروہ کی بابت ارشاد ہے کہ وہ فساد کی تدبیروں اور نفاق پیدا کرنے کے حیلوں۔ اسلام کی بدخواہی اور ملعون کفار کی خیرخواہی میں انتہائی کوشش کرتے ہیں اور اس کو اپنی حفاظت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور دشمنوں کی شرارت سے نیک آدمیوں کو تکلیف دیتے ہیں اور جب کبھی جنگ و جدل کا موقع ہاتھ آتا ہے تو کفار بدانجام کی مدد کرتے ہیں اور اہل اسلام کے لشکر کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جیساکہ سردار مذکور کی عادت ہے اور ایسے منافقوں کے حق میں جنگ وجدل اور اُن کی بے عزتی کرنے کا حکم ہے۔

قرآن مجید کی سورہ نسا میں فرمایا ہے۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَھُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

(مسلمانو!) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو فریق بن گئے ہو حالانکہ اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کی بدعملیوں کی وجہ سے جو انھوں نے کمائی ہیں انھیں الٹا دیا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو ایسے لوگوں کو راہ دکھاؤ جن پر اللہ نے راہ گم کر دی ہے۔ یاد رکھو جس کسی پر اللہ راہ گم کر دے تو پھر تم اس کے لیے کوئی راہ نہیں نکال سکتے ۴: ۹۰ اور اقسام منافقین کے متعلق اسی رکوع میں تذکرہ فرمایا اور اسی رکوع میں کے اخیر میں فرمایا۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ○

ان کے علاوہ کچھ لوگ تمھیں ایسے ملیں گے جو تمھاری طرف سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم کی طرف سے بھی۔ لیکن جب کبھی فتنہ و فساد کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو اوندھے منہ اس میں گر پڑتے ہیں۔ سو اگر ایسے لوگ کنارہ کش نہ رہیں اور نہ تو تمھاری طرف پیام صلح بھیجیں نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں۔ تو انھیں گرفتار کرو اور جہاں کہیں پاؤ قتل کرو یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے برخلاف ہم نے تمھیں کھلی حجت دی ہے۔ ۴: ۹۳

رہی سنت۔ پس اس کا بیان یہ ہے کہ سردار غفور سے اس قسم کے افعال متعدد بار صادر ہوئے ہیں۔ جب کبھی مسلمان غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی سے کسی شخص کو پیش رو بناتے ہیں اور جہاد کرنے کی ابتدا کرتے ہیں۔ یہ بد انجام منافق کفار کو تیار کر لاتا ہے اور اہل اسلام کے اجتماع میں نیش زنی کرتا ہے۔ ایسے منافقوں کا صفایا سید الانام کے احکام میں ہے۔ اسی قسم کی حدیث کو صاحب مشکوٰۃ نے بھی کتاب الامارۃ والقضاء میں روایت کیا ہے۔

اور اجماع۔ پس اس کی شرح یہ ہے کہ سلف اور خلف کے نزدیک مسلمہ ہے کہ اگر کوئی گروہ شعائر اسلام میں سے کچھ کم کرنے پر اصرار کرے اور شرع کے حاکموں سے جھگڑا کرے اُن سے بھی جنگ و قتال مباح اور حلال ہو جاتا ہے۔

چنانچہ جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر خروج کشی فرمائی تھی اور اس بارہ میں کوئی شک اور تامل نہیں کیا۔ تارکین ختنہ اور ان کی مانند لوگوں کے لیے بھی یہی فتوے ہے اور چاروں مذاہب کے علماء کے نزدیک مسلمہ ہے۔ شعائر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں کوئی شعائر کفار سے جہاد کرنے سے زیادہ ترجیح والا نہیں اور کوئی جھگڑے کا پہلو مجاہدین کے قتل اور لوٹنے سے بدتر نہیں۔ اور قیاس۔ پس اس کی شرح یہ ہے کہ ہندوستانی مجاہدین کے خلاف سردار مذکور کے لشکر نے قتل وغارت کا ارادہ کیا اور بعض موقعوں پر چھاپے بھی مارے اور ہندوستانی لشکر کے خلاف اپنی رعیت کو بھڑکایا اور جس نے ہمدردی کی اس کی ہتک فوراً کی گئی۔ اسی وجہ سے ہندوستانی غازی گھبرائے اور خراسانی غازی توقف پر مجبور ہوئے۔ پس فعل ارجاف کہ عبارت ہے متوحش خبروں کا پھیلانا۔ اُسے عمل میں لائے۔ پس بحالیکہ ارجاف قولی وجوکہ بہ تبدار جاف فعلی کے ادنیٰ ہے اس کے لیے قتل کا حکم وارد ہوا۔ چنانچہ جل وعلا سورہ احزاب میں فرماتے ہیں۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا

البتہ اگر منافق باز نہ آئے۔ اور وہ جن کے دل میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑانے والے تو ہم تجھ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے تو پھر وہ اس شہر میں تیرے ساتھ نہ رہنے پائیں گے مگر تھوڑے عرصے کے لیے پھٹکارے ہوئے۔ جہاں پائے گئے گرفتار ہوئے اور جان سے مارے گئے ۳۳:۶۱

پس ایسے اہل فساد کے لیے مذکورہ حکم بخوبی ثابت ہوگا۔ کیوں کہ مذکورہ حکم کی علت منصوص شکل میں مومنین کے لیے یہ ہی تفسیر ہے اور کافروں کے لیے یہ ہی خوشخبری ہے۔ اور وہ اپنی صورت میں بہت ہی مکمل پائی جائیں گی۔ اگر سچ پوچھو تو اس صورت کے مفہوم کو حالت نص پر دلالت تصور کرنا چاہیے کہ قطعی ہے۔ نہ کہ قیاس سے معلوم کہ وہ ظنی چیز ہے جب کہ امر منصوص کی علت روشن اور واضح ہے اور لغت کے ماہرین کے نزدیک اس کا وجود اس صورت میں کمال قوی اور بدیہی ہے۔

الغرض جب مذکورہ حکم چار اسلامی اصولوں سے ثابت ہوگیا۔ حالانکہ یہ بالکل صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ کسی حکم کا ثبوت کسی اسلامی اُصول سے ہی کافی ہے چہ جائیکہ چاروں اصولوں سے ثابت ہوگیا ہو۔ لا محالہ ہر ایک اپنے اور پرائے پر خوب واضح ہے۔ اس بنا پر عام مسلمانوں اور خاص کر مومن مشاہیر کی خدمت میں تحریر کیا جاتا ہے کہ اس فساد کو دُور کرنے کے لیے تیاری فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حمیت و غیرت اسلامی و ایمان کو کام میں لائیں تاکہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کل مومنین اور مجتہد علمائے کے نزدیک سرخرو ہوں۔ اور دین محمدی کی خیرخواہی میں یگانگت اور یک سوئی حاصل کریں۔ پراگندگی کی گندگی اور نفاق کی خرابی سے پاک صاف ہوں۔ اور خداوند عالم کی حکم برداری اور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے لیے چست و چالاک بن جائیں۔ ہر چند یہ خاکسار اور عاجز مع نیک مہاجرین کے رات دن اسی کام میں مشغول ہے اور عنقریب اس کے پھل کے ظاہر ہونے کا مالک الناس وجاہ کی بارگاہ سے امیدوار۔ اگر اور مخلص اور ایمان والے ہمارے شریک ہونا چاہیں تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ آیت کریمہ کے مفاد پر توکل ہے اور بشارت ضمیمہ پر۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۸: ۶۴

اے پیغمبر اللہ تیرے لیے کفایت کرتا ہے اور ان مومنوں کو بھی جو تیری پیروی کرتے ہیں۔

اور آخیر میں ہماری دعا ہے۔ سبھی تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور صلوٰۃ سب سے اچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ آپ کی آل اور جمیع اصحاب کے لیے۔

(۵۲)

مکتوب متضمن تفہیم در فائدہ بیعت بالتعمیم از جانب سید احمد صاحب امیر المومنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر المومنین سید احمد کی طرف سے ان لوگوں کی طرف جو حق کی راہ کے متلاشی ہے اور اس ہادی مطلق کے سالکوں کی طرف جو اس جانب سے حاضرانہ یا غائبانہ محبت رکھتے ہیں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مشائخ طریقت کے ہاتھ پہ بیعت کرنا یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی راہ مل جائے۔

اور شریعت حقہ کے اتباع پہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی منحصر ہوتی ہے۔ جو شخص سوائے شریعت مصطفوی کے اس رضامندی کو حاصل کرنے کا کوئی اور راستہ سمجھتا ہے وہ شخص بے شک جھوٹا اور گمراہ ہے۔ اور اس کا دعوےٰ غلط اور ناقابل سماعت ہے۔ شریعت مصطفوی کی بنیاد دو حقیقتوں پہ ہے اول شرک ترک کرنا اور دوسرے بدعتوں سے بچنا۔

ترک شرک:۔ پس اس کا بیان یہ ہے کہ کسی کو بھی ملائکہ۔ اور جن اور پیر و مرید۔ استاد شاگرد۔ نبی و ولی میں سے ایک کو بھی مشکلیں حل کرنے والا۔ اور بلائیں دور کرنے والا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نفع پہنچانے پر قدرت رکھنے والا نہ جانے۔ اور سب کو عاجز و ناتواں اپنے جیسا اللہ تعالےٰ کی قدرت اور اس کے زیرِ سایہ اور علم میں سمجھے۔ اور اپنی ضروریات اور حاجتیں پوری ہونے کے لیے کسی نبی۔ ولی۔ صالح۔ فرشتہ کی نذر نیاز نہ مانے۔ ہاں اتنا یاد رکھے کہ مذکورہ بالا بارگاہ صمدیت کے مقبولوں میں سے ہیں اور اُن کی مقبولیت کا فائدہ یہ ہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اُن کے نقشِ قدم پر چلا جائے یعنی اُن کی متابعت اختیار کی جائے اُن کو اپنا رہنما سمجھا جائے۔ اُن کو حوادثِ زمانہ اور عالمِ غیب پر قادر نہیں جاننا چاہیے۔ بکھلم کھلا جانے کہ یہ امر سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کو قادر ماننا قطعاً کفر اور شرک ہے۔ کسی پاک مومن کو ہرگز ایسا تصور نہیں کرنا چاہیے یہ ناجائز ہے۔

ترکِ بدعت: ۔ پس اس کا بیان یہ ہے کہ جمیع عبادات و معاملات و امورِ معاش و آخرت میں خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو پوری قوت اور اعلےٰ ہمتی کے ساتھ اختیار کرے اور جو کچھ دوسرے آدمیوں نے از قسم رسوم ایجاد کی ہیں مثلاً رسوم شادی و ماتم و بزرگی قبور اور اُن پر عمارتیں بنانا۔ اور عرس کی مجلسوں میں فضول خرچی۔ تعزیہ داری اور اسی قسم کی دیگر نو ایجاد رسمیں جو بنائی گئی ہیں اُن کے نزدیک ہرگز ہرگز نہ جانا۔ اور جہاں تک ہو سکے اُن کو مٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ پہلے خود ترک کریں اس کے بعد مسلمانوں کو اس کے ترک کرنے کی دعوت دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کی پیروی فرض ہے۔ اسی طرح امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی فرض ہے۔ جب یہ بات ذہن نشین ہو گئی۔ پس طالبین حق کو چاہیئے کہ یہ ہی باتیں اُن کے روبرو اچھی طرح ظاہر کریں اور ان پر لازم ہے کہ پہلے خود مذکورہ بالا باتیں ترک کریں اور اپنے دل اور جسم کو حق تعالےٰ کی طرف لگائیں اور شریعت مصطفوی کی ظاہری اور باطنی پیروی کریں۔ شرک و بدعت کی تمام برائیوں اور واسطوں کو اپنے سے دُور رکھیں۔ اس کے بعد جمیع طالبین حق کو اُن کی ترغیب دیں اور اپنے ہاتھ پر بیعت کرانے کی آپ ہی کوشش کریں اور خوب ترغیب دیں اور اس سے ہرگز چشم پوشی نہ کریں۔ کیوں کہ جو بیعت ایں جانب کے دوستوں کے ہاتھ پر ہوگی وہ ضرور مفید ہوگی۔ اللہ نے چاہا تو کلمہ گو مسلمان شرک کی رسوم سے پاک ہو جائیں گے اور شرع شریف کی تعظیم اُن کے دلوں میں جگہ پائے گی اور ایں جانب دعا کریں گے کہ یہ بیعت اعلےٰ اور اچھے نتائج کی باعث ہو اور طالبوں کی تعلیم اور سمجھانے میں دل و جان سے کوشش کرنی چاہیئے۔ اُن سے بیعت کرائیں اور ان کو اشغال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعلیم دیں۔ حق تعالےٰ ایں جانب کو اور جمیع مخلصین اور دوستوں کو مخلص موحدین اور شریعت غرا کے تابع گروہ میں شامل فرمائیے۔ آمین

بیعت امامت:۔ اس کا بیان یہ ہے کہ قتل و قتال اور جنگ و جدل جو کفار اور گمراہوں کے ساتھ واقع ہو اگر محض مال و دولت اور ریاست و حکومت کے لیے ہو تو اللہ کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور اگر اس کی بنیاد دین کی نصرت اور اعلائے کلمہ رب العالمین و رواج سنت سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم ثابت ہو تو اس کو شرع میں جہاد کہتے ہیں اور یہ عبادتوں میں افضل اور کمال اطاعت کہ کوئی عبادت رتبے بڑھانے اور برائیاں دور کرنے میں اس کی برابری نہیں کر سکتی چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں صاحب حکم اور اختیار ہیں۔ ۴: ۵۹

وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔ اللہ کی طرف رجوع کرو اور رسول کی طرف رجوع کرو اور ان کی طرف جو تم صاحب حکم و اختیار ہیں۔ م

وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

جو لوگ اپنی جان سے جہاد کرنے والے ہیں ان کو اللہ نے بیٹھے رہنے والوں پر درجہ فضیلت دیا ہے اور اس کی بخشش اور رحمت ہے وہ بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے ۴: ۹۸

اور مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حاصل ہو اور خاص مرتبہ و عزت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے ہے بہرہ ور ہوں۔ ہر چند دین محمدی کا غلبہ کسی کی شرکت پر موقوف نہیں کیونکہ اگر ایک قوم اس معاملہ میں سستی کرے گی تو دوسری قوم بندگان الٰہی میں سے ان کے بدلے میں سعی و کوشش کریں گے لیکن سستی کرنے والے اپنے مالک کے حضور میں اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت شرمندہ ہوں گے اور حقیقی منتقم کے انتقام میں گرفتار ہو کر بہت کچھ ندامت اور افسوس کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○

مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دین حق کو نقصان پہنچے گا) قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ (سچے مومنوں کا) پیدا کر دے۔ جنھیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ خدا کو دوست رکھنے والے ہوں گے۔ مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے ہیں لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت اللہ کی راہ میں (جان و مال) سے جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کھائیں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا فرما دے وہ اپنے (فضل میں بڑی وسعت رکھنے والا اور (سب کا حال) جاننے والا ہے۔ مسلمانو! تمہارا رفیق اور مددگار تو بس اللہ ہی ہے۔ اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور (یاد رکھو جس کسی نے اللہ کو۔ اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو اپنا رفیق و مددگار بنا رکھا ہے) تو وہ اللہ کے گروہ میں سے ہے اور) بلاشبہ اللہ ہی کا گروہ غالب رہنے والا ہے) ۵۹:۵

بالجملہ مومن اور منافق کی پہچان کا وقت آپہنچا ہے اور کفار زیادتی کرنے والوں سے مقابلہ درپیش ہے پس جو کوئی مخالفوں کی جماعت میں اپنے آپ کو شریک کرے یا منافقوں کے گروہ میں اپنے آپ کو شمار کرے۔ کوئی جسمانی عوارضات مثل ضعف و ناتوانی اور تکالیف سفر کی برداشت بہ نسبت تحمل اور ضبط جہاد کے لیے نہ ہونے کا اظہار کرے حالانکہ حق تعالیٰ ایسوں کی بابت فرماتا ہے)

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جو منافق جہاد میں شریک نہ ہوئے اور پیچھے چھوڑ دیئے گئے) وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ اللہ کے رسول کی خواہش کے خلاف اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ بات ناگوار ہوئی کہ اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ انھوں نے لوگوں سے کہا تھا اس گرمی میں (گھر کا آرام چھوڑ کر) کوچ نہ کرو۔ (اے پیغمبر) تم کہو دوزخ کی آگ کی گرمی تو اس سے کہیں زیادہ گرم ہوگی۔ اگر اُنھوں نے سمجھا ہوتا (تو کبھی اپنی حالت پر خوش نہ ہوتے) ۹ : ۸۱

دیگر والدین کی محبت۔ آقا کی پاسداری۔ علائق و عوائق میں بندھا ہوا ہونا۔ دوستوں۔ وطن اور جملہ گزاروں کی صورتوں کا حیلہ پیش کرتے ہیں حالانکہ حق تعالے نے فرمایا ہے:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

(یا پیغمبر) مسلمانوں سے کہہ دے۔ اگر ایسا ہے کہ تمھارے باپ۔ تمہارے بیٹے۔ تمہارے بھائی۔ تمہاری بیویاں۔ تمہارا برادری۔ تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے۔ تمہاری تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو۔ تمہارے رہنے کے مکانات جو تمہیں اس قدر پسند ہیں۔ یہ سب چیزیں تمھیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو (کلمہ حق تمہارا محتاج نہیں) انتظار کرو یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ (کا مقررہ قانون ہے کہ وہ) فاسقوں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا۔ ۹ : ۲۴

اور جو چاہے کہ اپنے کو دشمن اور نفاق سے محفوظ رکھے وہ اطاعت رب العباد اور فرمانبرداری اختیار کرے اور اپنے اندرونی معاملات کو درست کر کے اپنا نام مخلصین عالی مقام میں داخل کرائے۔ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اُس کا یہی طریقہ اور بیان ہے۔ ہمارا کام صرف اطلاع پہنچانا ہے۔

(۵۴)

اعلانامہ از جانب امیر المومنین سید احمد بمضمون اقامت جہاد بر قوم سکھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر سید احمد کی طرف سے بنام۔ سادات کرام۔ مشاہیر علمائے عظام و جماہیر مشائخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالاحترام و اراکین امرائے عالی مقام و کل خواص و عوام جو ایمان رکھنے والے ہیں اور اسلام اُن کے دلوں پر نقش اور پیوست ہے اور ایمان بھی ہو کہ ہر چند مدت مدید سابقہ میں الحمدللہ سچے حکم یعنی کل آدمیوں کو اتباع سنت سیدالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت دینے میں انتہائی کوشش سے مشغول تھا۔ چنانچہ اکثر لوگ ان حالات کو خوب جانتے ہیں۔ اس کے بعد حق جل شانہٗ نے اپنے کرم عمیم سے اس فقیر کو مع چند مخلصین مومنوں کے سچے مجاہدین کی جماعت میں شامل کر دیا جس کا اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں بہت شکر اور ثنا خوانی ہے۔

چونکہ زبانی دعوت بغیر تلوار چلائے مکمل نہیں ہوتی اس لیے امام ہادیاں و رئیس داعیان یعنی سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کفار سے جنگ کرنے کے لیے مامور ہوئے۔ دین مبین کے شعائر اور شرع مبین کے احکام اسی اعلےٰ رکن کے قیام سے ظہور پذیر ہوئے اس بنا پر اس عبادت عظمےٰ اور سعادت عالی ایک سبب سے فقیر کے دل پر القا ہوئی ہے اور اس امر عظیم اور بزرگ معاملے کو پورا کرنے میں جان و مال خرچ کرنا۔ اہل و عیال چھوڑنا اور دوستوں سے جدائی۔ ایسی معلوم ہوتی کہ گویا ناپاک مکھیوں اور کوڑا کرکٹ سے منہ صاف کر دیا گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ فی سبیل اللہ ہے کہ جس میں خود غرضی ذرہ برابر بھی شامل نہیں۔

ہر چند اکثر واقفوں کو فقیر کے ان حالات سے آگاہی ہے لیکن بطور تاکید مزید اور طریقہ تجدید اظہار کیا جاتا ہے کہ خدائے پاک جل شانہٗ کو چھپے ہوئے اور صاف ظاہر جوہروں کو جاننے والا ہے اور ہر شے پر حاوی ہے گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں بھی جہاد کے دعوےٰ میں جو کفار کے ساتھ۔ اس فقیر کے دل میں جوش مار رہا ہے ہرگز کسی طرح بھی طلب مال عزت بجاہ و حشمت امارت و سلطنت۔ ناموری اور ہم عصر بھائیوں میں برتری کی کدورت سے مکدر نہیں۔ بالجملہ کسی شے کی طلب سوائے رضائے مالک حقیقی اور اعلائے کلمہ بادشاہ حقیقی ہرگز تسلیم نہیں۔ جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر اللہ تعالےٰ گواہ اور وکیل ہے۔ پس جو اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور زمرہ محمدیوں میں سے سمجھتا ہے اس کے ذمہ اور لازم اور تاکید ہے کہ مجھ سے مل کر اس بارہ میں فقیر کی شرکت اختیار کرے تاکہ معرکہ حشر میں جو سب کو جمع کرنے والا ہے بحضور خالق و زمین و آسمان اور روبروئے جناب سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سرخروی حاصل کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۴)

استفتاء در مخالفت امام مجمع علیہ انام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے ربانی و خدام شرع مبین اس صورت میں کہ ایک بہت بڑی جماعت نے جس میں علما اور رئوسا بھی شامل ہیں امیر المومنین امام سید احمد (خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ پر بیعت امامت کی ہے۔ اور انجناب کی اطاعت کا التزام ظاہر کیا ہے۔ پس اگر آنجناب خدمت دین کے لیے احکام شرع مبین جاری کرنے کے لیے حکم جاری کریں اور کوئی مسلمانوں سے خواہ وہ رئیس ہو یا ضعیف آنجناب کا حکم رد کر دے اور ان کی مخالفت پر تیار ہو حتیٰ کہ اس حکم کو رد کر کے جنگ اور قتل و قتال پہ آمادہ ہو اس صورت میں شرع شریف کا حکم بابت مخالف مذکورہ اور اس کے ساتھیوں میں کیا ہے۔ بیان کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کا اجر دے گا۔

جواب:۔ جیسا کہ مذکور ہے امامت مذکورہ علما اور رئیسوں کے ذریعہ عمل میں آئی ہے۔ اس لیے کہ امامت ایک مسلمان کی بیعت کرنے سے قائم ہو جاتی ہے چہ جائیکہ ایک بڑی جماعت ان میں سے بیعت بجا لائے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے کہ ایک کے ارادے سے امامت کا انعقاد ہو جاتا ہے اور یہی شرح اور شرح المواقف میں درج ہے۔

جب کہ آنجناب کی امامت ثابت ہو گئی۔ پس انجناب کے حکم سے انکار کرنا صریح گناہ اور سخت جرم ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں "اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو اور اس کی جو تم میں سے صاحب اختیار (حکم) ہو" احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی مضمون ثابت ہے۔ جب مخالفوں کی سرکشی اس حد تک پہنچے کہ بغیر جنگ و قتال کے معرکہ برپا ہو جائے اور لوگ مخالفت سے باز نہ آئیں اور امام کے حکم کو نہ مانیں۔ پس کل مسلمانوں پر ضروری ہو جاتا ہے کہ ان پر لشکر کشی کریں اور ان پر جبراً امام کا حکم جاری کریں۔ پس جو لازماً امام کے لشکر میں ہے اس معرکہ میں مقتول ہو گا وہی شہید ناجی ہو گا اور جو مجاہدین کے لشکر سے مقتول ہو گا وہی جہنمی ہو گا۔ اور ان مخالفوں کی موت بہت بری ہے جو جملہ فاسقوں میں سے ہے جیسے زناکار۔ چور وغیرہ کیوں کہ نماز جنازہ کل فاسقوں کی ادا کرنا واجب ہے بخلاف ان مخالفین کے کہ نماز جنازہ بھی ان کی جائز نہیں جیسا کہ دار المختار میں ہے)

واللہ علم بالصواب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغت

ابہت : بھنات۔ بہت زیادہ

آثار : تاثیر

اِحتشام : شان وشوکت

اَخیار : نیک لوگ

اِذعاں : یقین۔ فرمانبرداری

اساطین : بہت سے ستون

اسال : جاری کرنا

اعلام : خبر دینا۔ مشہور کرنا۔ آگاہ و خبردار کرنا۔ جتلانا۔

اعناقب : سردارانِ قوم

اِکتساب : اپنی محنت سے حاصل کرنا۔

اِلتیام : آپس میں ملنا۔

انتساب : نسبت رکھنا

ایالت : سرداری

(ب)

بدائع : نادر چیزیں

بواقیت : ہمیشہ رہنے والی

(ت)

تنالیات : پاک وصاف

تفہیم : سمجھنا۔ فرمائش کرنا۔

تعمیم : کسی شے کو عام و شائع کرنا۔ کسی کے سر پر عمامہ باندھنا۔ سوار مقرر کرنا۔

(ج)

جم جاہ : بڑی عزت والا

جماہیر : آدمیوں کا گروہ

(چ)

چہار بالش : تخت و مسند

چہار دانگ عالم۔ تمام دنیا

(خ)

خلائق : پیدا کرنے والا

دودہ : اولاد۔ خویش واقارب

رَخش : عمدہ گھوڑا

رسپد : ہر شمسی مہینے کا پانچواں دن

سَد : ٹوکرا۔ ٹوکری

سمک : بلندی

سماک : بلند ستارے

سلالہ : خلاصہ۔ اولاد

سیدالانام : قوم کے سردار۔ رسول اللہ ﷺ

شہامت۔ بزرگی۔ توانائی

شُہبا : سفید و سیاہ

شحون : قوی بزرگ

صفائح : چوڑے تختے

ضاعف : دوچند

طبق۔ اطباق۔ موافق کرنا۔ پرتیں جو اُوپر تلے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلِ سبحانی: اللہ تعالےٰ کا سایہ

عرائض: دولھین

قدوہ: پیشوا

کیاست: دانائی۔ زیرکی

لامع النور: چمکنے والی روشنی

مآب: ٹھکانہ۔ جائے رجوع

متفحص: جستجو کرنے والا۔

مترصِد: اُمیدوار۔ منتظر

محامد: اچھی عادتیں

مُروِج: رُوج دینے والا۔ خوشبو

مستطاب: بزرگ۔ نیک

مشاہیر: بزرگ۔ نامور لوگ

مشید: مستحکم۔ پکا

مسترشدین: مرید۔ ہدایت پانے والا

متضمن: شامل ہونے والا

مفصد: خون ریزی کرنے والا

مُعلےٰ: بلند۔ برتری

مَناقب: نیک عادتیں

مُورد: درود۔ اُترنے کا مقام

مکوّنہ: پیدا کی گئی ہو۔

مقرون: جلد۔ نزدیک کیا گیا

مودت: محبت

محیی: زندہ کرنے والا

میادین: جمع میدان کی

مسنون: سُنتِ رسول اللہ کے مطابق

مبہط: اُترنے کی جگہ

نقادہ: پرکھا ہوا۔

ہیئت: طریقہ۔ حالت۔ شکل

یکہ تازہ: جو تنہا دشمنوں پر حملہ کرے اور کسی کا انتظار نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ